

# نجومیوں کی سیاہ کاریاں

نجومیوں کی پراسرار گنجائیں وارداتیں اور ملاقاتیں

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



یحییٰ علی







## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# دولہا و دلہن کے لیے انمول تحفہ



نئی زندگی کی ابتدا کرنے والے نو بیاہتا  
جوڑوں اور مسلمان مرد اور عورتوں کیلئے

کامیاب ازدواجی زندگی گزارنے کے  
لیے انمول راہنمائی اور مسرت و شادمانی  
کے سر بستہ راز



دارالابلاغ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ



## نجومیوں کی سیاہ کاریاں

نجومیوں کی پراسرار گھاتیں وارداتیں اور ملاقاتیں

www.KitaboSunnat.com





کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

## مجموعیوں کی سیاہ کاریاں

مؤلف..... یحییٰ علی  
اہتمام..... فخر طالع نقاش  
پہلا ایڈیشن..... مئی 2010ء  
قیمت.....

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

دارالابلاغ - دارالانوار - 37230549 - دارالاسلام بیورو - 37232400 - مکتبہ الفکر - 37230545 - مکتبہ مدنیہ - 37237164 - کتاب مکتبہ - 37320318  
اسلامی کتب خانہ - 37357587 - قومی کتب خانہ - 37321665 - مکتبہ رحمانیہ - 37224228 - مکتبہ الاحدی - 37603857 - ایڈیٹ - 35717842  
دارالپیشہ - مکتبہ صوفیہ - 5535168 - دارالاسلام - 37230549 - دارالانوار - 37230549 - دارالابلاغ - 37230549 - دارالانوار - 37230549  
دارالکرام - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991  
دارالکرام - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991  
دارالکرام - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991  
دارالکرام - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991 - مکتبہ دارالقرآن - 32212991

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رجسٹرڈ مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-7361428



# نجومیوں کی سیاہ کاریاں

نجومیوں کی پراسرار گھاتیں وارداتیں اور ملاقاتیں

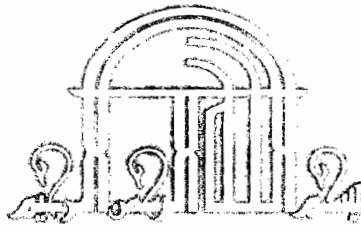


دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز  
پاکستان

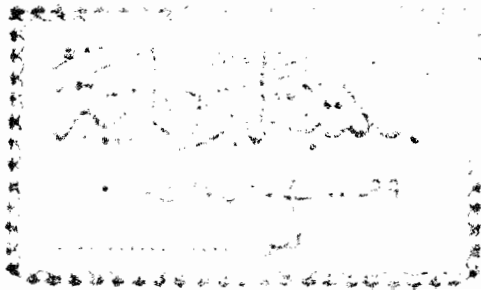
فون: 0300 - 4453358







کے نام سے شروع کرتا ہوں  
جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے



## فہرست مضامین

۹	..... بہر ویوں سے بچاؤ کا ہتھیار	۹
۱۳	..... ابتدائے نگارش	۱۳
۱۵	..... انتساب	۱۵
۱۷	..... علم نجوم کی تاریخ و شواہدات	۱۷
۲۰	..... جادو کی تاریخی حیثیت	۲۰
۲۰	○ اب جادو گروں کی مختلف کارگزاریاں قارئین کی نظر میں	۲۰
۲۵	..... جادو کی حقیقت اور جادو گر کی شرعی حیثیت	۲۵
۲۸	..... جادو گر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟	۲۸
۲۹	..... علم نجوم قرآن وحدیث کی روشنی میں	۲۹
۳۵	..... علم نجوم پر شاہ ولی اللہ اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا حقیقت افروز تبصرہ	۳۵
۳۵	○ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ	۳۵
۳۵	○ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ	۳۵
۳۷	..... جادو گروں کا معاہدہ اور جنات کو حاضر کرنے کے مختلف طریقے	۳۷
۳۸	○ جنات کو حاضر کرنے کے مختلف طریقے	۳۸
۳۸	○ پہلا طریقہ	۳۸
۳۹	○ دوسرا طریقہ	۳۹
۳۹	○ تیسرا طریقہ	۳۹
۴۰	○ چوتھا طریقہ	۴۰
۴۰	○ پانچواں طریقہ	۴۰
۴۰	○ چھٹا طریقہ	۴۰
۴۱	○ ساتواں طریقہ	۴۱
۴۱	○ آٹھواں طریقہ	۴۱
	..... مولف کی نجومیوں سے ملاقاتیں	۴۱



- ۴۷..... نجومیوں کی کارستانیاں ”عوام کی عدالت میں“
- ۴۷..... ○ لاش پر بیٹھ کر نہائے تو.....
- ۴۹..... ○ اکیس سالہ نجومی.....
- ۵۱..... ○ ایسی کایا پٹی کہ.....
- ۵۱..... ○ ہاں! ایک نجومی کے پاس گئی.....
- ۵۲..... ○ آخر کار پول کھل گیا.....
- ۵۲..... ○ باباجی کی کارستانی.....
- ۵۳..... ○ طاہر بچپن میں بہت ذہین تھا.....
- ۵۵..... ○ بھارتی منشیات فروش.....
- ۵۶..... ○ ہندو ازم کا چرہ.....
- ۵۶..... ○ دریا پر چلہ کا ثنا ہے.....
- ۵۷..... ○ اُلو کی اذیت ناک ہلاکت.....
- ۵۷..... ○ خصوصی کیبن.....
- ۵۸..... ○ بندر اور کتے کی ہڈیاں.....
- ۵۸..... ○ پرچی جو الگانے کے لیے نمبر.....
- ۵۹..... ○ پندرہ سالہ لڑکا قبر سے باہر.....
- ۵۹..... ○ ایف ایس کی طالبہ.....
- ۶۰..... ○ مبینا پورا ہو گیا.....
- ۶۱..... ○ ایک ”پرہیز گار“ نجومی کا قصہ.....
- ۶۵..... ○ اللہ اللہ کر کے اکیسویں رات آئی.....
- ۶۷..... ○ بازاری کتب میں درج وظائف سے عجیب و غریب انکشاف.....
- ۷۰..... ○ قارئین کرام!.....
- ۷۲..... ○ راتوں رات کروڑ پتی کرنے والوں کے درجے اور ان سے نجات.....
- ۷۶..... ○ ازالہ غلط فہمی.....
- ۷۷..... ○ کالے علم اور نوری علم کے کرشمات.....

- ۷۹ ..... مولف پادریوں کو دادِ شجاعت دیتا ہے کہ انھوں نے
- ۸۴ ..... ملکی و غیر ملکی نجومیوں کی پیشین گوئیاں
- ۸۴ ..... ○ غیر ملکی نجومیوں کی پیشین گوئیاں
- ۸۶ ..... ○ پاکستانی نجومیوں کی غیب دانیاں
- ۹۲ ..... جادو کرنے اور کروانے والوں سے مکمل نجات (ان شاء اللہ)
- ۹۲ ..... ○ چند احتیاطی اقدامات
- ۹۴ ..... ○ جادو گروں (نجومیوں) کو پہچاننے کی نشانیاں اور طریقے
- ۹۷ ..... مردہ ستاروں کی اقسام
- ۱۰۲ ..... ○ باغبانپورہ لاہور میں بادل سے ملاقات
- ۱۰۸ ..... ○ سامری کے لیے موسیٰ علیہ السلام کی بدعا
- ۱۱۰ ..... سنگھ پورہ میں فرید شاہ کے بیٹے سے ملاقات
- ۱۱۴ ..... میرے چار بچے فوت ہوئے
- ۱۲۱ ..... بہت شہرت، دولت، عزت نصیب ہوئی لیکن
- ۱۲۶ ..... نیلے پیلے نجومیوں کی واہیاتیاں ..... نئی نسل کے ماڈرن لوگ
- ۱۲۹ ..... بکرے کا پانچ کلو گوشت
- ۱۳۱ ..... لاہور پولیس ماہانہ ۵ کروڑ بھتہ !
- ۱۳۳ ..... ○ پولیس کی موجیں
- ۱۳۴ ..... غیر مسلم کنواری لڑکی !
- ۱۳۴ ..... ○ بی بی سی کی رپورٹ
- ۱۳۷ ..... دوشیزہ سے لاکھوں ہتھیانے کے بعد عزت پر !
- ۱۳۹ ..... چار خطرناک نوسر باز نجومی
- ۱۴۶ ..... شیطان ایک لڑکی کو چمٹ گیا
- ۱۴۹ ..... نجومیوں کی ہڈھرامیاں
- ۱۴۹ ..... ○ عاملوں کی خدائی پر ترس آ رہا ہے
- ۱۵۰ ..... ○ بکرے اور مکان کو تعویذ پہنا دو



- ہمارے عمل سے زندگی بچی، عاملوں کا دعویٰ ..... ۱۵۰
- عاملوں نے جینا حرام کر دیا ..... ۱۵۲
- عامل کا اخباری نمائندوں کو چیلنج ..... ۱۵۲
- اپنے مرشدوں اور پیروں پر اعتماد کر کے لٹ گیا ..... ۱۵۴
- نجومیت کا پردہ چاک کرتے ہوئے ..... ۱۶۵
- طالب علم کا بیان ..... ۱۷۰
- تبصرہ ..... ۱۷۰
- طالب علم کا بیان ..... ۱۷۱
- طالب علم کا بیان مع تبصرہ ..... ۱۷۳
- طالب علم کا بیان ..... ۱۷۴
- سینکڑوں جوڑے اولاد کے لیے ..... ۱۸۰
- اولاد میاں بیوی کے درمیان پل ..... ۱۹۰
- ماہرین نفسیات کیا کہتے ہیں؟ ..... ۱۹۰
- بانجھ پن ..... ایک ”عالمگیر“ مسئلہ ..... طبی محاذ پر کیا ہو رہا ہے؟ ..... ۱۹۱
- نجومیوں کی زائچہ داناں ..... ۱۹۳
- زائچہ نمبر ۱ ..... ۱۹۳
- زائچہ نمبر ۲ ..... ۱۹۴
- زائچہ نمبر ۳ ..... ۱۹۴
- زائچہ نمبر ۴ ..... ۱۹۴
- زائچہ نمبر ۵ ..... ۱۹۵
- ستارہ مشتری ..... ۱۹۵
- مشتری قابض کے اثرات ..... ۱۹۶
- زائچہ نمبر ۶ ..... ۱۹۶
- مراجع و مصادر ..... ۱۹۸





حرفِ تمنا:

## بہروپیوں سے بچانے کا ہتھیار

علم و تحقیق کے اس سائنسی دور میں جب دنیا آگہی کے نقطہ عروج پر ہے علم معاش کے رسیا علم معاد سے بے بہرہ ہو چکے ہیں اور اس علم سے بے بہرہ و بیگانہ ہو کر رہ گئے ہیں جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی ترقی کا باعث ہے۔ ایسے دور میں لوگ اپنے مصائب و مشکلات کے وقت دکھوں تکلیفوں کے مداوا اور غموں و پریشانیوں سے نجات کے ساتھ ساتھ سعادت و نیک بختی، کامیابی و کامرانی، دولت کے حصول، اور جاہ و حشمت کی طلب کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں اور عالموں و نجومیوں کے آستانوں پر اپنے ماتھوں کو رگڑتے نظر آ رہے ہیں۔ ان گمراہ نجومیوں نے ہر خاندان میں پھوٹ، عداوت و دشمنی و بغض اور حسد و کینہ کے بیج بودیے ہیں۔ ماں کو بیٹے، بہن کو بھائی اور باپ کو اولاد کا دشمن بنا چھوڑا ہے۔ انسانیت ان کی مزموم شیطانی کارستانیوں، سیاہ کاریوں اور بدکاریوں سے جان بلب ہے اور کسی ایسی راہنمائی کی متلاشی ہے جو ان کے دکھوں کا مداوا ثابت ہو سکے، ان کے دین و ایمان اور مادی دولت کے ساتھ ساتھ ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کا بھی باعث بن سکے۔

محترم بھائی یحییٰ علی نے امت کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر مرض کی تشخیص کی ہے اور نجومیوں کے ہاتھوں برباد انسانیت کی زخمی روحوں پر شافی مرہم رکھا ہے اور ان کو ان بہروپیوں کے جال سے نکالنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ پڑھیے پڑھائیے اور اپنے اور دوسروں کے عقیدہ و ایمان اور دولت و عزت کی حفاظت کا سامان کیجیے۔

آج کل کے نجومی اور عامل مختلف حیلوں بہانوں اور شعبہ بازیوں کے ذریعہ لوگوں کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں؟ یہ جاننے کے لیے اگر آپ تھوڑی بہت تحقیق و جستجو کریں تو آپ کو سینکڑوں داستانیں معاشرے میں بکھری پڑی ملیں گی کہ جن سے معاشرہ لہو لہو اور امت کی بیٹیوں کی عزتیں تار تار نظر آئیں گی۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو ان بہروپی نجومیوں اور عالموں

کے ہاتھوں عزت و ناموس لٹا بیٹھنے کے بعد صرف اپنی سبکی، بے عزتی، شرمندگی اور جگ ہنسائی کے ڈر سے اپنے ہونٹوں کو سی لیتے ہیں اور اپنے مونہوں پر چپ کی مہر لگا کر تجاہل عارفانہ کے تحت گونگے بہرے بن جاتے ہیں..... کیوں؟..... اس لیے کہ رسوائیوں کے اذیت ناک عذاب سے بچ سکیں۔

مجھے وہ نجومی و عامل آج بھی یاد ہے جو اب بھی اپنے علاقے راولپنڈی میں ”موبائل خدمات“ سرانجام دینے میں مصروف ہے۔ اس کا مختلف کمپنیوں کے ”ہوم ڈیلوری“ جیسے دعوے کی مانند دعویٰ ہے کہ آپ میرے موبائل پر کال کریں اپنا ایڈریس بتائیں بندہ ”خدمات“ کے لیے آپ کے گھر آن موجود ہوگا۔ ہمارے ایک جاننے والے جو اپنی بچی کے بیمار ہونے کی وجہ سے بہت پریشان تھے، نے قسمت ماڑی کے تحت اس عزت و ایمان کے لٹیرے کو ”اللہ والا“ سمجھ کر فون کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شیطان کی طرح گھر میں آن وارد ہوا۔ اس نے بتایا کہ آپ کی ۱۷ سالہ بچی کو بہت تگڑا جن چمٹا ہوا ہے۔ اس کے لیے ایک چلہ کاٹنا پڑے گا کیونکہ وہ چھوٹے موٹے علاج سے نکلنے والا نہیں۔ پھر دم کرنے کے لیے گاہے گاہے گھر میں چکر لگانے لگا اور گھر والوں سے علیحدہ کر کے کافی دیر تک بچی کو دم کرتا رہتا اور پھر..... ”اب پھر کسی دن آ کر باقی دم کروں گا“..... کا مژدہ سنا کر چلا جاتا۔ بچی چونکہ سکول جاتی تھی، اس نے کسی طرح بچی سے اس کا موبائل نمبر لے لیا اور اس کو بار بار فون کر کے کہنے لگا: کسی ایسے دن جب سب گھر والے گھر سے باہر ہوں مجھے فون پر اطلاع دینا، یہ جن اکیلے میں نکلنے والا ہے، سب کے سامنے نہیں۔ یوں وہ بار بار استفسار کرتا اور اس بات پر آمادہ کرتا کہ وہ کسی طرح سب گھر والوں کو کسی بہانہ سے گھر سے باہر بھیجے۔ ایک دن بچی نے تنگ آ کر اپنے گھر والوں کو تمام صورت حال بتادی تو انہوں نے حکماً اس کو کہا کہ آپ نے آئندہ ہمارے گھر نہ تو دم کرنے آنا ہے اور نہ ہی بچی سے رابطہ کرنا ہے..... لیکن وہ ڈھیٹ بچی کو فون کر کے پھر بھی یہی کہتا رہا کہ یہ ہزار سال کی عمر کا جن میرے علاوہ کسی سے نہ نکلے گا، اسے میں ہی نکالوں گا اور آپ کو میرے پاس آنا ہی پڑے گا۔ آخر بچی نے اپنا نمبر تبدیل کر لیا پھر کہیں جا کر اس کی جان چھوٹی۔

ملک بھر میں ایسے ہی نجومیوں اور عالموں کے کالے کرتوتوں کے بڑے بڑے ڈیرے ہیں جہاں غریب عوام لٹتی ہے اور حوا کی بیٹیوں کی عزتیں نیلام ہوتی ہیں، عصمتوں کے سودے ہوتے ہیں، مجبوریوں و کمزوریوں کو جان کر بلیک میلنگ کے دھندے عروج پر پہنچتے ہیں۔ کتنے ہی لوگ اپنی ترقی، نوکری، مقدمہ بازی میں جیت، زمینوں کے جھگڑوں، اور سنہری مستقبل کی نوید سننے کے لیے آتے ہیں اور ان کا مستقبل روشن کر کے خالی ہاتھ کپڑے جھاڑتے ہوئے واپس لوٹ جاتے ہیں۔

آج مسلم گھرانے کا تقریباً ہر فرد ان کے جال میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ ماں ہو یا بیٹی، باپ ہو یا بیٹا، ساس ہو یا بہو، بیٹی ہو یا نند، خاوند ہو یا سسرال..... سب ان کے مکروہ شیطانی ہتھکنڈوں میں جکڑے ہوئے ہیں..... حتیٰ کہ اپنے آپ کو بہت بڑے مدبر، سیاست دان، لیڈر اور عوامی قائد کہنے والے ان کے شیطانی جال میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ امت کو ان کے چنگل سے نجات دلائی جائے۔ تاکہ وہ اپنی دولت اور ایمان کی دولت کو ان لٹیروں سے بچا کر سکون کا سانس لے سکیں۔ اس مقصد کے لیے فاضل مصنف بھائی یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ دلچسپ سبق آموز اور عبرت انگیز واقعاتی شہادتیں بھی اس کتاب میں درج کر دی ہیں۔ قارئین ان کی روشنی میں شریعت مطہرہ کی راہنمائی بھی حاصل کریں اور یہ بھی جان لیں کہ آج کل اس علم و ترقی کے دور میں جہالت پر مبنی کیسا گھناؤنا کھیل کھیلا جا رہا ہے تاکہ وہ اپنے دامن کو بچا کر اپنے عزیز و اقارب اپنے خاندان اور یمین و یسار کو دنیا اور آخرت کی آگ سے بچا سکیں۔ بھائی یحییٰ علی کے لیے اس کتاب کی تالیف کو اللہ کریم آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ بنائے اور عامۃ الناس کے لیے راہنمائی کا ذریعہ بنائے، آمین یا رب العالمین۔

والسلام

خادم و کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۳ مئی ۲۰۱۰ء لاہور

قال البخاری رحمہ اللہ فی صحیحہ : قال قتادہ : خَلَقَ  
 اللہُ ہذہِ الْجُومَ لِثَلَاثِ  
 زِينَةٍ لِلْسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَعَلَامَاتٍ  
 يُهْتَدَى بِهَا  
 فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا غَيْرَ ذَلِكَ أَخْطَا  
 وَأَضَاعَ نَصِيْبَهُ وَكَفَلَ مَا لَا عِلْمَ  
 لَهُ بِهِ ۔ (انتہی)

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ  
 نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیزوں کیلئے پیدا فرمایا ہے۔

آسمان کی زینت کے لیے، شیاطین کو مارنے کے لیے اور بڑو بجر میں  
 راستے معلوم کرنے کے لیے۔

جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور مطلب لیتا ہے وہ خطا کار ہے۔ اُس  
 نے اپنا حصہ شرعی ضائع کر دیا اور خود کو اس تکلف میں ڈال دیا، جس کا  
 کوئی علم نہیں۔



## ابتدائے نگارش

لیجئے! دنیا آپ کے قدموں میں خواتین و حضرات جو بڑے بڑے عالموں سے مایوس ہو گئے ہیں۔ وہ آج ہی عالمی شہرت یافتہ جادو شکن فلاں فلاں..... سے رابطہ کریں۔

میں پرانا خادم ہوں۔ مسجد میں بیٹھ کر قرآن پر حلف اٹھا رہا ہوں کہ آپ کو کسی بھی قسم کی پریشانی ہے تو مکمل کوائف لکھ کر قرآنی نقش اعظم، سلیمانی انگوٹھی، طلسماتی انگوٹھی اور ہیلتھ انگوٹھی فوراً منگوائیے۔ یہ سحر انگیز دل کو لبھانے والے الفاظ ایسے ہیں جو بیچارے مجبور و مقہور سادہ لوح اور معصوم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے انھیں ایسی بیماری میں مبتلا کرنے کے لئے جن سے وہ پاک ہیں اور ان کے صاف ذہنوں کو پراگندہ کرنے کے لئے جعلی عامل وغیرہ اخباروں میں اشتہارات کی صورت میں شائع کرواتے ہیں۔ تو ہم رات و رات امیر ہونے کی خواہش یا دنیا کے دکھوں سے سکون کی تلاش میں جعلی عاملوں، پامسٹوں اور سنیا سی باوا جیسے نیم حکیم لوگوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ مریض تو مریض صحت مند نوجوان بھی ان کے پاس جاتے ہیں اور رقم خرچ کر کے بیماریاں خرید لاتے ہیں۔

خواتین زیادہ تر نفسیاتی امراض کا شکار ہوتی ہیں۔ گھریلو جھگڑوں یا محبت میں ناکامی کے بعد جب وہ ان نجومیوں کے پاس پہنچتی ہیں تو پھر ان کی چکنی چڑی متاثر کن باتوں کے زیر اثر انھیں روپے پیسے کے علاوہ اور کئی طرح سے استحصال کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

معاشرے میں ”تو ہم پرستی“ اس قدر بڑھ گئی ہے کہ لوگ بیمار ہونے پر ڈاکٹر کے بجائے پیر، نجومی، عامل یا پامسٹ کے پاس جانا پسند کرتے ہیں۔ اس میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ کی تمیز نہیں، نہ ہی مزدور اور وزیر اعظم کی تمیز ہے۔ اپنے مستقبل میں جھانکنے کی خواہش بھی بہت سے لوگوں کو ان کے در پر لے جاتی ہے۔ جہالت کا عالم یہ ہے کہ پامسٹ یا عامل جو کسی فٹ پاتھ



پر بیٹھا ہوا اپنی دکان میں ڈیرہ جمائے ہوئے شخص چاہے غریب ہو یا امیر اپنا ہاتھ آگے کر دے گا۔ کسی کو روزگار چاہیے تو کسی کو تبادلہ رکوانا ہے کسی کی بیٹی کی شادی نہیں ہوئی تو کسی کو اپوزیشن سے خطرہ ہے۔ الغرض! ہر ایک پیر، نجومی اور عامل سے لئے کو تیار ہے۔ حقیقت میں یہ راہبر کی تلاش میں راہ زنوں سے لٹ رہا ہے۔

قارئین کرام! میرا کتاب کو تدوین کرنے کا مقصد قطعی طور پر کسی شخصیت یا کاروبار کی تذلیل نہیں۔ یہ ایک ریسرچ ورک ہے۔ جس کا مقصد معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے متعلقہ لوگوں اور زمام حکومت کے ذمہ داران کی توجہ اس جانب مبذول کروانا ہے کہ ہمارے معاشرے میں جو خرابیاں پائی جاتی ہیں اگر ان کو دور نہ کیا گیا تو یہ ہماری آئندہ نسل کے لئے کانٹے ثابت ہوں گے۔

ناسپاسی ہوگی اگر برادر ام ابو عمر اشتیاق اصغر (رفیق دارالاندلس شعبہ تصنیف و تالیف) کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت سے فرصت نکال کر کتاب کی پروف ریڈنگ کی اور اپنے ولولہ انگیز مشوروں سے بھی نوازتے رہے اور اسی طرح شکر گزار ہوں اپنی رفیقہ حیات شازیہ یحییٰ علی کا جو ننھی سارہ کو بھی وقت دیتی اور کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں بھی مدد کرتی رہیں۔

آخر میں تعریف رب ذوالجلال کی کہ جس نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں دعا گو ہوں کہ وہ بندہ کی اس حقیر سی کاوش کو اپنی بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت بخشے جو کہ صرف اس کی رضا کی خاطر ہی لکھی گئی ہے اور نجومیوں کے بچوں میں پھنسے ہوئے بھائیوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ، جملہ معاونین و رفقاء بندہ ناچیز اور بندہ کے والدین، اساتذہ اہل و عیال اور تمام بہن بھائیوں کے لئے ذخیرہ آخرت اور توشہ معاد کا کام دے۔ آمین

اخو کم فی الدین

یحییٰ علی دنیا پوری

(جامعہ اثریہ و مرکز ام القرئی، میانوالی)

## انتساب

پیارے بھائی  
کہ جن کی محبتیں اور چاہتیں  
آج تک مجھ پر  
سایہ فگن ہیں



## علم نجوم کی تاریخ و شواہدات

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سیدنا ادریس علیہ السلام سب سے پہلے سیاروں کی گردش اور علم نجوم کی مکمل ماہیت کے علاوہ علم ہندسہ اور علم حساب کے ماہر تھے۔ حالانکہ انھوں نے سیاروں سے متعلق پائے جانے والے باطل خیالات کی مذمت کی اور قوم کو سمجھایا کہ سیارے انسان سے پہلے پیدا کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے ذمہ لگایا وہ ان کی حکم عدولی نہیں کر سکتے، ان کی مسلسل محنت کی بدولت لوگوں کو تو ہم پرستی سے نجات ملی۔ سیدنا ادریس علیہ السلام کی رحلت کے بعد دوبارہ ان علوم نے سراٹھایا۔ جب ۲۵۰۰ ق۔م میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام علاقہ میں مبعوث ہوئے تو یہ قوم مکمل نجوم پرست بن چکی تھی۔ بتوں کے علاوہ سیاروں کی پرستش بھی اہتمام کے ساتھ کی جاتی تھی۔ پوری قوم ہر کام کرنے سے پہلے سیاروں کی چال کے ذریعے اچھے یا برے نتائج اخذ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرتی تھی۔ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اس وقت بابل عراق کا پایہ تخت اور حکمران نمرود تھا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس سلطنت کے سب سے بڑے شاہی پروہت نجوم پرست اور بت فروش ”آزر“ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آزر کا اصلی نام تاریخ تھا (تاریخ میں اس کا نام تاریخ ہے جبکہ قرآن پاک میں اس کا نام آزر ہے) لیکن بت گری اور بت فروشی کی وجہ سے آزر مشہور ہو گیا تھا۔ ان دنوں مندروں میں دوسرے بتوں کے علاوہ سیاروں کے دیوتاؤں کی موہوم شکلوں کے مجسمے بھی رکھے جاتے اور ان کی پرستش کی جاتی تھی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب ہوش سنبھالا تو قوم کی اس نجوم پرستی اور بت پرستی پر آپ کی طبیعت سخت بیزار ہوئی۔ سیاروں کے ایسے اثرات کو تسلیم کرنے پر آپ کی طبیعت قطعاً آمادہ نہ ہوتی تھی۔ آپ نے پہلے کسی سیارے کا غور سے مطالعہ اور مشاہدہ کیا، پھر چاند اور اس کے بعد سورج کو اپنی توجہ کا مرکز



بنایا۔ اس مطالعہ نے آپ کو سیاروں کے اثرات سے بغاوت پر آمادہ کر دیا۔ آپ نے دیکھا کہ یہ اجرام خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے اپنے فرض کی ادائیگی میں مجبور و بے بس ہیں ان کا اپنا ذرہ بھر بھی اختیار نہیں ہے۔ آپ سوچتے تھے کہ بھلا ایسی مجبور و بے بس اشیاء خدائی اختیارات کی حامل کیونکر ہو سکتی ہیں؟ آپ نے یہ بھی دیکھا کہ یہ سیارے رات کو طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں اور جو چیز میرے پاس موجود نہیں رہ سکتی بلکہ غائب یا نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے، وہ میری حفاظت کیسے کر سکتی ہے اور میرا کیا بگاڑ سکتی ہے؟ چنانچہ آپ کی طبیعت اس جستجو میں رہنے لگی کہ ایسی ذات کا پتا لگائیں جو ان اجرام کی اور خود ہماری بھی نگران اور مربی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی اور بذریعہ وحی اس اضطراب کو دور کر کے یعنی علم عطا فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلِيَكُونُ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الانعام: ۷۵/۶)

”اسی طرح ہم نے سیدنا براہیم علیہ السلام کو کائنات کے عجائبات دکھلا دیے تاکہ اسے یقینی علم حاصل ہو۔“

سیدنا براہیم علیہ السلام کو علم ہیئت کی حقیقت سے بذریعہ وحی کلی طور پر آگاہ کیا گیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے علی الاعلان ان عقائد باطلہ اور نجوم پرستی کی مخالفت اور تردید شروع کی۔ ردِ عمل کے طور پر باپ نے گھر سے نکال دیا اور قوم نے ملک بدر کر دیا۔ مگر جہاں کہیں بھی آپ گئے، اپنے مشن کو نہیں چھوڑا اور ستاروں کے بجائے اللہ تعالیٰ کی فرمانروائی کا درس دیتے رہے۔ علم نجوم اور علم ہیئت کے متعلق معلومات، مشاہدات اور توہمات کا یہ سب سے پہلا اور طویل دور ہے جو تقریباً ۶۰۰ ق۔م تک پہنچتا ہے۔ اس دور میں کسی رسدگاہ یا دور بین کا وجود نہ تھا۔ لہذا اس علم کی بنیاد عام انسانی مشاہدہ کے مطابق تھی، یعنی اس نظریہ کے مطابق زمین کو ساکن اور سورج متحرک تصور کیا جاتا تھا۔ عراق کے بعد اہل یونان نے علم نجوم ہیئت میں خاص دلچسپی لی۔ یونان کے فلاسفر ان مشاہدات سے ماخوذ نتائج کو ایک باقاعدہ علم اور نظریہ کے طور

پر پیش کرنے لگے۔ سب سے پہلے یونان کے ایک حکیم فیثاغورث نے یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج متحرک نہیں بلکہ ساکن ہے۔ فیثاغورث ۵۹۰ ق۔م میں شہر ”صور“ میں پیدا ہوئے۔ یہ ایک عظیم مفکر اور فلاسفر تھا، جس نے دیگر علوم کے علاوہ علم نجوم میں بھی مہارت حاصل کی۔ بعد ازاں چوتھی صدی ق۔م میں بطلموس فلاسفر علم نجوم میں استاد وقت اور یکتائے روزگار بنا۔ اس نے اجرام فلکی کی تحقیقات کے لئے رصد بھی تیار کی اور علم نجوم پر بہت ساری کتابیں بھی لکھیں۔ اسی طرح سریانیوں، مسکدانیوں اور فبطیوں نے تصنیف نجوم میں اپنا کردار ادا کیا۔ اس کے بعد مشرقی مسلمانوں میں جابر بن حیان کا ظہور ہوا، اس نے بھی علم نجوم پر کتابیں تالیف کرنے میں حصہ ڈالا اور اپنے انداز سے اس علم کو پھیلایا۔ جابر بن حیان کے بعد اندلس میں مسلم بن احمد الجریطی کا زمانہ آیا جو علم سحر میں امام وقت ثابت ہوا۔ اس نے جابر کی کتابوں کا خلاصہ کر کے اور مسائل کی تہذیب و ترتیب کر کے سب کو اپنی کتاب ”غایت الحکیم“ میں جمع کر دیا۔

قارئین کرام! اس میں شک نہیں کہ سیاروں کے اثرات برحق ہیں مگر اس کی نوعیت اس سے بہت مختلف ہے جو ہمارے ہاں سمجھی جاتی ہے۔ حقیقت میں جس طرح سورج حرارت اور روشنی مہیا کرتا ہے جو انسانوں اور فصلوں کے لئے بہت ضروری ہے اس سے رات دن کا ظہور ہوتا ہے اور چاروں موسم وجود میں آتے ہیں۔ اسی طرح جب چاند کی روشنی وجود میں آتی ہے تو پھلوں کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے جبکہ رات کے وقت ہم سیاروں کے مقام سے صحیح سمت کا تعین کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں سیاروں پر غیر معمولی یقین کے متعلق جو خرافات پائی جاتی ہیں وہ ہندو معاشرے کے اثرات کی وجہ سے ہیں۔ برصغیر میں جب بادشاہوں کے درباروں کو علم نجوم کے ماہر زائچہ نویسوں نے اپنی آماجگاہ بنایا تو ان کی قدر و منزلت کو دیکھ کر دوسرے لوگوں میں اس علم کو سیکھنے کا شوق تیزی سے بڑھا۔ بادشاہ لوگ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے یا کوئی اہم فیصلہ کے وقت سیاروں کی چال کو ملحوظ خاطر رکھنے لگے۔ ان تمام تدبیروں کے باوجود تقدیر ان پر غالب آگئی اور کوئی انھیں زوال سے نہ بچا سکا۔

(بحوالہ: جادو جنات، مرگی۔ حکیم طارق محمود چغتائی)

## جادو کی تاریخی حیثیت

”وِچ“ (Witch) یہ لفظ قدیم انگلش ”وکا“ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ آدمی (مرد ہو یا عورت) جو ”جادو“ کرتا ہو۔ آج کل یہ لفظ اتنا مستعمل نہیں رہا اور اس کی جگہ سیدھا سادا لفظ جادوگر استعمال ہونے لگا ہے۔

یہ جادوگر لوگ سماج میں ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتے تھے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق روحوں سے ہے۔ وہ لوگ ان روحوں کو منتروں اور بھینٹ وغیرہ کے ذریعے رام کرتے تھے اور ان روحوں کی مدد سے وہ اپنے اور اپنے موکلوں کے لیے مختلف نوعیت کے کام انجام دیتے رہتے تھے۔ یہ کام کچھ ایسے ہوتے مثلاً: خشک سالی میں بارش برسانا، قسمت کا احوال بتانا، دست شناسی کے ذریعے مقدرات کی نشاندہی کرنا، پھر منتروں اور روحوں کے تعاون سے دشمنوں کا قلع قمع کرنا۔

اب جادوگروں کی مختلف کارگزاریاں قارئین کی نظر میں:

[۱] کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک بڑا سامع طریقہ یہ تھا کہ جادوگر ایک گڑیا بناتا اور اس میں سونیاں چھو دیتا۔

[۲] کسی پر جادو کرنے کے لئے جادوگر کسی شکار کو ایک سنب یا روٹی کا ٹکڑا کھلا دیتا تھا جس پر جادوگر نے پہلے سے عمل کیا ہوتا تھا۔ اس طرح جو کام جادوگر چاہتا تھا وہ نحوست سنب یا روٹی میں سما جاتی تھی، ایسے میں جادوگر دوسرے کو خوش کر دیتا تھا۔

[۳] جادو کی تقریبات میں جادوگر دیوتاؤں کی پوجا پاٹ بھی کیا کرتے تھے کیونکہ جادوگر دیوتاؤں کو دنیا میں پیدائش اور زندگی گزارنے کے حاجت روا سمجھتے تھے۔

[۴] قدیم مصر میں جادو زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رائج تھا۔ حتیٰ کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کے

دیوتاؤں کے بت بھی ماورائی قوتوں کے مالک ہیں۔ زندگی اور موت دونوں موقعوں پر جادو کی طاقتوں کا تعاون حاصل کیا جاتا ہے۔ فرامین مصر کے مقبروں کو جادو کی قوتوں کے ذریعے محفوظ بنانے کا عمل کیا جاتا تھا۔ یہ جادو کی قوتیں اتنی طاقت ور ہوتی تھیں کہ آج حالانکہ کوئی تین ہزار سال گزر چکے ہیں مگر آج بھی لوگ انھیں مؤثر سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں ہر مرنے والے کی قبر میں ایک آہنی تعویذ رکھ دیا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ اس جادو کی تعویذ کی حرکت سے مرنے والے کی روح پر نحوست کا سایہ نہیں پڑے گا۔ مصریوں کا خیال تھا کہ جادو کے زور سے ہر اچھائی اور برائی دونوں کے کام کیے جاسکتے ہیں۔ اس زمانے کے جادوگر جنہیں کاہن نجومی کہا جاتا تھا، بادشاہوں کے دربار میں بڑی عزت اور رسوخ کے مالک ہوتے تھے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے دور کا سامری جادوگر۔

[۵] قدیم یونانی اپنی تمام تر قابلیت کے باوجود مافوق الفطرت طاقتوں کا سہارا لیتے تھے۔

[۶] کالے جادو نے جو دہشت لوگوں پر بٹھائی تھی اس کا اثر رومیوں پر بہت تھا وہاں کے افسوس گر معاشرے میں خوف اور دہشت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے ان سے سخت نفرت کی جاتی تھی کچھ عرصے بعد لوگوں میں جب ان کے خلاف نفرت ذرا کم ہوئی تو وہ جا بجا نظر آنے لگے۔ رومی لوگ ان افسوس گروں کے پاس جاتے اور ان سے ایسے ”آب محبت“ اور ”تعویذ“ وغیرہ حاصل کرتے جن کے ذریعے وہ اپنی من پسند عورت یا مرد کو قابو کر سکتے تھے۔

[۷] یورپ میں روایتیں مشہور تھیں کہ جادوگر ایک جادوئی جھاڑو پر بیٹھ کر اڑتے ہیں، لیکن اطالیہ میں یہ خیال یوں تھا کہ تمام جادوگر فضا میں پرواز کرتے وقت ہمیشہ ایک بکرے پر بیٹھ کر اڑتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے قبیلے وینس اور ڈانائنامی دیوؤں کے پجاری تھے۔ وینس کو محبت کی دیوی اور ڈانائنا کو زرخیزی کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

[۸] پرانے زمانے کے جادوگر یا نجومی اپنی بعض صلاحیتوں کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر وہ ایسے مشروبات بناتے تھے جن میں شفا کی طاقت ہوتی تھی۔

وہ زہر بنانے کے بھی ماہر تھے، اسی زمانے میں ہائیڈرومنیسی کافن ابھرا، اس فن کا ماہر پانی کے ایک تالاب یا چشمے پر نظریں گاڑ کر اپنے موکلوں کو ان کے ساتھ ہونے والے آئندہ واقعات کی نشاندہی کرتا تھا۔ یعنی ڈورس کے مقام پر ایک چشمہ تھا جو ”اینودیوی“ کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں محبت کرنے والے جوڑے تقریب کے دنوں میں آئے کی لویاں ڈالتے تھے۔ اگر یہ لویاں (بقول جادوگر) ڈوب جاتیں تو سمجھا جاتا کہ دیوی نے ان کی بھینٹ قبول کر لی۔ اگر یہ روٹی سطح پر تیرتی رہتی تو اس کا مطلب ہوتا کہ دیوی نے بھینٹ چڑھاوانا منظور کر لیا ہے اور محبت کرنے والوں کی خواہشیں پوری نہ ہو سکیں گی۔

[۸]: پرانے دور میں ایسے قسمت شناس موجود تھے جو چڑھاوے سے اٹھنے والے دھوئیں کو ”پڑھنے“ کا کام کرتے تھے۔ اگر یہ دھواں قربان گاہ سے سیدھا اٹھتا تو سمجھا جاتا کہ حالات خوشگوار موڑ لیں گے، جبکہ بکھرتے ہوئے دھوئیں کو نامبارک شگون سمجھا جاتا تھا۔

[۹]: قدیم یونان میں قسمت کا حال جاننے کا ایک بڑا عجیب طریقہ رائج تھا۔

جادوگر پہلے ایک بڑا دائرہ کھینچتا تھا اور پھر اسے بیس برابر کے حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد وہ ان حصوں میں کوئی جادوئی حرف لکھ دیتا اور پھر ان حروف کے اوپر غلے کے کچھ دانے ڈال دیے جاتے تھے۔ بعد میں ایک چڑیا لائی جاتی تھی، چڑیا کو کچھ دیر کھانے کا موقع دیا جاتا تھا اور اس کے بعد جادوگر زمین پر کھینچے اس دائرے کا معائنہ کرتا تھا اور اپنے موکل کو اس کے بارے میں آئندہ کی معلومات بتاتا تھا۔

[۱۰]: ان دنوں ”سوسینی“ اور ”نکرومقیسی“ کے علوم بھی عام تھے۔ ان میں عامل (نجمی) مردوں سے باتیں کرتا اور ایسی اطلاعات (بقول جادوگر) فراہم کرتا تھا جو زندہ سے نہیں مل سکتی تھیں۔

[۱۱]: مصر اور بی بی لونیہ کے دانش مند لوگ نیند کی حالت میں پیش آنے والے خوابوں کی بنیاد پر مستقبل کی پیشین گوئیاں کیا کرتے تھے۔

[۱۲]: عیسائیت کے ارتقاء سے قبل کی دنیا تمام تر جادو کی تاریکیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ یہ جادو



ضرورت پڑنے پر انسانی خون کی بھینٹ بھی لیا کرتا تھا۔

[۱۳] روم کے زوال سے قبل جادوگر آج کے ڈاکٹروں کی مانند تھے۔ اس دور میں ہر بیماری کی جڑ روحوں کی نحوست کو سمجھا جاتا تھا اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو یہ جادوگر بلائے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے منتر و عملیات اور تعویذوں وغیرہ کے ذریعے مریض کو شفا بخش سکیں۔

[۱۴] جب کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ ہو جاتا اور اسے اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تو عورت کو ٹھانڈا دیا جاتا تھا۔ جسے اس وقت کے لوگ سب کا درجہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے کھلانے سے مٹھاس پیدا ہوگی اور محبوبہ اپنے آپ قدموں میں آگرے گی۔

[۱۵] اسی صدی کے جادوگر ایک جشن منایا کرتے تھے۔ جسے سباتھ کا نام دیا جاتا تھا۔ اس جشن میں سب جادوگر جمع ہو کر رقص کرتے اور صلیب پر پیر رکھ کر شیطان کو بتاتے تھے کہ وہ مذہب سے روگرداں ہیں اور یہ جشن رات کی تاریکی میں بڑے مذہبی جوش و خروش سے منایا جاتا تھا اور یہ بات بھی بے محل نہ ہوگی کہ اس تقریب میں (بقول جادوگر) شیطان خود ”بہ نفس نفیس“ موجود ہوتا۔

[۱۶] اسی طرح وہ شخص جسے گمان ہوتا کہ اس پر کسی نے جادو کیا ہے۔ وہ جادوگر کے پاس جاتا تھا اور جادوگر اسے ایسے طریقے بتاتا جس سے وہ اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ مثال کے طور پر جادوگر اسے کہتا کہ اس آدمی کے پیروں کا نشان تلاش کرے جس کے بارے میں اسے شبہ ہے کہ اس نے جادو کیا ہے۔ پھر اس نشان پر کیل گاڑ دے اس کے نتیجے میں جادو کرنے والے کے پیر میں ایک زخم نمودار ہو جائے گا۔

[۱۷] ایسے لوگوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے جنہوں نے اپنی جادوئی قوت کو روشن کرنے کے لئے بچوں کا قیمہ کیا اور یہی نہیں بلکہ جادوگر جو اپنی دکان پر گوشت بیچا کرتے تھے وہ بھی انسانوں کا گوشت ہوتا تھا۔

اسی طرح ایک شخص جان میگ ہوا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ آدمی کا خون پینے کا عادی تھا،

اس میں وہ خیریت سمجھتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرونِ اولیٰ کی جھلک میں جادو اور جادوگروں کی کارگزاریاں ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح یہ لوگ (نجمی عامل اور جادوگر) عوام الناس کو اپنی انگلیوں پر نچاتے تھے۔ لوگوں کے مال و ایمان سے ناجائز فائدہ اٹھاتے، یہ جھلک صرف ماضی کے جھروکوں میں نظر نہیں آئے گی بلکہ ترقی یافتہ دور میں بھی نجومیوں، جادوگروں کے ویسے ہی کالے کرتوت چلے آرہے ہیں اس کی جھلک نجومیوں کی کارستانیوں ”عوام کی عدالت“ میں ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دین و ایمان کو ان ظالموں کے ہاتھوں سے بچائیں تاکہ کل کلاں ہمیں کسی بڑی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(بحوالہ: ❶ قدیم ترین مجموعہ۔ علامہ امتیاز۔ ❷ کالی دنیا اور کالا جادو۔ حکیم طارق محمود)



## جادو کی حقیقت اور جادوگر کی شرعی حیثیت

جادو کو عربی زبان میں سحر (سین کے نیچے زیر) کہتے ہیں۔ سحر اس اثر کا نام ہے جس کے اسباب و محرکات مخفی ہوں۔ جادو ان عبادات و عملیات سے عبارت ہے جن کے ذریعے شیاطین کو خوش کر کے ان کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جادو کے موجد چونکہ شیاطین ہیں اس لئے جو شخص ان عملیات و مبادیات کے ذریعہ شیاطین کی مدد کا طلب گار ہوتا ہے وہ اپنے اختیار کے مطابق اس کی مدد کرتے ہیں۔ جادوگر شیاطین کی مدد سے سحر زدہ آدمی سے مختلف قسم کے اثرات پیدا کر دیتے ہیں۔ ان اثرات کے اسباب و عال اس قدر مخفی ہوتے ہیں کہ ان کا سراغ طب و جراحہ کے جدید ترین آلات سے بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ جہاں تک تاریخی حیثیت کا تعلق ہے نبیؐ پر جادو کے اثر انداز ہونے کا واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے۔ علمی تنقید سے اگر اس واقعہ کو غلط ثابت کیا جائے تو دنیا کا کوئی واقعہ بھی درست ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو لوگ جادو کو محض اوہام کے قبیل کی چیز قرار دیتے ہیں ان کی یہ رائے صرف اس وجہ سے ہے کہ جادو کے اثرات کی کوئی سائنٹیفک توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تجربے اور مشاہدے سے ہی سمجھ میں آتی ہیں۔ مگر انھیں سائنٹیفک طریقہ سے بیان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیسے رونما ہوتی ہے اس طرح کی توجیہ پر اگر ہم قادر نہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس چیز ہی کا انکار کرایا جائے کہ جس کی ہم توجیہ نہیں کر سکتے۔ جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اس طرح متاثر کر سکتا ہے۔ جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خوف ایک نفسیاتی چیز ہے مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں کپکپی کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور اس کے حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف جادوگروں نے جو رسیاں پھینکیں تھیں وہ واقعی سانپ نہیں بنی تھیں لیکن ہزاروں کے مجمع کی آنکھوں پر ایسا جادو ہوا کہ سب نے اسے سانپ ہی محسوس کیا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے حواس بھی جادو کی اس تاثیر سے محفوظ نہ رہ سکے۔

انسائیکلو پیڈیا ”برٹینیکا“ میں جادو کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ یہ وہ مذہبی عبادت یا عمل ہے جس کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی آدم یا قدرتی واقعات پر عام انسانی حلقہ سے ماورا بیرونی پراسرار قوتوں تک رسائی کے ذریعے اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ بہت سے مذہبی نظاموں کا مرکز ہے۔ متعدد غیر نوشتہ تہذیبوں میں بھی جادو کا مرکزی معاشرتی کردار رہا ہے۔ امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جادو وہ گرہ منتر یا کلام ہے جو پڑھایا لکھا جاتا ہے یا کچھ دوسرے طریقوں سے عمل کیا جاتا ہے اور جو سحر زدہ شخص کے بدن یا اس کے دل و دماغ پر بلا واسطہ اثر انداز ہوتا ہے۔“ (المغنی ۱۵/۱۸، والکافی ابن قدامہ ج ۳/۱۶۳)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”صحیح تر بات یہ ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک امر قطعی ہے۔ بیشتر علماء بھی اسی بات کے قائل ہیں اور کتاب اللہ اور مشہور صحیح سنت رسول بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔“ (کذا فی الفتح الباری، ۲۲۲/۱۰)

امام عبد اللہ قتیبہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ”تاویل مختلف الحدیث“ میں بیان کرتے ہیں کہ: ”جو کوئی سحر کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس چیز کا مخالف ہے جو قرآن میں نازل ہوئی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔“

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۖ﴾ (الفلق: ۴/۱۱۳)

”اے محمد! کہہ دیجئے گندوں میں پھونکنے والے نفوس کی بدی سے صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔“

اسی طرح جادوگروں کے بارے میں اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ ان تمام راویوں کا کسی جھوٹ پر متفق ہو جانا ناممکن ہے۔ اصلاً جو چیز نزاع کی جڑ ہے وہ یہ ہے کہ جادو سے قطعی طور پر انقلاب واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ جو لوگ اثبات کے قائل ہیں کہ یہ محض تخیل (خیال کا بندھ جانا) ہے تو انھوں نے اس بات کا انکار کیا ہے مگر جو اس بات کے قائل ہیں کہ اس کی حقیقت ہے تو ان کے درمیان بھی اس بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ کیا اس میں فقط یہ تاثیر ہے کہ مزاج میں تبدیلی پیدا کر دے؟

اس طرح تو یہ بیماریوں میں سے ایک قسم کی بیماری ہوئی یا اس میں یہ تاثیر بھی ہے کہ کسی چیز کی حقیقت کو بدل دے۔ مثلاً: جادو کو حیوان یا اس کے برعکس حیوان کو جماد بنادے، جس چیز پر جمہور علماء کا اتفاق ہے وہ پہلی رائے ہے، لیکن علماء کی ایک چھوٹی سی جماعت دوسرے رائے کی طرف بھی گئی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ  
هَارُوتَ وَمَارُوتَ﴾ (البقرہ: ۱۰۲/۲)

”وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ چیز جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتاری گئی تھی۔“

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾

(البقرہ: ۱۰۲/۲)

”اس آیت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہاروت و ماروت سے لوگ زن و شوہر کے درمیان جدائی ڈالنے کے لئے جادو سیکھا کرتے تھے۔“

جادو کے یہ اثرات بہت زیادہ عام ہیں اور صرف یہی اس کی حقیقت ہے، لہذا جادو سحر زدہ کے جسم، عقل اور حواس پر اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو اسے ہلاک بھی کر دیتا ہے۔



## جادوگر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کو یہ علم تھا اور ان سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ آخرت میں جادوگر کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جادوگر کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا۔

امام احمد رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے نزدیک جادو سیکھنا اور سکھانا دونوں کفر ہیں۔ عبدالرزاق صفوان بن سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تھوڑا یا زیادہ جادو سیکھا اس کا اللہ سے معاملہ ختم ہو گیا۔ جادوگر کے کفر میں علماء کا اختلاف ہے۔ سلف صالحین کی ایک جماعت کے نزدیک جادوگر کافر ہے۔ امام مالک، امام احمد اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس کے کفر کے قائل ہیں۔

لیکن امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جادوگر سے پوچھیں گے کہ وہ ہمیں اپنے جادو کے بارے میں آگاہ کرے۔ اگر جادوگر کی بات کفر کی حد تک پہنچ جائے تو ہم اسے کافر قرار دیں گے۔ جیسے اہل بابل کا بیان ہے کہ اس کے ذریعے ہم ”کواکب سبعہ“ تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ اگر جادوگر یہی عقیدہ رکھے تو ایسا جادوگر کافر ہے۔ اگر جادوگر کی باتیں کفر تک نہیں لے جاتیں تو ہم دیکھیں گے کہ یہ جادو کو مباح سمجھتا ہے کہ نہیں اگر مباح سمجھے تو لفر کا اطلاق ہوگا۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ محمد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں وہ عوف سے وہ حیان بن علاء سے وہ قطن بن قبیصہ سے وہ اپنے باپ قبیصہ رضی اللہ عنہ کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”پرندوں کو اڑا کر فال لینا زمین پر خطوط کھینچنا (علم رمل) اور کسی کو دیکھ کر بدفالی اور بدشگونی لینا یہ سب جادو کی اقسام ہیں۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے گرہ باندھ کر اس میں پھونک ماری تحقیق اس نے جادو کیا اور جو جادو کرے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے اور شرک اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ لہذا جادوگر اگر مرنے سے پہلے پہلے بارگاہ ایزدی میں آ کر توبہ نہ کرے تو وہ شرک کی حالت میں جہنم کے انگاروں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ) (بحوالہ: جادو کی حقیقت۔ غازی عزیز احمد مبارکیوری)

## علم نجوم قرآن وحدیث کی روشنی میں

نجومیوں کا دعویٰ کرنا کہ آنے والے فلاں دن یا فلاں مہینے میں یہ حادثہ رونما ہوگا یا فلاں چیز مہنگی ہو جائے گی فلاں سستی ہو جائے گی یا آج کا دن کیسا رہے گا اور آپ کا یہ ہفتہ کیسا گزرے گا؟ وغیرہ وغیرہ یہی وہ علم ہے جس کی قرآن وحدیث میں ممانعت ہے کیونکہ نجومیوں کا یہ کہنا حقیقت میں علم غیب کا دعویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہے اور جن ستاروں کی کانٹ چھانٹ کر کے دعویٰ کیا جاتا ہے وہ ستارے خود اللہ تعالیٰ کے کنٹرول میں ہیں۔

خطیب بغدادی ”کتاب النجوم“ میں سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں میں صرف تین فائدے رکھے ہیں:

❖ آسمان کی زینت۔

❖ مسافروں کے لیے نشانِ راہ۔

❖ شیاطین کے لیے شعلوں کا کام۔

جو شخص ان کے علاوہ کچھ اور سمجھے تو اس نے اپنی رائے سے کام لیا، خطا کھائی اور اپنے دین کو ضائع کر بیٹھا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۖ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ وَيُقَذَّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُخُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۚ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰﴾ (الصافات: ۳۷/۱۰ تا ۱۰)

”بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے بارونق بنادیا اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی تاکہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے ان پر انگارے پھینکے جاتے ہیں۔ ہاں جو کوئی فرشتوں کی بات کو جھپٹ لینا چاہتا ہے تو چلتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لگتا ہے۔“

نیز سورہ جن میں جنات کا قول یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ۝  
وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَنْ يَسْمَعُ إِلَّا نَبْجِدُ لَهُ  
شَهَابًا ۚ وَصَدَّا ۝۹﴾ (الحج: ۷۲ / ۹۵۸)

”ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا۔ یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں خبریں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لیے انگارہ تیار پائے گا۔“

یعنی ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کے ساتھ زینت بخشی ہے اور انھیں شیطانوں کے مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہر سرکش شریر شیطان سے ستاروں کے ذریعے آسمان کی حفاظت فرمائی۔ چنانچہ کسی شیطان کے بس میں نہیں کہ وہ آسمان تک پہنچ کر فرشتوں کی باتیں سنے اور لے اڑے جو نہی کوئی شیطان امور غیب اور تقدیر کے متعلق فرشتوں کو دیے گئے احکامات کا بھید چرانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہیں ایک تیز شعلہ اس کی طرف لپکتا ہے اور اسے جلا ڈالتا ہے۔ ہاں کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا کہ کسی جن نے کوئی کلمہ کسی فرشتے کی زبان سے سن لیا اور جلائے جانے سے قبل اپنے نیچے والے جن سے کہہ دیا اور اس نے اپنے نیچے والے سے کہہ دیا۔ یہی وہ باتیں ہیں جو کائناتوں، نجومیوں اور عاملوں کے کانوں تک شیاطین کے ذریعے پہنچ جاتی ہیں اور نجومی ان باتوں کو بہت کچھ نمک مرچ لگا کر اور ایک میں سو جھوٹ ملا کر اپنے ماننے والوں سے کہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ باتیں کبھی کبھار درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں لیکن یہ کسی علم کی بنیاد پر نہیں بلکہ اتفاقاً درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں۔ اس میں نجومیوں کا کوئی کمال نہیں

ہوتا۔ یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے شیاطین فرشتوں کی باتیں چرانے کے لیے آپ ﷺ کی بعثت کے بعد نگرانی سخت کر دی گئی۔ اب اگر کوئی شیطان آسمان کے قریب جانے کی کوشش کرتا ہے تو آسمان کے ستارے انگاروں کی شکل میں اس پر برستے ہیں۔

جیسا کہ سورہ جن کی مذکورہ بالا آیات میں بھی بیان ہو چکا ہے۔ لہذا اب وہ بہت ہی مشکل سے کوئی بات سن پاتے ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ شیاطین جن بعض علاقوں کی خبریں دوسرے علاقے کے کابھوں، نجومیوں اور عالموں کو بتا دیتے تھے، جنہیں جاہل لوگ ان نجومیوں کی کرامات اور کشف سمجھتے ہیں۔ اس طرح اکثر لوگ دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ نجومی غیب کی خبریں بتانے والے ہیں اور پہنچے ہوئے بزرگ یا اولیاء اللہ ہیں، حالانکہ یہ سب شیاطین کا کیا دھرا ہے جبکہ کوئی بزرگ ولی، نجومی، کابھ، جوگی، جوتشی اور جادوگر علم غیب نہیں رکھتا۔

قرآن مجید میں مزید ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ﴾ (الملك: ۵/۶۷)

”ہم نے آسمان دنیا کو (ستاروں کے) چراغوں سے آراستہ کیا اور انھیں شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَعَلَّمَتْهُوَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ﴾ (النحل: ۱۶/۱۷)

”اس (اللہ پاک) نے زمین میں راستہ بنانے والی علامتیں رکھ دی اور تاروں سے بھی لوگ ان کا پتہ معلوم کرتے ہیں۔“

یعنی ان ستاروں سے سمت در اور جنگوں میں مشرق و مغرب اور شمالی و جنوب کی سمت پتہ لگایا جاسکتا ہے جس سے مسافر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔ پھر فرمایا:

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ﴾

وَالْبَحْرِ ﴿﴾ (الانعام: ۹۷/۶)

”اللہ تعالیٰ وہ ذات کبریا ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں سے راستہ معلوم کر سکو۔“

یعنی ان ستاروں سے سمندر اور جنگل میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی سمت کا پتا لگایا جاتا ہے جس سے مسافر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں، لیکن جاہل لوگ جو اللہ کے اوامر کو نہیں جانتے انھوں نے ان ستاروں کے متعلق نئی نئی باتیں بنائیں، مثلاً: یہ کہ جو شخص فلاں فلاں ستاروں کی گردش میں شادی کرے گا، اس کا حال یوں اور یوں ہوگا اور جو شخص فلاں فلاں ستاروں کی گردش میں سفر کرے گا، اس کا سفر یوں اور یوں ختم ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

اب آپ احادیث کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کو پڑھیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جادوگروں (نجومیوں) کے متعلق کتنی سخت وعید فرمائی ہے۔ نجومی اور کاہن کافر ہیں۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ! مَنْ أَقْبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لَغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فَقَدْ أَقْبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنْجَمِ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ (التَّجْرِيدُ فِي الْمَجْمَعِ بَيْنَ الصَّاحِحِ)).

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے علم نجوم کا کوئی مسئلہ سیکھا بغیر ایسی صورت کے جو اللہ نے بیان کی ہے تو اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔“

نیز اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((حَدَّثَنَا السَّاحِرُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ .)) (ترمذی)

”یعنی جادوگر کو تلوار سے قتل کرو۔“

کاہن (نجومی) جادوگروں کی طرح جنوں سے دوستی بناتا ہے اور جنوں سے دوستی شرک

کیے، بغیر نہیں ہو سکتی، یعنی جب تک ان کو پکارا نہ جائے اور بھوگ (دیوتاؤں کا چڑھاوا) نہ دیا جائے تب تک دوستی پیدا نہیں ہوتی، لہذا یہ کفر و شرک کی باتیں ہیں۔

اسی طرح زوجہ رسول اقدس ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ آتَى عَرَاْفًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ وَلَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.)) (مسلم)

”یعنی جو شخص غیب کی باتیں بتانے کا دعویدار ہے، اگر اس سے کسی نے جا کر کچھ پوچھ لیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی کیونکہ اس نے شرک کیا۔“

شرک عبادتوں کا نور منادیتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ نجومی، رمال، جھار، فال نکالنے والے، نامہ نکالنے والے، کشف والے سب عراف (خبریں بتانے والے) میں داخل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جادو کو سات ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کیا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ سات کام کون سے ہیں؟ فرمایا: ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ ② جادو کرنا۔ ③ کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا۔ ④ سود کھانا۔ ⑤ یتیم کا مال کھانا۔ ⑥ جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا۔ ⑦ پاک دامن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔“ (بخاری و مسلم)

قارئین کرام! قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں جو علم نجوم (جادوگری، نجومی) کا چرچا ہے۔ جس میں ستاروں کے ذریعے مستقبل کے حالات اور انسانی زندگی یا کائنات میں ان کے اثرات بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ بے بنیاد ہے اور جھوٹ پر مبنی لغویات کا انبار ہے۔

ستاروں سے گردش ایام کا نظریہ رکھنے والوں کے متعلق شاعر نے کیا خوب کہا: ۵

چاند ستاروں سے کیا پوچھوں! کب دن میرے پھرتے ہیں  
 یہ تو بے چارے خود ہیں بھکاری مارے مارے پھرتے ہیں  
 اسی طرح شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ دور کے انسان کی بے بسی کو بہت  
 خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے ”زمانہ حاضر کا انسان“ کے عنوان سے ستاروں کو مشکل  
 کشا سمجھنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں:

عشق نا پید و خرد مے گردش صورت مار  
 عقل کو تابع فرمان نظر نہ کر سکا  
 ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں کا  
 اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا  
 اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا  
 آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا  
 جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا  
 زندگی کی شب و تاریک سحر کر نہ سکا

اقبالؒ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر اس علم سے کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے تو خود علم نجوم کے  
 ماہر اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے، اس کے برعکس وہ جھوٹی دکان داری کے ذریعے لوگوں  
 کو گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں۔ (بحوالہ: تفسیر احسن البیان۔ مفسر حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ)





## علم نجوم پر شاہ ولی اللہ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کا حقیقت افروز تبصرہ

### ❖ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ:

شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے مقالے ”وصیۃ النصیحة والوصیۃ“ میں خرق عادت قسم کے کارناموں سے عامۃ الناس کو گمراہ کرنے والے جوگیوں، نجومیوں اور عالموں سے خبردار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اسی زمانہ کے کرامات فروش طلسمات اور فریب سازیوں کو کرامات سمجھتے ہوئے خرق عادت کی مشہور قسمیں اشراف (دوسروں کے دلوں کے ارادے معلوم کرنا) اور آئندہ کے واقعات کا انکشاف ہے اور اس اشراف انکشاف کے بے شمار طریقے ہیں۔ ازاں جملہ نجوم اور رمل کا علم ہے اور اپنی مختلف قسموں میں کہانت بھی ہے اور یہ فن بہت وسیع ہے۔ کچھ جنوں کی حاضری سے اور کبھی ان کی حاضری کے بغیر بھی اور ازاں جملہ ایک طلسم کا باب بھی اور جوگ (یوگ) کے عمل بھی کہ جوگیوں (یوگیوں) کی بعض نظروں میں اشراف اور کشف کے سلسلہ میں پوری خاصیت ہے۔ کسی کام پر ”توجہ دینا“ کسی مہیب شکل میں ظاہر ہونا۔ اپنے دل کا دباؤ کسی کے دل پر ڈالنا اور طالب کو مسخر کرنا یہ سب فریب آفرین فنون میں سے ہیں۔

### ❖ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ:

امام صاحب فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے پیروکاروں کی مختلف انداز میں جوہد کرتا ہے وہ انھیں بعض اوقات غیب کی سچی خبریں بتا دیتا ہے۔ تو اس کی تصدیق خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

﴿وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُؤْخَذُ إِلَىٰ أُولِيهِمْ﴾ (الانعام : ۱۲۱/۶)

”بے شک شیطان اپنے چیلوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں۔“

اور جو لوگ کواکب سے دعا کرتے ہیں ان پر ایسی صورتیں نازل ہوتی ہیں جن کو کواکب کی روحانیت کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے جو اس کے شرک کی بنا پر اس کو گمراہ کرنے کے لیے نازل ہوتا ہے۔ جیسے بعض اوقات شیاطین مورتیوں کے اندر گھس جاتے ہیں اور بعض اوقات لوگوں سے باتیں کرتے ہیں۔ (بحوالہ: نجومیوں کی کارستانیوں۔ یحییٰ دنیا پوری)



## جادو گروں کا معاہدہ اور جنات کو حاضر کرنے کے مختلف طریقے

جادوگر (نجمی) اور شیطان کے درمیان اکثر و بیشتر ایک معاہدہ طے پاتا ہے جس کے مطابق جادوگر کو کچھ شرکیہ یا کفریہ کام چھپ کر یا علی الاعلان کرنا ہوتے ہیں اور اس کے بدلے میں شیطان کو جادوگر کی خدمت کرنا ہوتی ہے یا اس کے لیے خدمت گار مہیا کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس شیطان کے ساتھ جادوگر معاہدہ کرتا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کے کسی قبیلے کا سردار ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کسی بیوقوف جن کو احکامات جاری کرتا ہے کہ وہ اس جادوگر کا ساتھ دے اور اس کی ہر بات کو تسلیم کرے۔ چاہے وہ واقعات کی خبریں لانے کا کہے یا دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے یا ان میں محبت پیدا کرنے کا حکم دیا یا خاوند کو اس کی بیوی سے الگ کر دینے کا آرڈر جاری کرے۔

اسی طرح جادوگر اس جن کو اپنی پسند کے بڑے کاموں کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اگر جن اس کی نافرمانی کرے تو جادوگر اس قبیلے کے سردار سے رابطہ کرتا ہے اور مختلف تحائف پیش کر کے اس کے سامنے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس سردار کی تعظیم کرتا ہے اور اس کو اپنا مددگار تصور کرتا ہے۔ چنانچہ وہ سردار جن کو سزا دیتا ہے اور اسے جادوگر کی خدمت کرنے یا اس کے لیے خدمت گار مہیا کرنے کا حکم صادر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر اور اس کی خدمت کے لیے مقرر کیے گئے اس جن کے درمیان نفرت ہوتی ہے اور یہ جن خود جادوگر کو یا اس کے گھروالوں کو پریشان کیے رکھتا ہے۔ چنانچہ جادوگر ہمیشہ سردار اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم

ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں۔ یہ بات خود جادوگر اچھی طرح جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لیے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ ان کو اولاد کی نعمت نصیب ہو۔

جنات کو حاضر کرنے کے مختلف طریقے:

اس کے بہت سارے طریقے ہیں اور ہر ایک میں شرک اور کفر موجود ہوتا ہے۔ میں یہاں صرف آٹھ طریقے ذکر کروں گا اور ہر طریقے میں جس طرح کفر و شرک موجود ہوتا ہے اس کی وضاحت کروں گا۔ پوری تفصیل اس لیے ذکر نہیں کروں گا تاکہ کوئی خطا کا پتلا (انسان) اسے آزمانہ سکے۔

### پہلا طریقہ:

جادوگر ناپاکی کی حالت میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھ جاتا ہے، پھر اس میں آگ جلاتا ہے اور اس پر ایک دھونی رکھ دیتا ہے۔ اگر اس کا مقصد نفرت پیدا کرنا یا میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ہو تو بد بودار دھونی آگ میں رکھ دیتا ہے اور اگر اس کا مقصد محبت پیدا کرنا ہو یا جن میاں بیوی پر جادو کیا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں جاسکتے تھے، ان سے جادو کے اثر کو ختم کرنا ہو تو وہ آگ پر خوشبودار دھونی دیتا ہے۔ پھر شرکیہ تعویذات کو جو جادوگر کے خاص منتر ہوتے ہیں پڑھنا شروع کرتا ہے، اور جنوں کو ان کے سردار کی قسم دیتا ہے اور اس کا واسطہ دے کر ان سے مختلف مطالبات کرتا ہے، اسی دوران اسے کتے کی شکل میں یا اثر دھے یا کسی اور شکل میں ایک خیالی تصویر نظر آتی ہے۔ جسے وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے احکامات جاری کرتا ہے، اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ اس کے کانوں میں ایک مخصوص قسم کی آواز پڑتی ہے، اور کبھی کبھار یوں بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی آواز بھی سنائی نہیں دیتی اور اسے جس شخص پر جادو کرنا ہوتا ہے اس کے بال یا اس کا کوئی کپڑا منگوا لیتا ہے جس سے اس شخص کے پسینے کی بو آ رہی ہوتی ہے اور پھر اسے جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے متعلق وہ جنوں کو حکم جاری کرتا ہے۔ اس طریقے میں درج ذیل باتیں نمایاں ہیں:

۱ جن تارک کمرؤں کو پسند کرتے ہیں۔

۲ جنوں کو ایسی دھونی کی بو سے غذا ملتی ہے جو بسم اللہ کے بغیر دی جائے۔

۳ جن ناپاکی کو پسند کرتے ہیں اور ناپاک لوگوں کے بہت قریب ہوتے ہیں۔

### دوسرا طریقہ:

جادوگر کوئی پرندہ (فاختہ وغیرہ) یا کوئی جانور (مرغی وغیرہ) جنوں کی طرف سے بتائی گئی خاص شکل و صورت کے مطابق منگواتا ہے جس کا رنگ عام طور پر سیاہ ہوتا ہے، کیونکہ جن سیاہ رنگ کو دوسرے رنگوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ پھر وہ اسے بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کر دیتا ہے اور اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے، پھر اسے (خون) کھنڈرات یا کنوؤں میں یا غیر آباد علاقوں میں پھینک دیتا ہے جو کہ عموماً جنوں کے گھر ہوتے ہیں اور اسے ان میں پھینکتے ہوئے بھی بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور شرکیہ تعویذات پڑھنے کے بعد جو چاہتا ہے اس کا جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

### تیسرا طریقہ:

یہ طریقہ جادوگروں میں انتہائی گھٹیا طریقے کے طور پر مشہور ہے اور اس طریقے کو اپنانے والے جادوگر کی خدمت کے لیے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے شیطانوں کا بہت بڑا گروہ اس کے پاس موجود ہوتا ہے کیونکہ ایسا جادوگر کفر و الحاد کے اعتبار سے بہت بڑا جادوگر تصور کیا جاتا ہے۔ (اس پر اللہ کی لعنت ہو)

یہ طریقہ مختصر طور پر کچھ یوں ہے۔ جادوگر اس پر اللہ کی ڈھیروں لعنتیں ہوں جو قرآن پاک کو جو بنا کر اپنے پاؤں میں پہن لیتا ہے، پھر بیت الخلاء (لیٹرین) میں جا کر کفریہ منستروں کو پڑھتا ہے، پھر باہر آ کر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتا ہے اور جنوں کو احکامات جاری کرتا ہے۔ چنانچہ جن بہت جلدی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس کے احکامات نافذ کرتے ہیں کیونکہ وہ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کر کے کافر اور شیطانوں کا بھائی بن چکا ہوتا ہے۔

یاد رہے! کہ ایسا جادوگر مندرجہ بالا کفریہ کام کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا

ارتکاب بھی کرتا ہے، مثلاً: عورتوں سے زنا کرنا، لواطت کرنا اور دین اسلام کو گالیاں دینا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب اس لیے کرتا ہے کہ اس پر شیطان راضی ہو جائے۔

### چوتھا طریقہ:

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور ناپاک چیز سے لکھتا ہے پھر شرکیہ منتر پڑھتا ہے اور اس طرح جنوں کو اپنی فرماں برداری کے لیے حاضر کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا انھیں حکم دے دیتا ہے۔

### پانچواں طریقہ:

جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت اٹے حروف میں لکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذ پڑھ کر جنوں کو حاضر کر لیتا ہے۔

### چھٹا طریقہ:

جادوگر ایک خاص ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اور جب وہ ستارہ طلوع ہو جاتا ہے تو جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے، پھر جادو والے ورد پڑھتا ہے جن میں کفر اور شرک موجود ہوتا ہے۔ پھر چند ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کے خیال کے مطابق ان حرکتوں سے اس ستارے کی برکات اس پر نازل ہوتی ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی ان حرکات سے اس ستارے کی پوجا کر رہا ہوتا ہے اور جب وہ غیر اللہ کی پوجا کرتا ہے تو شیطان اس ملعون کے احکامات پر لبیک کہتے ہیں جبکہ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے نے اس کی مدد کی ہے۔ حالانکہ ستارے کو تو اس کی کسی حرکت کا علم نہیں ہوتا۔

### ساتواں طریقہ:

جادوگر ایک بے وضو بچے کو جو نابالغ ہوتا ہے اپنے سامنے بٹھالیتا ہے، پھر اس کی بائیں ہتھیلی پر ایک مربعہ بناتا ہے اور اس کے ارد گرد چاروں طرف جادو والے منتر لکھتا ہے، پھر اس کے بالکل درمیان میں تیل اور نیلگوں پتے یا تیل اور روشنائی رکھ دیتا ہے۔ پھر ایک لمبے کاغذ پر مفرد حروف کے ساتھ جادو والے چند منتر لکھتا ہے اور اس بچے کے چہرے پر رکھ کر اس کے

سر پر ٹوپی پہنا دیتا ہے تاکہ وہ کاغذ گرنے نہ پائے اور پھر بچے کو ایک بھاری چادر کے ساتھ ڈھانپ دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے کفریہ ورد پڑھنا شروع کر دیتا ہے جبکہ بچے کو اپنی ہتھیلی پر دیکھنا ہوتا ہے۔ حالانکہ اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا ہوتا، اچانک بچہ محسوس کرتا ہے کہ روشنی پھیل گئی ہے اور اس کی ہتھیلی میں کچھ شکلیں حرکت کرتی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ تم کیا دیکھ رہے ہو؟

بچہ جواباً کہتا ہے کہ میں اپنے سامنے ایک آدمی کی شکل دیکھ رہا ہوں۔ جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ جس آدمی کی شکل تم دیکھ رہے ہو اسے کہو کہ جادوگر تم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہمارے احکامات پر عمل کرو۔ لہذا جادوگر کے کہنے پر کچھ شکلیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جن سے جادوگر اپنا الو سیدھا کرتا ہے۔ یہ طریقہ عموماً گمشدہ چیزوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

### آٹھواں طریقہ:

جادوگر مریض کے کپڑوں سے کوئی ایک کپڑا، مثلاً: رومال، گکڑی یا قمیض وغیرہ جس سے مریض کے پسینے کی بو آرہی ہو منگوا لیتا ہے پھر اس کپڑے کے ایک کونے کو گرہ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار انگلیوں کے برابر کپڑا مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔ پھر اونچی آواز کے ساتھ سورہ کوثر یا کوئی اور چھوٹی سورت پڑھتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آواز میں شریکہ درود پڑھتا ہے۔ پھر جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے: اگر اس مریض کے مرض کا سبب جن میں تو کپڑے کو چھوٹا کر دو اور اگر اسے نظر لگ گئی ہے تو اس کو لمبا کر دو اور اگر اسے کوئی دوسری بیماری ہے تو کپڑے کو اتار بنے دو جتنا اس وقت ہے۔ پھر وہ اس چار انگلیوں کے مطابق کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے، اگر وہ چار انگلیوں سے بڑا ہو چکا ہو تو مریض سے کہتا ہے تمہیں نظر لگ گئی ہے۔ اگر کپڑا چار انگلیاں چھوٹا ہو چکا ہو تو کہتا ہے کہ تم آسب زدہ ہو، اگر وہ کپڑا چار انگلیوں کے برابر ہی ہو تو اسے کہتا ہے کہ تمہیں کوئی بیماری ہے، لہذا تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔

(بحوالہ: جادو کا علاج۔ سید علی شاہ)



## مولف کی نجومیوں سے ملاقاتیں

ایک دفعہ آزمائیں، بار بار آئیں۔ سنگدل محبوب آپ کے قدموں میں، خاوند مطیع و فرماں بردار، اولاد راہ راست پر، کاروبار میں برکت، کالے جادو کا توڑ، پریشانیوں کا علاج مستقبل کے حالات بتانے والے یہ دلفریب نعرے ہیں جو نہ صرف اشتہارات کی صورت میں اخبارات کے صفحات کی زینت بنتے ہیں بلکہ ہر چھوٹے بڑے شہروں کے درود یوار پر پوسٹروں یا وال چائنگ کی صورت میں ہر آنے والے کی توجہ کا مرکز بنتے دکھائی دیتے ہیں۔ معاشرے میں بسنے والے غریب، معصوم عوام تو ہم پرستی میں تو پہلے ہی مبتلا ہیں، پھر یہ لوگ اپنی نئی زندگی کا آغاز کرنے کے لیے عالموں، نجومیوں، جوتشیوں، جوگیوں اور پیروں، فقیروں کی طرف پلکتے ہیں اور اپنا مال و اسباب انھی راہوں پر لٹا دیتے ہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی لوگ اس تجربے کو دہرا رہے ہیں آخر کیوں؟ کیا نام نہاد عالموں، نجومیوں اور بعض کو الیفائیڈ پیروں کے پاس مقناطیسی قوت یا جادو کی چھڑی ہے جو ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے؟ اس کھینچ کچھاؤ والی مقناطیسی قوت یا جادو کی چھڑی کو دیکھنے کے لیے مولف نے مختلف نجومیوں سے بالمشافہ ملاقات کر کے ان نام نہاد مشکل کشاؤں کے حالات و واقعات کو قلمبند کیا تھا۔

جواب قارئین کی نذر کیے جاتے ہیں:

① مزنگ چوگلی کے علاقے میں رہنے والے ایک نجومی نے بتایا کہ میرے ۱۴ بچے ہیں۔ میری بیوی متعدد بیماریوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا علاج نہیں کروا سکتا مگر لوگوں کو صحت یابی کے تعویذ لکھ کر دیتا ہے۔

② خانیوال کے قریب ایک کو الیفائیڈ ایم اے آسٹرو لوجسٹ سے پوچھا! کاروبار کیسا چل رہا ہے تو وہ بولے جب تک معاشرے میں پھیلی ہوئی بے چینی، افراتفری، خود غرضی

ازدواجی جھگڑے، غربت، تنگدستی، راتوں رات کروڑ پتی بننے کی خواہش، مقدمہ بازی، حسد رقابت اور بے روزگاری ختم نہیں ہوتی، تب تک ہمارے دھندے کو زوال نہیں آ سکتا۔

❖ اسی طرح لطیف نامی شخص جو ملتان چوگنی میں اپنے آستانہ عالیہ کو دن رات چوگنی ترقی دینے میں مصروف ہے، اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا میں مانسہرہ کا رہنے والا ہوں۔ پچھلے آٹھ سالوں سے یہاں مقیم ہوں۔ ہاتھ دیکھنے پر اس نے تفصیلاً بتایا، وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی ہمارے پاس ہاتھ دکھانے کے لیے آتا ہے تو ہم اندازہ لگا لیتے ہیں کہ یہ شوقیہ دکھا رہا ہے یا پریشان ہے، امیر ہے یا سفید پوش۔ پھر اس کے سوالات کی نوعیت سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ زندگی کے کس شعبے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے۔ اگر نوجوان ہے اور تعلیم حاصل کر رہا ہے تو وہ لازماً پڑھائی کے متعلق زیادہ سوالات کرے گا۔ اگر وہ باہر کے ملک جانا چاہتا ہے تو وہ اس کے بارے میں پوچھے گا کہ میرے ہاتھوں میں باہر کا سفر ہے یا نہیں۔ جس سے ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کو بیرون ملک جانے کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی شخص پسند کی شادی کے بارے میں بات کرتا ہے تو ہم بھی اس کی دلچسپی کے مطابق بات کرتے ہیں۔ اگر کوئی روزگار کے بارے میں پوچھتا ہے تو ہم اس کو بھی اس کے مطابق ڈیل کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ میں (نجومی) نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے اور جو کچھ بھی لوگوں کو بتاتا ہوں وہ صرف اندازے کے تحت کہتا ہوں، ورنہ میرے پاس کوئی ایسا علم نہیں ہے جس سے میں لوگوں کے حالات جان سکوں اور ان کی مشکلات حل کر سکوں۔ کیونکہ غیب کی باتیں تو اللہ جانتا ہے اور اگر میں واقعی لوگوں کو ان کی قسمت کا حال بتانے پر قادر ہوں اور ان کو وظیفے کرنے کے لیے بتاتا ہوں تو کیا میں یہ سب کچھ کر کے امیر نہ ہو جاؤں اور ایک اچھی زندگی نہ گزارنے لگ جاؤں۔

❖ ایسے ہی ایک دوسرے شخص اللہ دتہ سے بات کی گئی تو اس نے بتایا کہ میری عمر ۷۰ سال

ہے اور پچھلے ۴۰ سال سے یہ کام کر رہا ہوں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کوئی اور کام کیوں نہیں کر لیتے تو انھوں نے بتایا کہ مجھے اور کوئی کام آتا ہی نہیں۔ میرے باپ دادا بھی یہی کام کیا کرتے تھے، اسی لیے میں بھی اسی کام کو پسند کرتا ہوں۔ اس نے مزید بتایا کہ ہم پر آنے والے شخص کو تھوڑی سی خوشحالی کے ساتھ ساتھ پریشانی بھی بتا دیتے ہیں اور ان کے حل کے لیے مختلف طریقے بتاتے ہیں۔ کسی کو زائچہ بنوانے کے لیے کہہ دیتے ہیں اور کسی کو وظیفہ بتا دیتے ہیں۔ زائچے اور وظیفے کے الگ الگ پیسے لیتے ہیں۔ یہ لوگ زائچے اور وظیفے کا انتخاب آنے والے کی دلچسپی سے کرتے ہیں۔ دوران گفتگو اندازہ لگا لیتے ہیں کہ اس کا رجحان وظیفے کی طرف ہے یا زائچے کی طرف۔ دوسری بڑی بات یہ کہ نجومی حضرات آنے والے کو نماز کی تلقین کرتے ہیں جس سے اس کا عقیدہ مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے مذہب کی بات بتائی ہے۔ اللہ دتہ نے اس بات پر روشنی بھی ڈالی کہ یہ بات بعید نہیں کہ کم پڑھے لکھے لوگ چونکہ دوسروں کی باتوں میں جلدی آ جاتے ہیں اس لیے ہم ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جس سے ان کو محسوس نہ ہو سکے کہ ہم غلط کہہ رہے ہیں۔ ان سب باتوں کے دوران جب اس نے نماز کی بات کی تو میں نے اس سے پوچھا کہ خود بھی نماز پڑھتے ہو تو اس نے فوری طور پر کہا نماز تو بہت ضروری ہے، یہ ہم پر فرض ہے، اس کو ہر حال میں ادا کرنا چاہیے۔ ہم اپنے گاہکوں کو اس کی تلقین ضرور کرتے ہیں لیکن ہم کو نماز ادا کرنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ ایک دن میں کتنا کم لیتے ہو؟ تو اس نے بتایا کہ ۱۵۰ سے ۲۲۵ روپے تک کم لیتے ہیں۔ نجومی اللہ دتہ نے یہ بھی بتایا کہ عوام کی توہم پرستی اور معاشی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عاملوں اور نجومیوں کی وارداتیں بہت دلچسپ ہوتی ہیں۔ بعض عامل انگلیوں سے پانی پھینک کر آگ لگا لیتے ہیں۔ اصل میں وہ سوڈیم میٹل نامی کیمیکل کو مٹی کے تیل میں بھگو دیتے ہیں۔ اس کیمیکل کا معمولی ذرہ بھی پانی لگنے سے آگ پکڑ لیتا ہے۔ اکثر عامل انگلی کو سکریں لگا کر پانی

میٹھا کر دیتے ہیں۔ کئی عامل شعبہ بازی دکھاتے ہوئے استعمال شدہ کپڑوں سے کیل وغیرہ برآمد کر دیتے ہیں۔

قارئین کرام! معاشرے میں تو ہم پرستی و جہالت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ لوگ بیمار ہونے پر ڈاکٹر کے بجائے پیرِ عامل یا نجومی کے پاس جانا پسند کرتے ہیں۔ اس میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ کی تمیز نہیں، نہ ہی مزدور اور وزیرِ اعظم کی تمیز ہے۔ اپنے مستقبل میں جھانکنے کی خواہش بھی بہت سے لوگوں کو ان کے در پر لے جاتی ہے۔ جہالت کا عالم یہ ہے کہ پاسٹ یا عالم کسی فنٹ پاتھ پر بیٹھا ہو یا اپنی دکان میں ڈیرے جمار ہا ہو، شخص چاہے غریب ہو یا امیر اپنا ہاتھ آگے کر دے گا، کسی کو روزگار چاہیے تو کسی کو تبادلہ رکوانا ہے، کسی کی بیٹی کی شادی نہیں ہوتی، تو کسی کو اپوزیشن سے خطرہ ہے۔ الغرض ہر ایک عامل یا نجومی سے لٹنے کو تیار ہے۔ ایسے ہی ایک محبت کے نام پر کام کرنے والے سے جب دریافت کیا گیا کہ آپ کو یہ کام کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا اور کون سے مسائل زیادہ تر لوگ آپ کی طرف لے کر آتے ہیں؟ کتنے فیض یاب ہوتے ہیں اور کیا یہ آپ لوگوں کو گمراہ نہیں کر رہے؟ تو انھوں نے کہا کہ زیادہ تر لوگ لیلیٰ و مجنوں، سسی پنوں جیسے مسائل کا شکار ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے ۹۰ فیصد لوگ اسی چکر میں ہیں اور جوڑکیاں ہمیں خط لکھتی ہیں ان کا زیادہ تر مسئلہ شادی کا ہوتا ہے کہ ہماری فلاں سے شادی ہو جائے اس میں رکاوٹ ہے دور کیجیے۔ چونکہ علاج کے لیے ہم مکمل کوائف حاصل کرتے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ تر لڑکیاں اور لڑکے ایسے ہوتے ہیں جن کی عمر پندرہ سے بائیس سال ہوتی ہے، پھر کچھ لوگ گھریلو جھگڑوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ہم نے جب ان سے پوچھا ان میں سے کسی کو فائدہ بھی پہنچا ہے یا یہ کہ لوگوں کا خیال درست ہے کہ صرف دھوکا اور فراڈ ہے۔ ہم سے پیسے بٹورے گئے ہیں لیکن ہمارا کام نہیں ہوا تو انھوں نے کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگوں سے زیادہ سے زیادہ ۳ سو روپے لیتے ہیں اور میں ۱۹۹۵ء سے کام کر رہا ہوں۔ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کا کام ہوا ہے۔ ہمارا کام تعویذ کر دینا ہے۔ کام ہونا یا نہ ہونا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ تعویذ لکھنے کے لیے ہم ۴ سو

روپے تولہ زعفران خریدتے ہیں۔ پھر ڈاک کا خرچہ اس کے علاوہ۔ اخبار میں اشتہار کے لیے ایک ہزار روپے۔ یہ سارے خرچ بھی تو پورے کرنے ہوتے ہیں اور پھر ہم مرگی وغیرہ کا تعویذ مفت دیتے ہیں۔ کیا یہ سارا عمل آپ خود کرتے ہیں؟ ہم نے پوچھا: تو حضرت نے بتایا: ہمارے پاس ایک کتاب ہے اس میں جو ہدایات لکھی گئی ہیں، وہ ہم لوگوں کو لکھ دیتے ہیں، باقی رہا اس بات کا تعلق کہ ہم لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم تو اپنے پیٹ کی خاطر یہ تھوڑا بہت کام کرتے ہیں۔

قارئین کرام! اس وقت پورے پاکستان میں سینکڑوں ایسے جعلی عامل اور پامسٹ لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ قرآن پاک کی مقدس آیات کی آڑ میں ان لوگوں کو برائی کی طرف مائل کر رہے ہیں چونکہ قرآن پاک سے ہم پاک کلام لے سکتے ہیں۔ مگر حرام فعل کے ارتکاب کے لیے اس کی آیات مبارکہ کا استعمال شرعاً غلط ہے اور نفسیاتی اعتبار سے بھی ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ نجومیوں سے ملاقات کے بعد یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس کی وضاحت میں ساتھ کیے دیتا ہوں۔ ان جعلی عاملوں، پامسٹوں، پیروں اور نجومیوں کو معصوم لوگوں کے جان و مال سے کھینچنے کی اجازت کس نے دی؟ کیا حکومت نے ان شیطان صفت انسانوں کی شیطانیت کو ختم کرنے کے لیے کبھی سوچا؟ بے ہودہ اور فحش قسم کے اشتہارات کو اخبارات میں جگہ دینا کیا صحافت کے ضابطہ اخلاق کے منافی نہیں؟ کیا ایسے پی این ایس اس کی ذمہ دار نہیں؟ اگر یہ اشتہارات صحافت کے ضابطہ اخلاق کے منافی ہیں تو پھر انھیں اخبارات میں جگہ کیوں دی جاتی ہے؟ اور ہمارے معاشرے کے لوگ اس طرف رجوع کیوں کرتے ہیں؟ جن سے ان کا ایمان اور اسلام بگڑتا ہے اور اسلامی ریاست بھی زد میں آتی ہے۔ کیوں نہ ہم سب متحد ہو کر ان ظالم ہاتھوں کو روکنے کی سر توڑ کوشش کریں جن کی آشیر باد پر یہ اسلامیان پاکستان کو اسلامی ریاستوں اور حکومتوں میں بدنام کر رہے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کا خون اپنے کشتول میں بھر رہے ہیں۔

## نجومیوں کی کارستانیاں ”عوام کی عدالت میں“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادات کے لیے پیدا کیا ہے اور اسے جہالت کی تاریکیوں سے نکالنے کے لیے کئی ایک نبی اور رسول بھیجے، لیکن انسان اپنے رب کو صحیح انداز میں پہچان نہ سکا جس کی وجہ سے آج کا انسان ظالم بھی ہے اور جاہل بھی۔ حق کے واضح ہو جانے کے باوجود شیطان کی پیروی باعث فخر سمجھتا ہے حالانکہ شیطان اسے تاریکیوں کی طرف لے جا رہا ہے۔ شیطان کی دلوں پر ایسی چھاپ لگ چکی ہے کہ آخرت تو آخرت دنیاوی منفعت کی پہچان سے بھی انسان عادی ہو چکا ہے۔ یہ اپنے دوست دشمن کی پہچان سے تہی دماغ نظر آتا ہے اور دردر سے اپنے دین و دنیا کو لٹوا رہا ہے۔ یہ راہبر کی تلاش میں راہزنوں سے لٹ رہا ہے۔ ایسے راہزن جو اغیار تو اغیار اپنوں کو بھی دونوں ہاتھوں سے نیست و نابود کرنے کا عزم رکھتے ہیں جو کافروں کی خوشنودی کے لیے مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ ایسے ہی لٹیروں کے متعلق ”عوام کی عدالت“ عوام میں لٹتی نظر آتی ہے۔

تو آئیے! نجومیوں کے ہاتھوں برباد ہونے والے مرد و زن کی حالتِ زار پر نظر دوڑائیں تاکہ کل کلاں کہیں ہم سے بھی کوئی نجومیوں کی کارستانیوں کی نذر نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شریروں کی شرارتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

**❁ لاش پر بیٹھ کر نہائے تو.....:**

لاہور کے ایک نواحی علاقے میں جب ایک ۷ سالہ بچہ اچانک غائب ہو گیا تو عام خیال یہی تھا کہ یہ اغوا برائے تاوان کی واردات ہے۔ مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کے باوجود بچے کا سراغ نہ مل سکا۔ اس کے غریب باپ نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن یوں لگتا تھا کہ بچے کو زمین نکل گئی یا آسمان کھا گیا ہے۔ بچہ آخری بار شام کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا

گیا تھا۔ اس کے بعد جونہی سورج غروب ہوا اور شام نے اپنے پر پھیلانے تو بچہ بھی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تین روز تک اس کا کچھ پتا نہ چلا۔ چوتھے روز اس کی لاش ایک کھائی میں سے ملی۔ جسے جانور چیر چھاڑ رہے تھے۔ غریب ماں باپ نے تو تھانے میں رپورٹ بھی درج نہ کروائی کیونکہ ان کی کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی اور پھر انھیں پولیس سے بھی انصاف کی توقع نہیں تھی، لیکن علاقے کے نمبردار نے اس کیس میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔ اس نے اس محلے کے گھروں میں کام کرنے والی عورتوں کو اپنا جاسوس بنایا جو ہر گھر سے خبریں لاتی تھیں، یہ واقعہ چونکہ ہر گھر میں زیر بحث تھا کہ وہ جس گھر میں کام کرنے جاتی ہے وہاں کی مالکن نے بچے کو ایک عورت کے ساتھ جاتے دیکھا تھا اس کے بعد ہی بچہ غائب ہوا تھا۔ اس نے نوکرائی کو مزید تفصیلات جاننے پر مامور کر دیا۔ تین چار روز کی جاسوسی کے بعد معلوم ہوا کہ جس عورت کے ساتھ بچہ آخری بار دیکھا گیا تھا وہ اولاد سے محروم تھی اور کئی سالوں سے عاملوں، نجومیوں اور پیروں کے چکر کاٹ رہی تھی۔ اس نے اپنے ملنے والوں سے ایک بار اس ٹوٹکے کا ذکر کیا تھا کہ اگر وہ کسی بچے کی لاش پر بیٹھ کر نہائے گی تو اس کی گود ہری ہو جائے گی۔ وہ اکثر کہتی کہ اس ٹوٹکے پر عمل کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن پھر اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ علاقے کے نمبردار کی رپورٹ پر پولیس تھانیدار نے عورت کو گرفتار کر لیا۔ پہلے تو عورت نے انکار کر دیا پھر جب پولیس نے اپنا مخصوص طریقہ استعمال کیا تو ساتھ ہی اعتراف کر لیا کہ وہ بچے کو بہلا پھسلا کر اپنے گھر لے گئی تھی۔ اس کا شوہر دوسرے گاؤں گیا تھا۔ یہ نئے چاند کی پہلی جمعرات تھی۔ اس نے بچے کا گلا گھونٹ دیا اور رات کو دو بجے چار پائی کے نیچے رکھ کر غسل کیا اور صبح منہ اندھیرے لاش ایک بوری میں ڈال کر ایک گہری کھائی میں ڈال دی۔ جہاں دو روز کے بعد راہ چلتے ہوئے ایک شخص کی اس پر نظر پڑ گئی۔ ملزمہ کے گھر سے بچے کا تعویذ بھی مل گیا، جسے اس کی ماں نے پہچان لیا۔ مقتولہ نے اعتراف کیا کہ گود ہری کرنے کے لیے اسے یہ ٹونہ نجومی نے بتایا تھا جو اس علاقے میں اپنا اڈا جمائے بیٹھا ہے۔ جب کوئی شادی شدہ جوڑا ولاد کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لیے کیا کیا جتن کرتا ہے۔ عاملوں



نجومیوں کے آستانوں پر جانا تو معمولی سی بات سمجھی جاتی ہے۔ بعض لوگ اس کے لیے گھناؤنا قدم اٹھانے سے بھی بعض نہیں آتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی عامل کا اڈا ہو یا پیر کا اڈا، ڈاکٹر کا کلینک ہو یا حکیم کا مطب، جوگی کی کٹیا ہو یا ملنگ کا کشکول آپ کو ان جگہوں پر جہاں دوسرے لوگ سر جھکائے نظر آئیں گے وہاں ایسے لوگ بھی کثیر تعداد میں موجود ہوں گے جن کی صرف ایک ہی خواہش ہوگی کہ ان کی گود ہری ہو جائے۔

ایسے ہی اقبال ٹاؤن (لاہور) میں موجود ایک ایسے ہی میاں بیوی نے اپنی داستان کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ ان کی شادی ۱۰ سال پہلے ہوئی تھی۔ شادی کے تین سال بعد بھی بچہ پیدا نہیں ہوا تو ساس اور سرسر کو فکر لاحق ہو گئی، ساس کا خیال تھا کہ بہو میں کوئی نقص ہے لیکن ٹیسٹ ہونے پر لڑکے میں نقص نکل آیا۔ اس کے باوجود لڑکے کے والدین اس کی دوسری شادی پر بضد تھے۔ اصل مسئلہ جائیداد کا تھا، میاں ہر صورت اپنی جائیداد کا وارث چاہتا تھا۔ بیوی الگ ذہنی مریضہ ہو گئی کیونکہ ساس اور سرسرنے زندگی کو عذاب بنا دیا تھا۔ طعنوں سے تنگ آ کر اس نے کئی بار خودکشی کے بارے میں سوچا لیکن شوہر نے حوصلہ دیا، اسے علم تھا کہ وہ خود قصور وار ہے۔ حقیقت کا علم ہونے کے باوجود میاں بیوی نے ہر اس دروازے پر دستک دی جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہاں سے ان کی مراد پوری ہوگی۔ شوہر نے بتایا کہ وہ علاج معالجے پر اب تک عطائیوں، عاملوں، نجومیوں اور سناسیوں کے در پر کم از کم تین لاکھ روپے لٹا چکا ہے لیکن ان کی گود آج بھی نجومیوں کی ہزار تسلیوں کے باوجود خالی ہے۔

❁ اکیس سالہ نجومی:

سکھر سندھ سے صوبیدار میر تقی نے ایک تحریر لکھی ہے اس مختصر تحریر کو انھی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

راقم کو گزشتہ ماہ گاؤں جانے کا اتفاق ہوا۔ لکھتے ہیں کہ میں جیسے ہی اپنے گھر کے قریب پہنچا تو میرے گھر کے پاس پڑوس میں مردوں اور عورتوں کا اثر دھام لگا ہوا تھا۔ کمرے سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں کچھ پریشان سا ہو گیا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا یہ کیا

ماجرہ ہے؟ میری والدہ نے کہا بیٹا! فلاں نجومی کا لڑکا گاؤں میں آیا ہوا ہے اس کی دعا سے ہر مشکل اور پریشانی حل ہوتی ہے اور یہ جو رونے کی آواز آرہی ہے نجومی صاحب اپنے مخصوص انداز میں ایک عورت سے جنات کے سائے کو دور کر رہے ہیں۔ بیٹا! آؤ میرے ساتھ تمہاری ملاقات بھی نجومی سے کرواتی ہوں۔ بڑی کرنی دھرنی والے باباجی کے بیٹے ہیں۔ یہ کہہ کر والدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ لے چلی۔ نجومی کی عمر اکیس سال کے قریب تھی، جوان کی آنکھوں میں سرمے کی لکیریں چہرے پر جلال، لمبے بال، داڑھی اور مونچھیں غائب، چار پائی کے نزدیک میز ہے اور ٹیپ ریکارڈ اور کنجروں کی مائیوں والی کیشیں، ایک ڈھولکی اور چمنا پڑا ہوا ہے۔ نجومی صاحب کرسی پر تشریف فرما تھے۔ گاؤں کی تمام جوان لڑکیاں اکیس سالہ نجومی کے قدموں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی مرد بیٹھے ”اللہ ہو“ کا ذکر کر رہے تھے۔ بکرے کا گوشت، چاول کی دلیگیاں الگ پک رہی تھیں۔ اب دسترخوان لگائے جا چکے تھے اور ایک دسترخوان پر ہمارے گاؤں کے مولانا بڑے جاہ و جلالت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جن کی تعلیم صرف پکی روٹی تک ہے، جو ہر جمعہ مسجد میں یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا قصہ سنانا نہیں بھولتے۔ میری والدہ نے میرا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ میرا بیٹا پنجاب سے آیا ہے اس کے لیے بھی دعا فرمائیں! نجومی نے کہا! اماں! یہ فوجی لوگ ہیں ان پر ہماری دعائیں کم ہی اثر کرتی ہیں۔ مجھے یہ سن کر غصہ آیا۔ عصر کا وقت تھا، مسجد سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو رہی تھی کہ ادھر نجومی نے بلند آواز میں کیسٹ لگا دی کہ ”تو چیز بڑی ہے مست مست“ اور باہر جہالت میں ڈوبے تعلیم کی کمی کی وجہ سے لوگ واہ واہ کے نعرے لگا رہے تھے اور میں لوگوں کی جہالت پر افسوس کر رہا تھا کہ یار لوگوں نے کس طرح سادہ لوح عوام کو دبوچ رکھا ہے! اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ اگلی صبح ایک خبر جنگل کی آگ کی طرح گاؤں میں پھیل گئی کہ جواں سالہ نجومی نمبردار کی لڑکی کو بھگا کر لے جا رہا تھا کہ موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ نے دونوں کی جان لے لی۔ گاؤں میں ہر جگہ عورتیں ناک پر انگلی رکھ کر باتیں کر رہی تھیں کہ نجومی کا قصور نہیں، سارا قصور لڑکی کا ہوگا۔ یہ ہے لوگوں کی جہالت کی انتہا کہ نجومی کسی عزت پہ ہاتھ ڈالے تو قصور پھر بھی نجومی کا

نہیں لڑکی کا سمجھا جاتا ہے۔

اقبال مرحوم نے شاید ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا تھا:

ضمیر مغرب ہے تاجرانہ ضمیر مشرق ہے راہبانہ  
وہاں بدلتا ہے لُحظہ لُحظہ یہاں بدلتا نہیں زمانہ  
ایسی کایا پلٹی کہ.....

بلوچستان کی بوڑھی عورت نجمہ کسی اندرونی بیماری میں مبتلا ہو گئی، اس نے اپنے ہی جیسے ایک بوڑھے نجومی کو اپنی کایا پلٹنے کے لیے کہا تا کہ نجمہ اندرونی بیماری سے نجات حاصل کر سکے۔ لیکن بوڑھے نجومی نے نجمہ بی بی کی ایسی کایا پلٹی کہ اس نے خاوند کے پاس رہنے سے انکار کر دیا۔ معاملہ عدالت تک پہنچا اور ۳ نومبر کے قومی اخبار کے مطابق جج بڑھیا کو کہتا رہا کہ اپنی بیٹیوں کا خیال کرو۔ بیٹیاں بھی عدالت میں بیٹھی اپنی ماں کی منتیں، ساجتیں کرتی رہیں۔ بیٹے بھی ہاتھ جوڑتے رہے مگر بڑھیاں نہ مانی، اپنے خاوند چار بیٹوں اور بیٹیوں کو چھوڑ کر نجومی کے ساتھ چلی گئی۔

بقول بابا (صوفی) بلھے شاہ ء

ہن میں رانجھا رانجھا کر دی آپے رانجھا ہوئی  
آکھو میں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھے کوئی

ہاں! ایک نجومی کے پاس گئی.....

ایک قاری صاحب جو چند برس قبل فوت ہوئے ہیں۔ جن نکالتے تھے اور فیصل آباد میں ان کی رہائش تھی۔ ان کے پاس اکثر مریض آتے تھے۔ ایک روز ایک نوجوان عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں جس آدمی سے شادی کرنا چاہتی ہوں میرے گھر والے اس سے کرنا نہیں چاہتے۔ انھوں نے میری شادی کسی اور سے طے کر دی ہے اور دن بھی مقرر ہو گیا ہے۔ لہذا آپ کچھ کیجئے تاکہ میری شادی میرے آشنا سے ہو جائے۔ قاری صاحب کہنے لگے: اس سے پہلے تو کسی اور عامل کے پاس گئی تھی، عورت نے کہا: ہاں! ایک نجومی کے پاس گئی تھی، اس نے

کہا: اس کام کے لیے ایک ”خاص عمل“ کرنا پڑے گا اور ”عمل“ کے دوران تمہیں اپنا جسم میرے جسم کے ساتھ ملانا ہوگا۔ لہذا میں اس پر راضی ہو گئی اور وہ نجومی عامل اس خاص عمل کے بہانے مجھ سے مزے لوٹتا رہا اور جس مقصد کے لیے میں نے یہ سب کچھ کیا وہ پورا نہ ہو سکا۔ اس پر قاری صاحب نے کہا: آپ خواہ مخواہ اپنی زندگی برباد نہ کریں اور جائیں ہم اس سلسلے میں معذور ہیں۔ اس طرح کہ بیسیوں واقعات رونما ہوتے ہیں، لیکن بہت کم لوگ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

### ❁ آخر کار پول کھل گیا.....:

دس جولائی ۹۱ء کے نوائے وقت کے مطابق دس سال پہلے راولپنڈی کا ایک شخص عبدالغنی لاپتہ ہو گیا۔ دس سال کی تلاش میں ناکامی کے بعد گھر والوں کو یقین ہو گیا کہ وہ زندہ نہیں ہے، اس لیے انھوں نے عبدالغنی کی بیوی کا نکاح لعل دین سے کر دیا۔ ادھر نجومیوں نے عبدالغنی کی جائیداد اور اس کی بیوی کو ہتھیانے کے لیے ایک چال چلی۔

عبدالغنی سے ملتی جلتی شکل کے ایک نوجوان کو خوب گھر کی معلومات دیں، پھر مشہور کر دیا۔ عبدالغنی جولائے ہو گیا تھا مل گیا ہے۔ یہ شخص پانچ روز تک عبدالغنی بنا رہا اور اس کی آبروریزی کرتا رہا، آخر کار پول کھل گیا۔ یہ ڈرامہ رچانے والے پانچ معروف نجومیوں کو ایڈیشنل سیشن جج سید ممتاز حسین شاہ نے چار چار سال قید با مشقت اور بیس بیس کوڑوں کا حکم سنایا اور جعلی خاوند کو دس سال قید با مشقت کی سزا سنائی۔

### ❁ بابا جی کی کارستانی.....

چند دن پہلے عالموں، نجومیوں کی ستائی ہوئی ایک عورت کرائم رپورٹر سلمان جعفری کے پاس آئی جس کا مطالبہ تھا کہ اس کی لوٹی ہوئی رقم واپس دلوائی جائے۔ خاتون نے بتایا کہ اس کا اپنے شوہر کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے اور خدشہ ہے کہ وہ مجھے طلاق دے دے گا۔ وہ اخبار میں بنگلہ دیش سے آئے ایک بابا کے اشتہار سے متاثر ہوئی۔ جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ظالم شوہر ایک ہفتے میں سر پختا ہوا آ کے بیوی کے قدموں میں گر جائے گا۔ وہ بابا کے پاس گئی

اپنا مسئلہ بتایا۔ ۲۶ ہزار روپے فیس طے ہوئی لیکن ظالم محبوب کو نہ آنا تھا نہ وہ آیا۔ خاتون نے دوبارہ اس باباجی سے رابطہ کیا۔ دوسری ملاقات میں انکشاف ہوا کہ وہ تو باباجی کے نمائندے ہیں۔ اصلی باباجی دوسری جگہ بیٹھتے ہیں آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ خاتون اصلی باباجی کے پاس پہنچی۔ وہ خاتون کو دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو گئے اور مسئلہ سن کر کہا اب اس کام کی فیس ایک لاکھ روپے ہوگی اور تین دن میں مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر خاتون یہ نہیں کر سکتی تو دوسرا حل بھی ہے۔ خاتون اپنے شوہر سے طلاق لے کر باباجی سے شادی کر لے۔ باباجی نے عورت کو متاثر کرنے کے لیے کہا کہ تم میرے پاس پانچ گھنٹے بیٹھو اور دیکھو میں کتنی دولت کماتا ہوں؟ خاتون کے بقول وہ خوفزدہ تھی اور کسی زیادتی سے بچنے کے لیے چپ چاپ بیٹھی رہی۔ اسی دوران سات لوگ آئے جس میں سے تین نے ۱۴،۱۴ ہزار اور ۴ نے ایک ایک لاکھ فیس ایڈوانس دے کر اپنے کاموں کے لیے باباجی سے عمل کرنے کی درخواست کی۔ اس خاتون نے رپورٹر کو بتایا کہ وہ اس نجومی کے خلاف تحریری شکایت یا پرچہ ہرگز نہیں دے گی۔ کیونکہ انھوں نے غنڈے پال رکھے ہیں جو اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لیے جعفری صاحب اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے رقم دلوائیں۔ اتنے بڑے باباجی کے سامنے جعفری کا بھی کوئی بس نہ چلا اور معذرت کر لی گئی۔

### ❖ طاہر بچپن میں بہت ذہین تھا.....

صوفی پرگم سم بیٹھے ہوئے طاہر نذیر کی عمر ۳۰ برس سے زیادہ تھی مگر اس کے چہرے کی خاموشی اور اداسی تاثر دے رہی تھی کہ جیسے وہ اپنی عمر سے کئی گنا ظلم سہہ چکا ہو۔ اس کی سرخ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نمایاں تھے جیسے کئی دنوں کا تھکا ہو۔ پوری سو جھی ہوئی تھیں اور انگلیاں دیکھنے سے یوں لگتا تھا کہ جیسے ناخن کھینچنے کی کوشش کی جاتی رہی تھی۔ زخمی انگلیوں پر پٹیاں دیکھ کر اور بھی وحشت ہونے لگی تھی۔ ہاتھ پکڑ کر دیکھے گئے۔ ہتھیلیوں پر آبلوں کے نشانات تھے جو پھنسنے کے بعد آثار چھوڑ گئے تھے۔ ٹانگیں دیکھیں تو وہاں چھڑیوں سے نیل پڑے ہوئے تھے۔ اس سے بھی زیادہ نوجوان پر یہ ظلم کیا گیا کہ سلاخوں کو سرخ کوٹلوں پر گرم

کر کے جسم داغا جاتا رہا تھا۔ خوف کی چادر میں سایا طاہر نذیر سارے کمرے کے ماحول کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا تھا اور جب اسے اجنبی ماحول میں اپنائیت محسوس ہوئی تو وہ قدرے اطمینان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ جیسے اب اسے اٹھنے کی کوئی جلدی نہیں تھی۔ اس کے معالج نے جب اس کی کمر کو تپتہ پھایا تو وہ اور بھی پرسکون ہو گیا۔ ”بیٹا!“ یہ سب آپ کے دوست ہیں اور ملنے آئے ہیں۔ ڈرنے کی بات نہیں ہے۔ اس حوصلہ مندی کے بعد ماحول کی ساری اجنبیت ختم ہو چکی تھی۔ چائے کی ٹرالی پہنچی تو ماحول اتنا سازگار ہو چکا تھا کہ طاہر نذیر سے جب پوچھا گیا کہ اس پر اتنے مظالم کیوں کیے گئے؟ اس سے سوال پوچھنا ہی تھا کہ وہ خود بخود کھلتا گیا۔ اس کی زبان میں لکنت تھی مگر بات سمجھ آ رہی تھی۔

”میں بچن میں بہت ذہین تھا۔“ پڑھائی کے ساتھ گھر کے معمولی کام جیسے پنکھا مرمت کرنا، ٹیوب لائٹ اور موٹر سائیکل درست کرنا تو معمولی بات تھی۔ میٹرک ۵۶۵ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا تو پورے گھر میں خوشیاں دوڑ گئیں۔ مگر قسمت ساتھ نہ دے سکی اور عجیب وسوسوں کا شکار ہو کر رہ گیا۔ مجھے ڈیپریشن رہنے لگی، کسی پر اعتماد نہیں تھا، مگر دوسروں کو شک سے دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔ بہنوں کی الماریاں ٹٹولنا اور وہاں سے محبت نامے تلاش کرنا، احساس کمتری اور غصہ آ جانے پر جھگڑا کرنا اور برتن توڑنا عادت بن چکی تھی۔ والدین شادی کرنا چاہ رہے تھے مگر میں ذہنی طور پر پریشان تھا۔ آخر کار وہی ہوا جو گھر والے چاہتے تھے۔

شادی کے بعد بیوی سے جھگڑا رہنے لگا کیونکہ وہ فیشن کرتی تھی اور میں منع کرتا تھا۔ شادی کے بعد مرض بڑھتا ہی رہا اور محسوس ہوتا کہ جیسے چھوٹا پودا درخت بن چکا ہے۔ آہستہ آہستہ گھر والوں کو بھی میری فکر رہنے لگی۔ رشتے دار کہتے کہ چند سال پہلے جس لڑکی سے مگنی ٹوٹ گئی تھی اس کے گھر والوں نے تعویذ دھاگے کیے ہیں۔ محلے والے کہتے کہ لڑکے پر جنوں کا سایہ ہے۔ فوراً کسی اللہ والے کے پاس لے چلو، جتنے منہ اتنی باتیں تھیں۔ میں بیماری کو سمجھتا تھا اور گھر والوں کو نفسیاتی ڈاکٹروں کے پاس لے جانے کا کہتا رہتا، مگر میری ایک نہ چلتی

تھی۔ والدین ایک عامل سے دوسرے عامل کے پاس پہنچ جاتے اور وہ کبھی پیسے بٹور کر علاج سے معذرت کرتے رہتے۔ ایک عامل نے کالا بکرا مانگا تو وہ پیش کر دیا۔ دوسرے نے رقم لے کر کاغذ کے ٹکڑے کر دیئے اور ان کا دھواں دینے کا کہا گیا۔ ایک نجومی نے کہا لڑکا چھوڑ جاؤ جنوں کا علاج ہو جائے گا اور پھر رات بھر مجھے مارا جاتا رہا۔ چیخیں مارتا تو نجومی خوش ہوتا کہ جنوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دن ایسے ظلم سہتے ہوئے گزر گئے۔ آخری بار والدین فیصل آباد کے نزدیک علاقہ ٹھیکری والا لے گئے، جہاں تین نجومیوں نے گھیر لیا، والدین سے ۱۱۲۵ روپے بھی لیے اور مار پیٹ کے لیے مجھے وہیں چھوڑ جانے کا کہا گیا۔ تینوں نجومیوں نے میری ہتھیلیاں جلتی موم بتی کے اوپر رکھ دیں، جن سے چھالے پڑ گئے۔ اس دوران نام پوچھا جاتا رہا اور جب میں بتاتا کہ میں طاہر نذیر ہوں تو وہ کہتے کہ تم عیسائی جن ہو اور جھوٹ بولتے ہو۔ پھر ناگوں پر ڈنڈے مارے گئے اور پھر میرے سامنے کوئلے گرم کیے گئے، ان پر لوہے کی سلاخیں رکھی گئیں اور مجھے کہا جانے لگا کہ سلاخیں لگا دیں گے، بتاؤ کون ہو؟ میں تکرار کر رہا تھا کہ میں طاہر نذیر ہوں مگر عامل نہ مانے اور میرے جسم کو سلاخیں لگانے لگے۔ اس تشدد سے میری حالت غیر ہو گئی اور میں ڈیپریشن سے امینیا میں چلا گیا۔ جسم میں بے پناہ قوت محسوس ہونے لگی اور پھر میں نے نجومیوں کو اٹھا کر پھینک دیا، وہی سلاخیں انھیں لگا دیں جس سے ان کی دوڑیں لگ گئیں۔ موقع پا کر میں وہاں سے فرار ہو کر میوہ پستال شعبہ امراض نفسیات میں پہنچ گیا۔ جہاں سے مجھے پروفیسر ڈاکٹر آئی اے کے ترین کا ہاتھ مارا انھیں ریفر کر دیا گیا۔

بھارتی منشیات فروش.....:

دس اکتوبر ۲۰۰۳ء کے روزنامہ جنگ کے مطابق بھارتی منشیات فروشوں نے مسلمانوں کے مقدس مقامات اور زیارت گاہوں کو اپنی مذموم سرگرمیوں کی آماجگاہ بنالیا ہے اور اجیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین غریب نواز کی درگاہ شریف منشیات فروش ہندوؤں کا بڑا مرکز بن چکا ہے۔ بھارتی ہفت روزہ سنڈے نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اجیر میں واقع درگاہ شریف میں مستقل ذریعے ڈال رکھے



ہیں۔ ان کے بڑے بڑے منشیات کے تاجروں کے ساتھ گہرے رابطے ہیں، جو انھیں ہیروئن اور دیگر نشہ آور اشیاء فراہم کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نجومیت کا زہر بھی لوگوں میں پھیلا رہے ہیں۔ انھیں روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں۔ جس کی بدولت وہ ہر ناکارہ اور ان پڑھ مسلمانوں کو جادوگرگی اور عملیات سفلی کا ہندو وادھ رواج کے مطابق درس دیتے ہیں۔

### ۹ ہندو ازم کا چر بہ.....:

نجومیوں کی ٹھگ بازیاں تو پاکستان میں بڑے زور و شور سے جاری ہیں مگر اس نام نہاد مقدس پیشے کی آڑ میں ہندو جاسوسوں کو بھی گل کھلانے کا موقع مل گیا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ سولہ سال سے ایک نجومی ریلوے اسٹیشن (لاہور) پر موجود تھا۔ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کے نوائے وقت کے مطابق بڑے بڑے افسر اسے اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتے اور مستقبل کی نویدیں سننے کے منتظر نظر آتے۔ افسران نے نجومی کو قسمتوں کو سنوارنے والا سمجھا تھا۔ جو بعد میں بھارتی جاسوس نکلا اور اس مشکل کشا بھکاری کو گرفتار کر لیا گیا۔ نام نہاد نجومیوں کا یہ کاروبار ہندو ازم کا چر بہ ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے اہل پاکستان اس نام نہاد دھندے میں پھنس جائیں تاکہ پاکستانی فوج اور پاکستانی دفاع ہندوؤں کے ہاتھوں میں آجائے۔

### ۱۰ دریا پر چلہ کا ٹٹا ہے.....:

یہ نوسر باز عامل اور نجومیوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ کام کروانے اور لوٹنے کے مختلف طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ نجومیوں کی بڑی تعداد اپنے پاس پھنسے سادہ لوگوں کو یہ کہتی ہے کہ چونکہ آپ کے کام کے لیے دریا پر چلہ کا ٹٹا ہے اور ہوائی چیزوں کی خوراک کی ضرورت ہے۔ لہذا ایک بکرے کے جتنے پیسے بنتے ہیں وہ قیمت ادا کریں۔ اس طریقے سے وہ آٹھ یا دس ہزار روپے تک ہٹا لیتے ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے لیے علیحدہ سے پمفلٹ تیار کیے جاتے ہیں۔ جس میں عورتوں کو بتایا جاتا ہے کہ آپ کے ہاں اولاد تب ہوگی کہ جب تم الوؤں کے خون سے لکھے گئے تعویذ کو استعمال کرو گی یا رات کو قبرستان میں جا کر اکیلی نہاؤ گی۔

## ❁ اُلو کی اذیت ناک ہلاکت.....

نام نہاد نجومیوں کے ستم کا انسانوں کے بعد سب سے بڑا نشانہ اُلو ہے۔ ویرانوں میں رہنے والے اس پرندے کے بارے میں عالموں نے یہ بات پھیلا دی ہے کہ الو کے خون سے لکھی گئی جادوئی تحریر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ نجومیوں کے ہاتھوں الو کی ہلاکت بھی بڑی اذیت ناک ہوتی ہے۔ محکمہ اسناد نے اس جانب توجہ ہی نہیں دی۔ ایک قسم کے جادو کے لیے الو کے بازو کے پڑپاؤں اور چونچ کالے دھاگے سے باندھ کر تڑپ تڑپ کر مرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جبکہ مختلف اوقات میں تعویذ لکھنے کے لیے اس کی ٹانگ میں بار بار زخم لگایا جاتا ہے۔ چھ سات بار خون نچوڑنے کے بعد الو مر جاتا ہے۔ مرنے سے پہلے زندہ الو کی آنکھیں نکال کر کپڑے میں ڈال کر لٹکا دی جاتی ہیں اور خشک ہونے پر شراب میں پیس کر سرمہ بنا کر دیا جاتا ہے اور یہ جھانسا دیا جاتا ہے کہ اسے روزانہ آنکھوں میں لگانے والا سات روز کے بعد جنس مخالف کو زیر کر کے اپنے مقاصد پورے کرے گا۔ الو کی ہڈیوں کو جلا کر سفوف بنایا جاتا ہے جو مہینا جادو کی تحریر لکھنے میں کام آتا ہے۔ تاہم اتنا کچھ کرنے کے بعد لوگوں کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ اپنا مال و ایمان سب کچھ لٹا بیٹھتے ہیں۔

## ❁ خصوصی کیبن.....:

عالموں اور نجومیوں کو اپنا نو سر بازی کا کاروبار شروع کرنے کے لیے کسی قسم کی اجازت نہیں لینا پڑتی اور یہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے مکروہ دھندے کو دیدہ دلیری سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان عالموں اور نجومیوں کی بڑی تعداد جنسی بھیڑیے کا کردار ادا کرتی ہے جو خواتین نافرمان شوہروں کو راہِ راست پر لانے کے لیے رجوع کرتی ہیں یا جن لڑکیوں کو اچھے رشتے نہیں مل رہے ہوتے وہ انھی نو سر بازوں کے ہتھے چڑھ جاتی ہیں اور اپنی عادت کے مطابق پوری سٹوری سنا دیتی ہیں۔ جھوٹے عامل انھیں اسی بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ جو عمل کریں گے اس سے نہ صرف شوہر راہِ راست پر بلکہ لڑکیوں کو اچھے رشتے بھی مل جائیں گے اور وہ ساری زندگی عیش کریں گی۔ معصوم نوجوان

لڑکیاں اپنے اچھے دنوں کی آس میں ان جنسی بھیڑیے نجومیوں کے چکر میں آ کر اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتی ہیں۔ اب تک سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیاں ان بدکاروں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ اپنی عیاشیوں اور معصوم لڑکیوں کی زندگیاں برباد کرنے کے لیے ان جھوٹے عاملوں نے اپنے دفاتر میں خصوصی طور پر یکین بنوار کھے ہوتے ہیں جہاں صرف خواتین کو جانے کی اجازت ہوتی ہے۔

✽ بندر اور کتے کی ہڈیاں.....

نجمی اور عامل ان کی ضعیف الاعتقادی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ہر آنے والے گاہک کو مطمئن کرنے کے لیے آگ جلا کر دھونی دینا، جنات اور بدروحوں کو بھگانا، خونی نقش و تعویذات، رنگین دھاگے خصوصی طور پر کالا ڈور یا کالا بکرا اور مرغی، مردہ انسانوں کی کھوپڑیاں، ہڈیاں، ہانڈیاں، قبروں کی مٹی، جانوروں کے بنجر اور پنچے، سیپ کے موتی، بکرے کی سریاں، تکلے، لکیں، سلاخیں، کافور، کنویں کی مٹی، کورے مٹکے، گائے بھینس کا گوشت، الو کا گوشت اور چیلوں کوون کے پر سویاں، کالے کبوتر، بندر اور کتے کی ہڈیاں، گندے جوہڑ کا پانی اور مٹی بیر اور بڑھ کے درختوں کے پتے۔ کالا علم اور سفلی علم جیسی نادیدہ اور زیبا حرکات کے مصادر بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں تاکہ آنے والا گاہک ہماری ہر ہر اد پر داد دے اور ہماری باتوں سے متاثر ہو کر لوگوں میں نجومیت کی دھاک بٹھائے۔

✽ پرچی جوالگانے کے لیے نمبر.....

نوسر باز نجومی اور عامل جوئے میں کامیابی کا جھانسدے کر بھی نوجوانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق غربت بے روزگاری اور معاشی مسائل نے نوجوان نسل کو جوئے کی طرف راغب کر دیا ہے۔ جعلی عامل میچوں پر جو، پرچی جو، تاش جو، اور گھڑ ریس پر رقم لگانے کے بعد بھاری منافع دلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکے نجومیوں کو بڑی مشکل سے رقم اکٹھی کر کے دیتے ہیں تو نجومی پرچی جوالگانے کے لیے نمبر دے دیتے ہیں جبکہ میچوں پر جوالگانے کے لیے کسی ایک ٹیم کی نشاندہی کرتے ہوئے اس

پر شرط لگانے کا کہہ دیتے ہیں۔ نو جوان لڑکے اندھا دھند نجومیوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو پہلے سے ہی رقم دے تو دیتے ہیں لیکن انھیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔

✽ پندرہ سالہ لڑکا قبر سے باہر.....

ایک شخص نے عملیات کے ذریعے ایک جن کو مخر کر رکھا تھا۔ اسے پرانی قبر کے نیچے چھپا کر اس سے جو چاہتا کھلواتا اس چیز نے اسے عوام میں صاحب کرامت مشہور کر رکھا تھا اور اکثر جہلاء اس کے دام فریب میں گرفتار تھے۔ ایک روز عبداللہ شاہ بلوچ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا مجھے کوئی کرامت دکھائیے یا میں دکھاتا ہوں۔ تب آپ کو میرا مرید ہونا پڑے گا۔ میں مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ انھیں میانی کے قبرستان لے جا کر کہنے لگا بتلایئے کون سامردہ زندہ کروں؟ آپ نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا: یس اندر سے آواز آئی: والقرآن الحکیم کہنے لگا دیکھیے مردہ زندہ ہو گیا۔

شاہ صاحب نے قبر پر پاؤں دبا کر فرمایا جو شخص قبر کے اندر چھپا ہے وہ باہر آ جائے۔ اسی وقت ایک پندرہ سالہ لڑکا قبر سے باہر آ گیا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا: میں جن ہوں اور کئی سالوں سے اس شخص کی قید میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے حکم سے آزاد کرتا ہوں اور اس شخص کے عمل تخیر کو باطل کرتا ہوں، جن اسی وقت غائب ہو گیا اور نجومی منہ تکتا رہ گیا۔

✽ ایف ایس کی طالبہ.....

بے باک صحافی محترم عابد تہامی کہتے ہیں کہ ایک پروفیسر کے ظلم کی چکی میں پسے والی خاتون..... بی بی سے ہم نے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا بھی اب اس کا کیا فائدہ؟ آپ اخبار میں لکھیں گے، اس سے ہمارے خاندان کی کیا عزت رہے گی؟ ہم نے وعدہ کیا کہ ہم آپ کے نام سے کوئی چیز نہیں چھاپیں گے، آپ ہمیں اپنی کہانی سنائیے تو وہ خاتون بڑی درد بھری اور دل سوز آواز میں بولی! بس بھی۔ میری بیٹی نہ امتحان میں پاس ہوئی نہ وہ ڈولی چڑھ سکی۔ ہم نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگی میری بیٹی کئی جب مگنی ہوئی تو وہ اس وقت فرسٹ ایئر ایف

ایس سی کی طالبہ تھی۔ اس کے سرال والوں نے کہا شادی اس وقت ہوگی جب لڑکی ڈاکٹر بن جائے گی۔ یہ ایف ایس سی کے امتحان کے دنوں کی بات ہے اس نے دودفعہ امتحان دیا مگر ناکام ہوگئی۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ ہم نے سمجھا شاید ہماری بیٹی پر کسی نے جادو ٹونہ کر دیا ہے۔ بڑی سوچ و بچار کے بعد میں اور میری بیٹی ایک پروفیسر کے پاس گئی جو جادو ختم، ٹونا ختم پہلی ہی ملاقات میں کامیابی کا وعدہ کیا۔ ہم نے بھی ساری کہانی سنا ڈالی۔ اس نے کہا ۱۲ ہزار روپے خرچ کریں تو آپ کا کام ہو جائے گا۔ بیٹی کے مستقبل سے کوئی چیز میرے لیے عزیز نہ تھی۔ میں نے ۱۲ ہزار روپے ادا کر دیئے۔ اس پروفیسر نے ایک وظیفہ بتایا یہ پڑھیں، بچی کو امتحان میں یقیناً کامیابی ہوگی، لیکن میری بیٹی نہ امتحان میں پاس ہوئی نہ وہ سہاگن بن سکی۔ یہ کہنا تھا کہ اس خاتون نے زارو قطار روٹنا شروع کر دیا۔ کیا آپ نے پیسوں کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا؟ کئی بار میں اس پروفیسر کے پاس گئی اور کہا کہ تم نے کہا تھا کہ اگر کام نہ ہو سکے تو پیسے واپس کر دوں گا۔ پہلے وہ ٹالتا رہا، پھر اس نے کہا: اے بی بی! آپ اچھے گھرانے سے معلوم ہوتی ہیں اس لیے آپ چلی جائیں۔ جب پیسے ہوں گے دے دوں گا..... ورنہ..... اس کے بعد اپنی عزت کا خیال کرتے ہوئے میں نے پھر پیسوں کا تقاضا نہیں کیا۔

۱۲ مہینا پورا ہو گیا.....

ابن خلدون کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کا ذکر ہے، جب سلطان ابوالحسن کی فوج پر عربوں کا غلبہ ہوا تو قیروان میں سلطان محصور ہو گیا۔ عام طور سے فریقین میں بے چینی پھیل گئی تو اس زمانہ میں اکثر نجومیوں نے آئندہ کے لیے اپنے اپنے قیاس کے موافق حکم لگائے، جب ان میں سے ایک بھی سچ نہ نکلا تو شعراء نے اسی بے چینی میں قصائد لکھے اور نجومیوں کی خوب جھوکی یہاں میں ابوالقاسم رومی اندلس کے چند اشعار لکھتا ہوں جو لطف سے خالی نہ ہوں گے۔

یارا صد الخنس الجواری	مامعلت هذه اسماء
مطموتوا وقد زعم	انکم اليوم املیاء
مرخمیس علی خمیس	وجاء سبت و اربعاء

نصف عشر ثانی و ثالث صمہ القضاء

یعنی اے نجومیو! بتاؤ تو یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم تو دعوے کرتے تھے کہ یہی ایک آدھ دن کی مصیبت ہے۔ یہاں تو پنجشنبہ اور شنبہ پر شنبہ گزرتا چلا جا رہا ہے لیکن حالت نہیں بدلتی۔ آدھا مہینا گزرا، دو عشرے ہوئے، تیسرا عشرہ گزر کر مہینا پورا ہو گیا مگر تمہارا ایک حکم بھی سچ نہ نکلا تم جاہل ہو یا علم ہی بے حقیقت ہے۔ ہمیں اب یقین ہو گیا ہے کہ قضائے الہی کس طرح نہیں مل سکتی۔ اس لیے ہم بہ تقدیر الہی راضی ہیں۔ چاند سورج کے جھگڑے تمہیں مبارک ہوں۔ ہمارے نزدیک تو یہ تمام ستارے مشیت ایزدی کے بندے ہیں۔ مشیت ان پر حکم کرتی ہے اور یہ ستارے کچھ نہیں کر سکتے۔

### ❁ ایک ”پرہیزگار“ نجومی کا قصہ.....

یہاں میں آپ کو بہت نیک اور پرہیزگار نجومی کا واقعہ سناتا ہوں تاکہ آپ اس قسم کے لوگوں سے بچ جائیں ان کے چنگل سے نکلنے میں آسانی ہو۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہمارے گھر کسی نے تعویذ دبائے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ہم بہت سی مشکلات میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں نے فلاں نجومی کی خدمات حاصل کی ہیں جو بہت نیک اور پرہیزگار ہیں۔ میں نے کہا: جس دن نجومی صاحب نے آنا ہو مجھے ضرور بلانا کیونکہ میں شعبہ بازی کے تمام طریقوں سے واقف تھا، میں نے سوچا کہ اگر کوئی نوسر باز ہوگا تو اسے پکڑنے میں آسانی ہوگی اور میرا یہ دوست اس کی بھاری فیس سے بچ جائے گا۔ جس دن نجومی صاحب تشریف لائے میں بھی موقع پر پہنچ گیا۔ نجومی صاحب کیسے پکڑے گئے؟ وہ کیا کمال کرتے تھے؟ اس کی تفصیلات آپ کی تفریح اور علم میں اضافے کا باعث بنیں گی۔ نجومی صاحب کا طریقہ کاریہ تھا کہ جس گھر سے تعویذ نکالنے ہوتے وہ سب سے پہلے اس گھر میں وضو کر کے دو نفل رکعت ادا کرتے پھر اور جائے نماز پر بیٹھ جاتے۔ نجومی صاحب کے سر پر ایک بڑی دستار اور کندھوں پر چادر ہوتی۔ اس چادر کو وہ اس طرح اوڑھتے کہ ان کی پگڑی چادر میں چھپ جاتی۔ اس کے بعد وہ عمل کا آغاز کرتے۔ قرآنی آیات

کثرت سے پڑھتے تمام گھروالوں کی دوڑیں لگوا دیتے کہ فلاں کرے فلاں کونے میں دیکھو کہیں تعویذ تو نہیں پڑے۔ غرض پورے گھر میں بھونچال آ جاتا۔ جب کہیں سے تعویذ برآمد نہ ہوتے تو گھروالوں سے کہتے کہ ان تعویذوں کو موکلات کے ذریعے حاصل کرنا پڑے گا۔ یہ اس طرح نہیں سمجھیں گے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ دو رکعت نفل کے لیے کھڑے ہو جاتے اور اپنی چادر کو اچھی طرح جھاڑتے کہ گھروالوں کو تسلی ہو جائے کہ اس میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔ پہلی رکعت میں وہ اپنے جسم اور چہرے کی حرکات و سکنات سے اس قسم کی اداکاری کرتے کہ دیکھنے والوں کو یقین ہو جاتا کہ سچ مچ کوئی جن حاضر ہو رہا ہے۔ دوسری رکعت میں وہ اپنے جسم پر شدید قسم کی کپکپی طاری کر لیتے۔ جب وہ آخری سجدے کے بعد سلام پھیرتے تو تعویذ خود بخود ان کے ارد گرد ہی کہیں زمین پر حاضر ہوتے۔ یہ تعویذ مٹی میں دبائی ہوئی گڑیا کی شکل کے ہوتے اور ان میں لوہے کی سوئیاں پیوست ہوتیں۔ نجومی صاحب سلام پھیرنے کے بعد گھروالوں سے انجان بن کر پوچھتے کہ دیکھیں کہیں تعویذ آ کر تو نہیں گرے۔ گھروالے فوراً بتا دیتے کہ نجومی صاحب تعویذ وہ سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ نجومی صاحب ان گڑیا نما تعویذات کو پکڑتے اور گھروالوں سے کہتے کہ میرے موکلات نے بڑی محنت سے انھیں زمین سے نکالا ہے۔ کسی حاسد نے چوری چھپے تمہیں تباہ کرنے کے لیے انھیں زمین میں دبایا تھا۔ آپ جلدی سے کوئی تیز چھری یا بلیڈ لے کر آئیں تاکہ اس کے اندر بھی اگر کچھ رکھا ہو تو اس کا توڑ کیا جاسکے۔ جب تیز قسم کے بلیڈ سے اس گڑیا نما تعویذ کی چیر پھاڑ کی جاتی تو اندر سے قسم قسم کے تعویذ برآمد ہوتے تو نجومی صاحب بتاتے کہ یہ تو اب اور ڈیٹ ہو گئے ہیں۔ یعنی ان کی تاریخ ختم ہو گئی ہے۔ اگر میں انھیں بروقت نہ نکالتا تو بہت نقصان ہوتا۔ اگر ان کی مدت ختم نہ ہوتی تو ان کا علاج ۵۰۰ روپے میں ہو جانا تھا مگر اب اس کے زہریلے اثرات دور کرنے کے لیے مجھے بہت محنت کرنا پڑے گی۔ اگر آپ اپنی سلامتی چاہتے ہو تو آپ کو ۲۱۰۰ روپے ادا کرنا ہوں گے۔ گھروالے اپنی جان بچانے کے لیے ۲۱۰۰ روپے دینے پر بآسانی آمادہ ہو جاتے۔ یہ تمام باتیں اور اس کے علاوہ عامل صاحب کی کرامات کافی



تفصیل سے مجھے میرے دوست نے آگاہ کیا ہوا تھا۔ اس لیے جب نجومی صاحب نے یہی ڈرامہ میرے دوست کے گھر میں شروع کیا تو مجھے شک گزرا کہ اصل کمال نجومی صاحب کی دستار کا ہے جو انھوں نے رعب و دبدبے کے لیے سر پر باندھی ہوئی ہے۔ ہونہ ہو وہ گڑیا نما تعویذ اس میں چھپا کر لاتے ہوں گے۔ نجومی صاحب نے میرے دوست کے گھر بھی وہی مراحل طے کیے جو بیان ہو چکے ہیں۔ جب عامل صاحب اس مقام پر پہنچے کہ تعویذ کسی نے زمین میں گہرے دبائے ہوئے ہیں اور انھیں موکلات کے ذریعے حاضر کرنا پڑے گا اور نجومی صاحب دو رکعت نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو میں نے آنکھ بچا کر پانی کے ٹل سے لوہے کا چھوٹا سا زنگ آلو دکھڑا توڑ کر نجومی صاحب کی دستار پر پھینک دیا نجومی صاحب چونکے کہ میری دستار پر کیا گرا ہے، میں نے کہا کہ عامل صاحب آپ کی پگڑی پر چھپکی گری ہے۔ نجومی صاحب نے بدحواس ہو کر ادھر ادھر ہاتھ مارا تو ان کی دستار میں سے تین گڑیا نما تعویذ جو مٹی میں اٹے ہوئے تھے نیچے گر گئے۔ عامل صاحب نے نہایت چالاکی کے ساتھ ان پر چادر ڈالی اور قمیض کے نیچے ان کو چھپا لیا۔ یہ عمل انھوں نے اتنی تیزی سے سرانجام دیا کہ گھر والوں کو اس کا علم نہ ہوسکا۔ اس کے بعد انھوں نے نفل ادا کیے اور ساتھ ساتھ تمام اداکاری کا مظاہرہ کیا۔ سلام پھیرنے کے بعد انھوں نے گھر والوں سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پر کسی نے کوئی تعویذ نہیں کیا۔ آپ کو وہم ہے۔ اس لیے اللہ کا شکر ادا کریں۔ میں بڑے صبر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے گھر والوں کو کہا کہ نجومی صاحب نے تعویذ نکال لیے ہیں لیکن معلوم نہیں کہ تمہیں کیوں نہیں دے رہے؟ اگر ان کی قمیض کے نیچے سے تین گڑیا نما تعویذ نہ نکلے تو میں دس ہزار روپے جرمانہ ادا کروں گا۔ گھر والوں کے مجبور کرنے پر عامل صاحب کو تعویذ نکالنے پڑے اور نجومی صاحب کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ پھر میں نے اپنے دوست کو نجومی کی اصل حقیقت کے بارے میں آگاہ کیا تو نجومی صاحب کہنے لگے کہ گھر آئے ہوئے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتے، بجائے اس کے وہ شرمسار ہوتے انھوں نے گلے شکوے شروع کر دیئے۔ بہر حال میرا دوست ان کے ہاتھوں لئے سے بچ گیا اور نجومی کی بزرگی میں چھپا ہوا اصل چہرہ

اس کے سامنے آ گیا۔

❦ اللہ اللہ کر کے اکیسویں رات آئی.....

میں نے اپنی طبیعت کے ہاتھوں بہت نقصان اٹھائے ایک ایسی چیز جو اب میری زندگی کا حصہ بن چکی ہے کہ اس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا مگر اس کے بغیر مجھے کسی پل چین نہیں مل سکتا، صرف رمضان المبارک ایسا بابرکت مہینا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر عطا ہو جاتا ہے۔ اس عرصے میں میرے اور اس کے درمیان کچھ دیر کے لیے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں تمباکو کے پتوں والے زہریلے پان جو میں بہت زیادہ تعداد میں کھاتا ہوں۔ ایک ضد تو میری عملیات پر عبور حاصل کرنے کی تھی، دوسرا پان کھانے کا شوق میرے سر پر سوار تھا۔ میرا ذہن بہت تیز تھا مگر ان نامرادوں کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گیا۔ مجھے دماغی کمزوری کا احساس ہونے لگا، میں نے بہت دوائیاں استعمال کیں، کبھی طاقت کے انجکشن لگوائے اور کبھی پامردی کی گولیاں حلق سے اتاریں۔ یہ سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود مجھ سے پان نہ چھوٹ سکے۔ میں نے کئی بار پان کھانے کی عادت کو ترک کرنے کا ارادہ کیا لیکن میری یہ عادت اتنی پختہ ہو چکی ہے کہ سوائے کسی معجزے کے موت کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آج بھی میں جب تک بارہ چودہ پان نہ کھالوں مجھے سکون نہیں آتا۔ اب ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو پان کھانے کے شوق میں میرے تجربے میں آیا۔ ایک پان فروش جس کو سب لوگ بھیا کہتے تھے، میرا دوست بن گیا۔ اسے بھی عملیات سیکھنے سے بہت لگاؤ تھا۔ میں جب بھی پان کھانے کے لیے اس کے پاس جاتا وہ عملیات کے موضوع پر کسی نہ کسی سے گفتگو کرتا۔ عملیات پر بحث مباحثہ اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ میں نے ایک دن رازداری سے اس سے بات کی کہ آپ کی نظر میں کوئی ایسا عامل ہے جو کوئی اچھا سا عمل کروادے۔ وہ کہنے لگا کونسا عمل کرنا ہے؟ میں نے کہا: کوئی بھی ہو جائے۔ چاہے نوری ہو، کالا ہو یا سفلی ہو، میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اس نے مجھے ایک عامل کا پتہ بتایا، جو ایمن آباد شہر میں رہتا تھا اور موچیوں کا کام کرتا تھا۔ ہم دونوں ایک دن پروگرام بنا کر اس عامل کی محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس عامل کے ساتھ بھیا کا اچھا تعلق تھا۔ اس نے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا: صوفی صاحب یہ میرے دوست ہیں، انھیں کوئی اچھا سائل کروادیں۔ کشف حاصل کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ دربار پر دو زنانوں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے آدھ گھنٹہ تک درود پاک پڑھنا تھا۔

میں نے ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دربار پر جا کر درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ چند منٹ بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا سارا جسم پھیل کر موٹا اور لمبا چوڑا بنتا جا رہا ہے۔ میں نے آنکھیں کھول دیں تو سارا منظر غائب ہو گیا۔ ہم دونوں واپس عامل کے پاس آئے، میں نے انھیں تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ وہ کہنے لگے آپ کو اجازت مل گئی ہے۔ عمل کا طریقہ کار اور وظیفہ بتانے سے پہلے انھوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل کالے علم کا ہے اس کو کالا پاک کہتے ہیں۔ اس عمل میں کامیابی کی صورت میں ہر وقت با وضو رہنا پڑتا ہے۔ ایک جوڑا پاک صاف کپڑوں کا اور ایک لوٹا پانی کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا ضروری ہے تاکہ کہیں جاتے ہوئے راستے سے کپڑوں پر گندے چھینے پڑ جائیں تو اسی وقت حصار کھینچ کر کپڑے تبدیل کرنے ہوں گے۔ اسی طرح پیشاب، سونا، کھانا پینا بھی اپنے ارد گرد دائرہ لگا کر کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ سفر پیدل کرنا ہے۔ چاہے ۱۰۰ میل کا ہوتا ننگے اور گاڑی پر نہیں بیٹھنا۔ اگر تانگے پر بیٹھو گے تو پیہ لٹ جائے گا اور اگر گاڑی پر بیٹھو گے تو اس کا ٹائر پتھر ہو جائے گا۔ میں نے اس کی حامی بھری، پھر انھوں نے مجھے عمل لکھ کر دے دیا اور تاکید کی کہ اس کو یاد کرنے کے دوران بھی حصار کھینچ لینا ہے۔ حصار کے بغیر ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لانا، ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جاؤ جا کر اس عمل کو یاد کرو۔ تین چار دن بعد میں خود تمہارے گھر آؤں گا۔ میں نے ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا، چار دن بعد وہ خود ہمارے گھر آئے۔ میں نے حسبِ توفیق ان کی خدمت کی۔ انھوں نے مٹھائی بہت خوش ہو کر کھائی، اس کے بعد فرمانے لگے کہ تمہیں موکلات نے قبول کر لیا ہے۔ یہ مٹھائی میں نے کم اور موکلات نے زیادہ کھائی ہے۔ تم باقاعدہ عمل کرنے سے پہلے مجھے ۳۲ روپے ۱۰ آنے موکلات کے لیے

کڑاہی کی رقم ادا کرو۔ میں نے اسے رقم ادا کر دی اور اسی رات عمل شروع کر دیا۔ یہ ۲۱ دن کا عمل تھا جو سحری کے وقت اٹھ کر گھر میں ہی کرنا تھا۔ ان دنوں رمضان المبارک کا مہینا تھا، عمل شروع کرنے کے تین دن بعد جمعہ المبارک آ گیا۔ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عامل صاحب سے ملنے کے لیے ان کے شہر پہنچ گیا۔ اس دن کا زیادہ حصہ ان کے پاس گزرا۔ اسی دوران جمعہ کی نماز کا وقت بھی ہوا لیکن نہ انھوں نے خود جمعہ کی نماز پڑھی اور نہ ہی مجھے حکم دیا۔ جب چار بجے سہ پہر کا وقت ہوا تو میں اجازت لے کر واپس آ گیا۔ عمل کرنے کے بعد میں نے مسلسل ان سے رابطہ رکھا۔ ہر جمعہ کو میں ان کے پاس حاضر ہوتا اور اپنی کارگزاری سے آگاہ کرتا۔ اسی دوران عامل صاحب موکلات کی کڑاہیوں کے پیسے بٹورتے رہے۔ کبھی انھوں نے ۲۰ روپے ۱۰ آنے کا تقاضا کیا، کبھی ۳۶ روپے ۱۰ آنے کا اور کبھی ۴۰ روپے ۱۰ آنے کا۔ میں ان کی خواہش کے مطابق ان کو رقم ادا کرتا رہا۔ اللہ اللہ کر کے اکیسویں رات آئی۔ اتفاق سے صبح عید کا دن تھا۔ مجھے اس رات اتنی سخت نیند آئی کہ میری وقت مقرر پر آنکھ نہ کھل سکی اور یہ رات عمل کے بغیر گزر گئی۔ تین چار دن بعد عامل صاحب میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے ہاں بھائی عمل پورا ہو گیا۔ میں نے انھیں ساری حقیقت بتادی کہ میری آنکھ نہ کھل سکی اور وہ رات بغیر عمل کے گزر گئی۔ عامل نے میری بات سن کر رونا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک روتا رہا اور شکوے کرتا رہا کہ میں نے تمہیں بہت بہادر سمجھ کر وظیفہ بتایا تھا، نہ ہی میرے باپ دادا نے اتنی آسانی سے آج تک کسی کو یہ وظیفہ بتایا تھا اور نہ ہی میں نے تمہیں بہت کچھ سمجھا تھا، تم نے میری ساری محنت خاک میں ملا دی۔ وہ کہنے لگا: اب میری کڑاہی ۵۰ روپے ۱۰ آنے کرو اور میں واپس جاؤں قصہ ختم۔ میں نے انھیں رقم ادا کی اور وہ چلے گئے۔ یہ عمل پورا نہ ہونے کے بعد جب میں نے غور کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت بڑے خبیث عمل سے بچالیا۔ شوق سے میری عقل ماری گئی اگر میں اس عمل میں کامیابی حاصل کر بھی لیتا تو اس کی شرائط پر اتنا میرے لیے مشکل کام تھا۔ کسی بھی وقت شرائط میں معمولی کوتاہی پر مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑتے۔

## ❁ بازاری کتب میں درج وظائف سے عجیب و غریب انکشاف.....

شاید ابھی تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا جس کی مدد سے کسی عامل کا حل یا پیشہ ور عامل کی پہچان آسانی کے ساتھ کی جاسکتی ہو۔ اگر کسی کتاب میں عامل کی فوری شناخت کا کوئی مجرب نسخہ درج ہوتا ہے تو کم از کم میرے ساتھ یہ اذیت ناک واقعہ پیش نہ آتا جس کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ پراسرار علوم پر تحقیق کے آغاز کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میرے ایک قریبی عزیز نے مجھے بتایا کہ ہم پر کسی نے بہت سخت جادو کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ اگر ہو سکے تو اس سلسلے میں میرے ساتھ کچھ تعاون کرو۔ ان دنوں نہ تو عملیات کے اسرار و رموز سے کچھ آگاہی تھی اور نہ ہی کبھی عملیات کو پرکھنے کا موقع ملا تھا۔ اس لیے میں اپنے عزیز کے ہمراہ ایک ماہر عامل کی خدمت میں حاضر ہوا جو میرے جاننے والے تھے اور اپنے کمالات کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔ میرے عزیز نے عامل صاحب کو تمام حالات بتائے۔ عامل صاحب نے بہت سوچ و بچار کے بعد جادو کے توڑ کا جو عمل بتایا اس کو کرنا میرے عزیز کے بس کی بات نہیں تھی۔ مگر عامل نے یقین دہانی کرائی کہ اگر ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا جائے تو جادو کے اثر کو ختم ہونے کی مکمل ضمانت دیتا ہوں۔ یہ ایک مشکل ترین عمل تھا، جس میں اکیس دن بلا ناغہ نماز فجر سے پہلے ایک تعویذ کسی ایسے چوراہے پر جلانا تھا جہاں کم از کم ایک گھنٹہ بعد بھی کسی شخص کا گزرنہ ہو۔ اس احتیاط کا مقصد یہ تھا کہ اس تعویذ کے اثرات بد میں کوئی دوسرا بلا وجہ مبتلا نہ ہو جائے۔ اس عمل میں یہ بھی شامل تھا کہ جب نماز فجر سے پہلے تعویذ جلانے کے لیے گھر سے نکلیں تو نہ ہی راستے میں کسی سے بات کرنی ہے اور نہ کسی کی پکار پر پیچھے مڑ کر دیکھنا ہے۔ جبکہ عامل نے یہ بھی وضاحت کر دی کہ اس عمل کو کرنے والا مختلف خطرات سے دوچار بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً: تعویذ جلانے والے کو جنات ہر طرح سے روکنے کی کوشش کریں گے، اسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی برداشت کرنا ہوں گی اور اگر تعویذ جلانے والا ڈر گیا یا اس نے کسی کی پکار پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو نتیجہ کچھ بھی نکل سکتا ہے۔ ہم یہ عمل سن کر چپ چاپ واپس آ گئے کہ سوچ کر جواب دیں

گئے۔ میں نے اپنے عزیز سے دریافت کیا کہ کیا ارادہ ہے؟ تو وہ کسی صورت اس عمل کو کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ مجھے اس عمل کو کرنے کا تجسس پیدا ہوا اور امید کی کرن نظر آئی کہ شاید اس طرح ہی میرے عزیزوں کو پریشانی سے نجات مل جائے۔ میں نے اس کے لیے کوئی متبادل راستہ تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لیے عامل صاحب سے رابطہ کیا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ اگر کسی دوسرے شخص کے ذریعے اس عمل کو کرایا جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں تو اس پر عامل صاحب نے کہا کہ جادو والے گھر کے افراد کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص ان کے لیے یہ عمل کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ تعویذ کو ان کے گھر سے لے کر جائے اور چوراہے میں جلانے کے بعد دوبارہ ان کے گھر کی دہلیز تک آئے تو عمل میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

اس اجازت کے بعد میں نے ایک قریبی دوست محمد خان سے اس پریشانی کا ذکر کیا تو انھوں نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ چاہے جو بھی ہو جائے میں ان شاء اللہ اس کام کو کروں گا۔ حالانکہ میں نے انھیں تمام خطرات سے آگاہ کر دیا جو اس عمل کو کرنے کے دوران پیش آ سکتے تھے۔ مگر انھوں نے کمال مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی حامی بھر لی۔ خان صاحب کی ہاں سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ ہماری جگہ وہ قربانی دیں گے۔ مگر جادو ٹونے کے علاج کے لیے مذکورہ عمل ہمارے لیے کسی آزمائش سے کم نہ تھا۔ کیونکہ نماز فجر سے پہلے منہ اندھیرے کسی اجنبی شخص کا بلا ناغہ کسی کے گھر جا کر تعویذ وصول کرنا اور پھر دوبارہ واپس بھی آنا نہ صرف جگہ ہنسائی کا باعث بنتا بلکہ اہل محلہ کو کئی قسم کے خدشات کو جنم دے سکتا تھا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق اس ناگوار طریقہ علاج کو اس لیے اختیار کرنے پر آمادہ ہونا پڑا کہ شاید اسی طرح جادو کے اثرات سے جان چھوٹ جائے۔ بالآخر عامل صاحب کو بتایا گیا فلاں شخص اس عمل کو کرنے پر تیار ہے۔ لہذا آپ مہربانی کر کے تعویذ عنایت فرمادیں تاکہ عمل کا باقاعدہ آغاز کیا جاسکے۔ عامل صاحب نے اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے خان صاحب کو نا صحت انداز میں ڈرایا کہ تم خواہ مخواہ کیوں اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہو؟ مگر شکر ہے اللہ تعالیٰ نے انھیں استقامت عطا فرمائی اور وہ اپنے وعدے

پر مضبوطی سے قائم رہے۔ مجبوراً عامل صاحب کو یہ تعویذ لکھ کر دینے ہی پڑے جس سال یہ واقعہ پیش آیا ان دنوں سخت سردی کا موسم تھا خان صاحب کا گھر میرے عزیز کے گھر سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا اور جو چوراہا شہر سے باہر تعویذ جلانے کے لیے منتخب کیا گیا تھا وہ مزید ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔

خدا خدا کر کے عمل کا آغاز ہوا۔ اب خان صاحب کا معمول یہ تھا کہ فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے وہ اپنے گھر والوں سے چوری چھپے سائیکل پر سوار ہو کر میرے عزیز کے گھر پہنچتے۔ وہاں سے تعویذ وصول کر کے شہر سے ایک کلومیٹر مخصوص چوراہے پر جا کر تعویذ جلاتے اور دوبارہ میرے عزیز کے گھر کی دہلیز پر واپس پہنچ کر اپنا عمل کرتے اور پھر اپنے گھر واپس چلے جاتے۔ جب خان صاحب پہلے دن تعویذ جلانے گئے تو ہم سب بہت پریشان تھے کہ نہ جانے کیا ہو جائے۔ لہذا سب نے ان کی کامیابی کے لیے بہت دعائیں کیں مگر ان کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا جس کی عامل صاحب نے پشین گوئی کی تھی۔ اسی طرح اکیس دن بخیر و عافیت گزر گئے۔ میرے اس عظیم دوست نے اپنی جان پر کھیل کر اکیس دن بہت سخت ذمہ داری نبھائی کہ جس کی ہم کسی سے توقع نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ہم خود بھی اس عمل کو بلا ناغہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ بہر حال اس عمل کے دوران ہم نے عامل صاحب کی بتائی ہوئی تمام شرائط پر سختی سے عمل کیا۔ یہاں تک کہ خان صاحب نے فجر سے پہلے جن راستوں سے گزرنا تھا وہاں پر تعینات تمام چوکیداروں کو قبل از وقت آگاہ کر دیا گیا تھا کہ انھیں پیچھے سے کسی نے آواز نہیں دینی۔ اس احتیاط کا مقصد بھی یہی تھا کہ عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ جب اکیس دن مکمل ہو گئے تو اس کے بعد جو نتیجہ نکلا وہ بالکل صفر تھا۔ کیونکہ جادو کا معاملہ جوں کا توں رہا اور بجائے افاقہ ہونے کے مرض شدت اختیار کر گیا۔ ہم سب کو اس واقعہ سے شدید صدمہ ہوا کہ ہماری تمام محنت رائیگاں گئی۔ جب عامل صاحب سے کہا گیا کہ حساب آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرنے کے باوجود کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تو وہ کہنے لگے کہ جادو کا یہ وار میرے اندازے سے بھی سخت نکلا کیونکہ میں نے کتابوں میں





جیسے وظائف پڑھے، اسی کے مطابق عمل کروایا ہے۔ اس میں میرا کیا قصور ہو سکتا ہے؟ یاد رہے! کہ جس طرح اس قسم کے عاملوں کی غلط راہنمائی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اسی طرح عملیات کے موضوع پر دستیاب کتب جو بازار میں با آسانی مل جاتی ہیں ان میں درج عملیات کے عجیب و غریب خواص اور وظائف کے فوائد پر مشتمل دعوے محض جھوٹ کا پلندہ ہوتے ہیں۔ شائقین کے جذبات کی تسکین اور ان کی آرزوؤں کی تکمیل کے لیے ہر کتاب کا مصنف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ انسانیت کی بھلائی کی خاطر اتنے نادر اور نایاب عملیات کو منظر عام پر لا رہا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ وہ انھیں سنبھال کر رکھتا ہے اور کسی کو ان کی ہوا بھی نہیں لگتے دیتا۔

### قارئین کرام!

آج کا دور کمپیوٹر و ٹیکنالوجی اور کیبل نیٹ ورک کا دور جس میں انسان کے چاند پر پہنچنے کے ساتھ ساتھ فطرت کے بہت سے رازوں سے پردہ اٹھا چکا ہے۔ مگر بے شمار ”توہم پرست“ لوگ معاشرے میں اس کا روبرو کو فروغ دے رہے ہیں۔ جیسے جیسے گھریلو جھگڑے، کاروباری رقابت، لالچ، حسد اور باہمی نفرتیں بڑھ رہی ہیں ویسے ویسے یہ کاروبار چمکنے لگا ہے۔ مایوس اور مجبور لوگوں کو سبز باغ دکھا کر لوٹ لیا جاتا ہے۔ ان کے ہاتھوں لٹنے والے کسی تھانے میں رپورٹ درج نہیں کرواتے۔ دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو جادو ٹونے میں پڑنے والی ایک بڑی تعداد خواتین کی ہے۔ جیسا کہ مؤلف نے ”عوام کی عدالت“ میں خواتین کے ساتھ ناروا سلوک اور عورتوں پر حملہ آوری کا پول کھولا ہے۔ دیکھا جائے تو اکثر عورتیں اپنے شوہروں کو راہ راست پر لانے کے لیے جادو ٹونے سے کام لیتی ہیں۔ ایسے ہی میاں بیوی، ساس بہو، نند بھابھی کے جھگڑے عروج پر ہیں اور زیادہ تر خواتین ہی اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرنا چاہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اسے پاگل کر دو اسے بیماری میں مبتلا کر دو میں اسے گلیوں میں مانگتے ہوئے دیکھوں وغیرہ وغیرہ۔ پھر نجومی عورتوں سے روپیہ پیسہ بٹورنے کے ساتھ ساتھ ان کی عزتوں پر بھی ڈاکہ ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے نوجوان لڑکیاں ڈولی چڑھنے کے تیسرے دن اپنے



سر پر طلاق کی گٹھلی اٹھائے گھر کو واپس آرہی ہوتی ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر نجومی کسی کی قسمت کا حال جانتے یا قسمت بدل سکتے تو خود چھوٹی چھوٹی دکانوں یا فٹ پاتھوں پر کیوں بیٹھتے؟ خود قسمت بدل کر کروڑ پتی کیوں نہ بن جاتے لیکن افسوس کے ساتھ یہ بات مطلع الشمس ہے کہ بہت سے لوگ نجومیوں کی کارستانیوں کو جانتے ہوئے بھی ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔

(بحوالہ: جنات کی حقیقت۔ پروفیسر عبداللہ۔ نجومیوں کی سیاہ کاریاں۔ یحییٰ دنیا پوری)



## راتوں رات کروڑ پتی

کرنے والوں کے درجے اور ان سے نجات

آج کے دور میں جادو کے علم سے واقفیت رکھنے والے اور اپنے آپ کو عامل کامل کہلانے والے چھوٹے چھوٹے سانپوں کی مانند ان گنت ہیں۔ ذیل میں چند ایک نجومیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ یہ کس طرح عوام کے اذہان و قلوب پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

◆.....: کیونکہ ہر کلام کے تحت سفلی اور روحانی موکلات مقرر ہوتے ہیں اور یہ عامل (نجومی) پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ ان میں سے کن موکلات کو تسخیر کرتا ہے اور اپنے زیر اثر لاتا ہے اور ان سے جائز و ناجائز کام لیتا ہے؟ یہ سب کچھ عامل کی اپنی ذاتی محنت، خود اعتمادی، قوت ارادی اور کسی استاد کامل کی زیر نگرانی کی گئی مشقت پر منحصر ہوتا ہے۔

ایسے عامل جو ارواح خبیثہ کو مسخر کر کے اپنے کام میں لاتے ہیں۔ یہ ارواح خبیثہ عامل کے حکم پر کسی کے گھر اور مکان یا کسی بھی مطلقہ جگہ پر اپنا اڈا بناتی ہے اور اس جگہ کے مکینوں کے اذہان پر قبضہ جما کر انھیں تابع بنالیتی ہے اور اس طرح ان افراد کو اس عامل کے کہنے پر تنگ اور پریشان کرتی ہیں۔ اذیتیں اور تکالیف پہنچاتی ہیں اور ان سے عامل کے حسب منشا اپنا مطلوب حاصل کرتی ہیں۔ چونکہ ارواح خبیثہ غیر مرئی مخلوق ہے اور یہ ماسوائے زبردست عامل کے کسی کو نظر بھی نہیں آتیں۔ اس لیے انسان ان کے ہاتھوں بے حد پریشان ہوتا ہے اور اس کی سمجھ میں یہ بات قطعی طور پر نہیں آتیں کہ میرے ساتھ بلا کسی وجہ اور کسی بھی ظاہری علامت کے کیا ہو رہا ہے۔ ارواح خبیثہ کا کام ہر معاملے کو الٹ پلٹ کرنا، کھانے پینے کی اشیاء کو ناپاک کرنا، گھر میں گندگی کی بساندھ پھیلانا اور ہر وہ برا کام کرنا ہے جو شرعی اور عقلی لحاظ سے غلط ہو۔ اگرچہ یہ ارواح خبیثہ مسخر ہونے میں عامل کو بے حد پریشان اور مشکلات سے دوچار کرتی ہیں۔

لیکن اگر اس عامل کا گروہ یا استاد بہت ہی بڑا عامل کامل ہو تو پھر ان مشکلات پر جلد حاوی ہو کر ان کو مسخر کر لیا جاتا ہے اور پھر ان سے اپنی مرضی کے کام لیے جاتے ہیں، لیکن ایسے عاملین کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہوتی ہے۔ اس مخلوق کے مسخر کرنے والے نجومی اکثر ان سے دنیا داری کاموں میں مدد لیتے ہیں کیونکہ دینی کاموں سے ارواح خبیثہ کو چڑھوتی ہے اور یہ دینی کاموں سے کوسوں دور بھاگتی ہیں اور اپنے عامل کو دینی امور سے کنارہ کشی پر مجبور کر دیتی ہیں۔ بصورت دینی احکام کو بجالانے سے مکمل انکار کر دیتی ہیں۔ اس مخلوق کا نجومی (عامل) اکثر گندگی بدبودار جگہوں پر بسیرا کرتا ہے اور ایسے ایسے کارنامے انجام دیتا ہے جو انسانی طبع اور نفاست سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ فحش اور بے حیائی کا کلام ان کا تکیہ ہوتا ہے۔ اگر یہ عامل کسی کے خلاف ہو جائے تو اس کا جینا دو بھر کر دیتا ہے اور اس مخلوق کے ذریعے ایسے ایسے نقصانات کرواتا ہے جو بعید از عقل و دانش اور توقع سے بہت دور ہوتے ہیں۔ گھروں میں انسانی خون کے چھینٹے، میاں بیوی کے درمیان نفرت کی خلیج حائل کرنا اور ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا، گندے اور برے کاموں کی طرف ان کو رغبت دلانا، گھر کا نظام تلپٹ کرنا، بچوں کو والدین سے باغی کرنا، کاروبار میں رکاوٹیں کھڑی کرنا اور انسان کو ایک عجیب قسم کی وحشت، دہشت، انجانے خوف سے دوچار کرنا، جس کی وجہ سے اس کی سمجھنے کی صلاحیتیں متاثر ہو کر مفقود العقل ہو جاتی ہیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے ہر کام خراب ہو جاتا ہے۔ انسان اس قدر بدحواس ہو جاتا ہے کہ اللہ کی الامان ان خرابیوں کی وجہ جلد سمجھ میں نہیں آتی اور اگر آ بھی جائے تو اس کا علاج کسی نجومی، جوگی، جوتی یا عامل کے پاس نہیں ہوتا۔ بلکہ اس توڑ کا حل روحانی معالج کے ہاتھ سے ہوتا ہے جو اس کا توڑ کلام الہی کی مدد سے اور رب لایزال پر کامل یقین سے کرتا ہے۔ جب اس مخلوق پر قرآنی کوڑا پوری چابک دستی سے پڑتا ہے تو یہ مخلوق اس جگہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتی ہے اور پھر اپنے عامل کے حکم کی نہ صرف خلاف ورزی کرتی ہے بلکہ اپنی جان کو پہنچنے والی اذیتوں کا بدلہ بھی عامل (نجومی) سے لیتی ہے اور بعض اوقات اس نجومی کی جان سے لے کر ہی اس کا پیچھا چھوڑتی ہے۔

بہر حال! ایسی اشیاء کا علاج بہت ہی ماہرانہ ہاتھوں سے کروانا چاہیے۔ بصورت دیگر ان کی طرف سے ایذا رسانی کا سلسلہ دراز بھی ہو جاتا ہے اور انسان نہ پائے ماندن نہ جانے رفتن والی دگرگوں کیفیت سے ہمہ وقت دوچار ہو جاتا ہے۔ ایسی اشیاء کا علاج شروع کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت پر یقین کامل اور اس سے ہر وقت استعانت و مدد کی دعا ضروری ہے تاکہ ان اشیاء کا تدارک پوری قوت ایمانی سے کیا جائے۔

❖.....: ان کے بعد عالمین کا وہ گروہ آتا ہے جو پہلے گروہ سے کم تر درجے کا ہوتا ہے۔ اگرچہ انھوں نے بھی ارواحِ خبیثہ اور سفلی علم حاصل کیا ہوتا ہے لیکن ان کے نفس میں کسی بھی کام کو بغیر لالچ کے کرنا حرام قرار دیا ہے۔ اکثر ایسے عامل ہندوانہ دعوت پڑھتے ہیں اور ”ہنومان کا لکان“ دیوی اور نہ جانے کون کون سے دیوی دیوتاؤں کو تسخیر کر کے اپنا کام چلاتے ہیں۔ ان کے کاموں میں مسان ڈالنا اور میعاد کی کام کروانا ہوتا ہے۔ یہ عامل ایسی بد ارواح کو انسان کے اوپر مسلط کر دیتے ہیں اور اس میعاد کے اندر اندر وہ ارواح اپنا کام کر کے واپس عامل کے پاس پہنچ جاتی ہیں۔ ان ارواحِ خبیثہ سے ہنستا ہنستا گھر اجڑ جاتا ہے۔ گھروں میں فتنہ فساد اس قدر عروج پکڑ لیتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی بات کو سننے کے بھی روادار نہیں ہوتے۔ بہر حال یہ سارا کاروبار حیاتِ محض لالچ اور طمعِ نفس کو پڑ جانے کے لیے کیا جاتا ہے اور اس سے خاص قسم کی تسکین اور لذت شہوانی بھی حاصل کی جاتی ہے۔ ایسے کسی بھی کام کا علاج قرآن پاک کی مدد سے ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا توڑ کرنے والا با اعتقاد کامل یقین اللہ کی ذات بابرکت پر ہو اور ان تمام اشیاء کا مقابلہ اللہ کے کلام سے کرے۔ اللہ کی کلام کا ایک ہی زور دار ڈنڈا ایسی مخلوق کے لیے تازیانہ عبرت ثابت ہوتا ہے اور وہ انسان کا پیچھا چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے اس کی طرف رخ بھی نہیں کرتیں اور عامل کے گلے کی ہڈی بن جاتی ہیں۔ جنہیں نجومی نہ نگل سکتے ہیں اور نہ ہی اُگل سکتے ہیں۔ اکثر اوقات میں وہ اپنے عامل کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

❖.....: اس میں ان عالمین کے گروہ کا نمبر آتا ہے جو اپنے کلام کے تحت مذبح خانوں

قربان گاہوں پر عملِ تسخیر کرتے ہوئے ایسی مخلوق زیرِ کر لیتے ہیں اور ان سے سفلی اعمال کا کام لیتے ہیں۔ ایسی مخلوقات اپنے عامل کے کہنے پر گھروں میں خون کے چھینٹے لگاتی ہیں۔ افرادِ خانہ کو اذیت اور تکلیف میں مبتلا کرتی ہیں اور انھیں ہر وقت ایک خاص قسم کے انجانے خوف اور ڈر سے دوچار رکھتیں ہیں۔ گھروں کا سکون برباد کرتی ہیں اور اسی طرح انسان ہر وقت پریشان اور بے حال رہتا ہے۔ ایسے عالمین کا نقطہٴ نظر ہر وقت روپے پیسے کا لالچ ہوتا ہے۔ یہ کوئی بھی برے سے برا کام زیادہ پیسے کے لالچ میں کر گزرتے ہیں۔ یہ کسی کے بجن نہیں ہوتے بلکہ بیک وقت دونوں ہی طالبین کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں اور اسی طرح اپنی گندی خواہشات کی تسکین کرتے ہیں ان کے ہاتھوں نہ تو ان کے ماں باپ بچتے ہیں اور نہ ہی بہن بھائی۔ ان کا نقطہٴ نظر یہ ہوتا ہے کہ انھوں نے اس دارِ فانی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا ہے۔ اس لیے ان کا کام ہی دوسروں کو اذیت پہنچانا ہوتا ہے اور ایسی بات کے لیے انھوں نے اپنا ایمان ایسی نادیدہ قوتوں کے ہاتھوں بیچا ہوتا ہے کہ انھیں کسی بات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کے اعمال کا مقابلہ قرآن پاک کی آیات سے صدقِ یقین سے کیا جاسکتا ہے اور اگر انسان اپنے یقین اور قوتِ ارادی کو رب لا یزال کی پناہ میں دیتے ہوئے ایسی قوتوں کے مقابلے کے لیے ڈٹ جائے تو خود ہی ایسی تمام قوتیں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔

❖.....: ان کے بعد عالمین کا وہ گروہ آتا ہے جس نے شوقیہ طور پر منتر سیکھ رکھے ہوتے ہیں اور ان کے تحت چھوٹے موٹے موکلات ان کے قابو میں ہوتے ہیں۔ وہ ان موکلات کے ذریعے لوگوں کے رزق کو باندھتے ہیں۔ عورت اور مرد کو بانجھ کرنا، نکاح میں بندھن کے ذریعہ رکاوٹ ڈالنا اور ہر برے کام کی ترغیب دینا اپنا مقصدِ حیات سمجھتے ہیں۔ ایسے عالمین نقصان پہنچاتے ہیں اور ان کے موکلوں کے ہاتھوں پہنچنے والے نقصانات کی صحیح علامات بھی معلوم نہیں ہو پاتیں۔ بہر حال ان کا توڑ بھی مشکل نہیں ہے۔ صرف صحیح طریقہٴ علاج قرآن مجید میں درکار ہے۔ اللہ کے کلام کی تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھنے والا بھی ایسے کاموں کا توڑ با آسانی کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ یقین کامل اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات پر ہو۔

## ازالہ غلط فہمی:

ایک عام خیال جسے کونا م نہاد عالمین (نجومی) نے بہت مشہور کر رکھا ہے کہ کالے کا توڑ صرف اور صرف کالے جادو کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ حالانکہ یہ ان کا کہنا بالکل غلط اور لغو بات ہے کیونکہ جس ذات نے پوری کائنات اور اس کے اندر موجود علموں کو پیدا کیا ہے۔ اس نے ان کا توڑ بھی رکھا ہوا ہے اور اس (جادو) کا حل اس نے اپنے کلامِ ہدایت میں جا بجا طور پر بتایا ہے۔ قرآن پاک ایک طرف تو صراطِ مستقیم کی طرف راہبری اور راہنمائی کرتا ہے اور انسان کی دین و دنیا کو سنوارتا ہے اور اسے صحیح معنوں میں بندہ رب بناتا ہے تو دوسری طرف اس کے اندر موجود ہر معلوم علم اور اسی علم کے اچھے اور بُرے اثرات سے نجات کا راستہ بھی بتاتا ہے۔ بشرطیکہ انسان عالم باعمل ہو اور اللہ تعالیٰ کی کلام کے لالچ سے مبرا ہو کر جرأت و ہمت سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ تو خود ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

(الاسراء: ۸۲/۱۷)

”ہم نے قرآن اتارا جو سراسر شفاعت اور مومنین کے لیے سراسر رحمت ہے۔“

اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس باعثِ شفا اور سراسر رحمت والے کلام سے کس طرح مستفید ہوتا ہے؟ اس بات کو بھی یاد رکھیے گا کہ قرآن پاک میں کائنات کی ہر برائی اور بیماری کا شافی و کافی علاج موجود ہے اور ہر قسم کے جادو ٹوٹنے، ارواحِ خبیثہ، جنات اور شیاطین اور نجومی مقابلہ کی تراغیب و تراکیب بھی دی گئی ہیں۔ اس کے ذریعہ نیکوں کا حصول اور گناہوں کی بخشش ہی نہیں ہوتی بلکہ ہر قسم کے جادو ٹوٹنے، بندھنوں، ذہنی آزمائشوں، تھکاؤوں اور ان عالمین (نجومیوں) کے واروں، نیاروں سے محفوظ و مامون رکھتی ہے۔

(بحوالہ: مرگی لگانے والے جنات، نظراً قبال (ابوحزہ)

(غم کا علاج و شافی دم، عبدالرحمن بن ناصر السعدی)



## کالے علم اور نوری علم کے کرشمات

ایک ثقہ راوی کے مطابق ایک پیر صاحب نے اپنی مریدی سے فرمایا کہ کالے ”جو“ لے کر اس کی روٹی پکانا (ناپاک حالت میں) اور اس آٹے میں یہ نقش ڈال دینا اور پھر ایسی کالی رات کو جب چاند طلوع نہیں ہوتا (غالباً اٹھائیسویں رات) اندھیرے میں کسی ایسے کتے کو یہ روٹی کھلا دینا جو مکمل طور پر سیاہ ہو یعنی ایک بال بھی سفید نہ ہو۔

قارئین کرام! ظاہر ہے کہ یہ سب کالے امور ”کالے علم“ اور ”کالے عمل“ کے لوازمات ہیں۔ اس لیے آئیے اب ہم دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ ہمیں نوری یا کالے علم سے کسی کو تابعدار بنانے کے مسئلہ کی حقیقت بیان فرمائیں کہ ہم سراسر بے علم اور محتاج ہیں:

﴿صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتٌ نُّوحٌ وَامْرَأَتٌ لُّوطٌ ۚ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِّنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝۱۰ وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتٌ فِرْعَوْنُ ۚ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِّنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۱۱﴾ (التحریم: ۱۱۶/۱۰ تا ۱۱۷)

”اللہ تعالیٰ مثال بیان کرتے ہیں کفار کے معاملہ میں (سیدنا) نوح علیہ السلام کی بیوی اور (سیدنا) لوط علیہ السلام کی بیوی کی کہ دونوں ہمارے صالح بندوں (انبیاء) کی بیویاں تھیں۔ مگر انھوں نے جب اپنے خاوندوں کے مقابلہ میں اپنی قوم کے کفار کی حمایت کی تو پھر ان کے (نبی) خاوند بھی انھیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے

اور ان کا فرعون توں کو (ہمارا سرکاری) آرڈر جاری کر دیا گیا کہ جاؤ جہنم کی آگ میں تم بھی دوسرے جہنمیوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور ایمان والوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتے ہیں کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ”اے میرے رب! (میں اب تیری راہ میں شہید ہو رہی ہوں) آپ میرے لیے اپنے پڑوس میں جنت میں مکان عطا فرما دیں اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالیں اور مجھے اس ظالم قوم سے نجات عطا فرمائیں۔“

فرعون کی بیوی ”آسیہ“ اسلام قبول کر چکی تھیں اور فرعون شاید اس وجہ سے کہ جب اس کی بیوی ہی اس کی باغی ہو گئی تو رعایا کیسے مطیع ہوگی؟ اسے دھمکیاں دیتا تھا کہ تو موسیٰ علیہ السلام کا دین چھوڑ دے، ورنہ میں تمہیں اپنی فرعوننی سزا سے ہلاک کر دوں گا۔ (فرعون ”ذوالاوتاد“ تھا یعنی ملز کو چت لٹا کر اس کے سر سینہ ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی میخیں ٹھکوا کر ہلاک کرواتا تھا) مگر سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا نے اس دھمکی کی کوئی پروا نہ کی اور اس ظالم نے اسی طریقہ سے انھیں شہید کر دیا۔

شہادت سے قبل سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا نے مذکورہ دعا کی تھی۔ (سورۃ التحریم کی آخری آیات) جسمانی طور پر کمزور عورت نے ظالم شوہر کے مظالم برداشت کیے مگر دین حق کو نہ چھوڑا۔ ان دونوں واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نوری علم اللہ تعالیٰ کے انبیاء (علیہم السلام) سے زیادہ کسی فرد اور بشر کے پاس نہیں ہوتا مگر یہ دونوں انبیاء اپنی بیویوں کو اپنے نوری علم سے اپنا تائب بعدار نہیں بنا سکے اور فرعون سے بڑا کافر آج تک دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ جس کے تحت کم و بیش ۷۰ ہزار جادوگر (نجمی) تھے۔ مگر فرعون بھی مع اپنے ہزاروں جادوگروں کے ایک کمزور سی عورت کو بھی اپنے ”کالے علم“ سے اپنا تائب بعدار نہ بنا سکا۔ لہذا کالے پیلے اور نوری علم کی نیلی پیلی باتیں کر کے اپنے اور دوسروں کے ایمان کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔

(جادو علاج و عامل و کامل۔ حکیم طارق محمود)

## مولف پادریوں کو دادِ شجاعت دیتا ہے کہ انھوں نے.....

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے پہلے جادو پورے جو بن پر تھا۔ جادو گراپنی اپنی بیبت عوام الناس میں بدرجہ اتم بٹھا چکے تھے اور جادو گروں کا ہی سکہ چلتا تھا، لیکن جونہی مسیحی مذہب کا آغاز ہوا تو گر جا گھروں میں اور جادو گروں میں ایک آویزش کا آغاز ہو گیا۔ تاریخِ انسانیت تہذیب و تمدن میں ملتا ہے کہ ساتویں صدی کے شروع میں ”سٹ کٹ برڈے“ مسیحی پیروکار نے اس تبلیغ کا آغاز کیا کہ جادو گروں، سامروں (نجومیوں) سے مدد لینا مذہبی گناہ ہے اور تمام گنڈے تعویذ جو جادو گروں سے لیے جائیں گے شیطانی سمجھے جائیں گے۔

◆ لہذا ”کٹ برڈے“ کے بعد ”ویسکس“ کے شاہ ”ایڈورڈ“ نے ایک ایسا قانون نافذ کیا تھا جس کے ذریعے قاتلوں اور جادو گروں سے ایک جیسا انتقام لیا جائے گا۔

◆ ۱۲۸۷ء میں جادو گروں کے خلاف پھر محاذ آرائی شروع ہوئی۔ جادو گروں (نجومیوں) پر الزامات لگائے جانے لگے کہ وہ آدمیوں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔ وہ جانوروں کی شکل اختیار کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں۔ اس کا ہر فعل خفیہ ہوتا ہے، آہستہ آہستہ جادو گروں کے خلاف نفرتیں بڑھیں اور ایسے قانون پاس ہونے لگے، جن کے ذریعے ہر اس شخص کو جس پر جادو گر ہونے کا شبہ ہوتا تھا یا تو ہلاک کیا جانے لگا یا انھیں اذیت پہنچا کر زندہ جلایا جانے لگا۔

◆ پندرھویں صدی سے آگے کے چند سال جادو گر طبقے پر بہت بھاری ثابت ہوئے۔ یہ طبقہ دہشت، اذیت اور نفرتوں کے تند سیلاب کی لپیٹ میں آ گیا اور ہر جانب اس شخص کی تلاش کی جانے لگی جس پر جادو کے معتقد ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ مسیحی پادریوں کے تیز و تند بیانات کے اثرات اس قدر بڑھے کہ لوگوں نے جادو گروں کے لیے عجیب

وغریب دہشت ناک سزائیں تجویز کیں۔ ایسی سزائیں جو بے رحمی سے بھرپور تھیں۔ مثلاً: انھیں آگ کے اوپر زندہ حالت میں اس طرح روٹ کیا جاتا جیسے شکاری شکار کو روٹ کرتے ہیں۔ یہ جرمنی، انگلینڈ، فرانس اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں ایک جوش سے متواتر جاری و ساری رہی۔ ہر قسم کے قانون جو عام انسانوں کے لیے تھے، جادوگروں کے لیے نہیں رہے۔ ذرا سے شبہ پر ان لوگوں کو اذیت دی جاتی تھی، جنہیں جادو کا پیروکار سمجھا جاتا تھا۔ اگر کسی شخص کے قبضے سے کوئی ایسی کتاب جو جادو کے متعلق ہوتی یا کوئی نسخہ جس سے جادو کی رسائی حاصل کی جاسکتی تھی تو اس شخص کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

مسیحی مبلغین کے دور ہی میں جو نہی کوئی جادوگر نظر آتا اسے فوراً گرفتار کر لیا جاتا۔ اسے عموماً رات کے وقت گرفتار کیا جاتا اور اسے گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی جاتی تھی، اس کے بعد اسے ایسی کال کوٹھڑی میں ڈال دیا جاتا تھا جہاں کوئی اور نہیں ہوتا تھا۔ یہاں وہ تنہا ہو کر آنے والی اذیتوں کا انتظار کرتا۔ بسا اوقات تو اسی دوران اس کا دماغ خراب ہو جاتا تھا، زندہ بچ جانے کی صورت میں جادوگر کو کوٹھڑی سے نکال کر اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ طے کیا جاتا تھا۔ اسے اذیتیں دے کر مختلف سوالات کیے جاتے تھے۔ یہ سوالات عموماً جادوگر کوری سے باندھ کر اور چھت کے ساتھ لٹکا کر کیے جاتے تھے۔ اگر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کا نام نہیں بتاتا تھا تو اس پر مزید سختیاں کی جاتی تھیں۔ جن جن لوگوں کا وہ نام لیتا تھا، ان کی شامت آ جاتی تھی۔ عموماً کوئی بھی ایسا شخص گرفتاری کے بعد رہا نہیں کیا جاتا تھا، اسے رہائی صرف اسی صورت میں ملتی تھی جب وہ اپنی جان دے چکا ہوتا تھا۔ پکڑے جانے والے جادوگروں (نجومیوں) سے مندرجہ ذیل سوالات کیے جاتے تھے:

- ۱ کیا تمہارا تعلق شیطان سے رہا ہے؟
- ۲ کیا تمہارا تعلق دوسرے جادوگروں سے رہا ہے؟
- ۳ کیا تمہاری وجہ سے کسی شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچ چکا ہے؟

ان سوالات کے کرنے سے پہلے جادوگر کو عریاں کر کے اس کے جسم کے تمام بال کاٹ دیے جاتے تھے تاکہ اگر اس نے کوئی جادو والی شے جسم سے باندھ رکھی ہو تو وہ ضائع ہو جائے۔ اس کے بعد کچھ پوچھے بغیر جادوگر (نجومی) پر ڈرے برسائے جاتے تھے۔ سخت قسم کی اذیتوں میں مبتلا کیا جاتا تھا کہ جادوگر کے دونوں ہاتھوں میں رسی باندھ کر اسے چھت سے لٹکا دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد اس کے پیروں میں اس قدر بھاری وزن باندھا جاتا تھا کہ جادوگر کے دونوں بازو شانوں سے اکھڑ جاتے تھے۔ بعض اوقات رسی کو ڈھیلا کر کے نجومی کو نیچے گرنے دیا جاتا تھا۔ مگر اس سے قبل اس کی ٹانگیں فرش پر لگیں رسی سے کھینچ لی جاتی تھیں۔ اس شدید جھٹکے سے جادوگر کے بازو اکھڑ جاتے۔ جادوگروں کے جسموں کو جلتی سلاخوں سے داغنے کا بھی طریقہ نکالا گیا تھا۔ اکثر انھیں لوہے کی کرسی پر بٹھا کر باندھ دیا جاتا تھا۔ پھر کرسی کے پیندے میں سوراخ کر کے جادوگر کے نیچے آگ جلادی جاتی تھی۔

یاد رہے کہ اذیت دینے کے دوران عدالت کے ارکان موجود ہوتے تھے تاکہ جادوگر کے منہ سے نکلنے والی آوازوں اور کراہوں کا ریکارڈ رکھ سکیں۔ وہ نجومی جو اپنے اوپر ہر قسم کے الزامات کو تسلیم کر لیتے تھے انھیں چھوڑا تو نہیں جاتا تھا البتہ ان کی موت آسان طریقوں سے ہوتی تھی۔

فرانس میں ”جون آف آرک“ نامی عورت کا مقدمہ بڑی شہرت کا حامل ہے۔ اس عورت کو جادو کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا (حالانکہ اس کی بہت سی سیاسی وجوہات تھیں) اسے گرفتار کر کے ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا۔ ایسے پنجرے میں جس میں وہ بمشکل کھڑی ہو سکتی تھی اور پھر اس پنچے کو عوام میں نمائش کے لیے رکھا گیا۔

ابتدائی مرحلے میں پتا چلا کہ ”جون آف آرک“ کنواری ہے۔ یہ کنوارہ پن اس بات کا ثبوت تھا کہ ”جون“ جادوگری نہیں ہو سکتی کیونکہ جادوگروں کی مجلسوں میں جنسی محبت ضرور کی جاتی تھی اور جون اگر جادوگری ہوتی تو وہ کنواری نہیں رہ سکتی تھی۔ مگر اس کے ساتھ اصل ثبوت کو صیغہ راز میں رکھا گیا۔ پورا مقدمہ اس بنیاد پر کھڑا کیا گیا کہ وہ اس آواز کا راز

سنائے جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ایک آواز سنتی ہے جو اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ اسے عمر قید کی سزا دی گئی۔ کہا گیا کہ اس نے جھوٹے دعوے کیے ہیں اور اس نے چرچ کے خلاف آواز اٹھائی ہے لیکن اس کے مخالفین اسے ختم کرنے کے در پر تھے۔ انھوں نے جیلر سے معاملہ کیا کہ وہ ”جون“ کے کپڑے الگ رکھ دے اور ان کی جگہ کسی آدمی کے کپڑے رکھ دے۔ ظاہر ہے کہ عورت ہو کر اگر وہ مرد کے کپڑے پہن لیتی تو ایک بار پھر گر جا کا عذاب نازل ہوتا۔ یہی اس دور کا قانون تھا۔ آخر مخالفین کامیاب ہوئے اور ”جون آف آرک“ کو بھرے بازار میں جادوگری کے کیس میں زندہ جلادیا گیا۔

فرانس کی مانند جادوگروں کو جرمنی، اسپین اور اسکندینیو وغیرہ میں بھی جابجا ایسی ہی سزاؤں سے دوچار ہونا پڑا۔ جرمنی میں چھ سو اشخاص کو جادوگر ہونے کے شبہ میں زندہ جلادیا گیا۔ ایسے ہی لوگوں میں جو جادوگروں سے نفرت کرتے تھے ایک شخص ہاپکنس ہوا کرتا تھا۔ یہ پہلے یا دوسرے درجے کا وکیل تھا۔ جب جادو کے خلاف نفرت پھیلنے لگی تو اس کا سرغنہ بن گیا۔ ۱۶۳۵ء کا واقعہ ہے کہ ایک لنگڑی عورت ”الزبتھ کلارک“ پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کی پیروی کر رہی ہے اور اس نے اپنے ایک پڑوسی کی بیوی پر سحر کر دیا ہے۔ ہاپکنس نے اس موقع پر قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس لنگڑی عورت کو نہایت سخت اذیتیں دیں۔ یہ اذیتیں بڑی عجیب قسم کی تھیں، مثلاً: اس نے عورت کو ایک سٹول سے باندھ دیا اور ساری رات اسے سونے نہ دیا اور اس نے ایک اور طریقہ یہ نکالا تھا کہ وہ جادوگروں کو ایک تالاب میں دھکا دے کر گروا دیتا تھا۔ اگر وہ تیرنے لگتی تھی تو اسے قصور وار سمجھتا تھا اور اگر ڈوب جاتی تو اسے بے قصور سمجھتا تھا۔ ظاہر ہے وہ بے قصور تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی۔ ہاپکنس کی اذیتوں کے سامنے مجبور ہو کر لنگڑی عورت نے زبان کھول دی اور اس نے بتایا کہ وہ شیطان کے ساتھ جنسی تعلقات کا لطف اٹھاتی رہی ہے، اس کے علاوہ اس کے قبضے میں سفید جن ہیں، اس نے کچھ اپنے ساتھیوں کے نام بھی بتائے، انھیں گرفتار کر کے ایسے سلوک سے دوچار کیا گیا۔

افسوس صد افسوس! کہ جادوگروں (نجومیوں) کے خلاف نفرت کا یہ طوفان آہستہ آہستہ

سرد ہوتا گیا۔ اس کا آخری شکار ”بوڑھی مس ونہام“ کو کہا جاسکتا ہے۔ ۱۶۱۲ء میں ایک معمر عورت ”مس ونہام“ کو اس شبہ میں پکڑا گیا کہ وہ جادو کر سکتی ہے اور شیطان کی مقلد ہے۔ ہوا یوں کہ ”مس ونہام“ کا کسی کسان سے جھگڑا ہو گیا تو کسان نے اسے جادوگرنی کہہ کر مخاطب کیا۔ جب یہ معاملہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا تو مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک ترکیب تراشی اس نے کسان سے کہا کہ وہ ”مس ونہام“ کو ایک شلنگ اس جرمانے کے طور پر دے کہ اس نے نہایت غلط نام سے مخاطب کیا تھا۔ ونہام کو یہ فیصلہ پسند نہ آیا۔ وہ کسان کو دھمکیاں دیتی ہوئی چلی گئی۔ اس نے یہ بھی کہا اگر یہاں مجھے انصاف نہیں ملا تو نہ سہی میرے پاس انصاف حاصل کرنے کے اور ذرائع بھی ہیں۔ اس کے کچھ دن بعد کسان نے رپورٹ کی کہ اس کے اہل خانہ پر جادو کیا گیا ہے۔ ”ونہام“ کے مکان کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے ایسی اشیاء دستیاب ہوئیں جو جادوگر عموماً اپنے پاس رکھتے تھے۔ ”ونہام“ کو گرفتار کر لیا گیا اور اس پر الزام لگایا گیا کہ وہ ایک بلی کی شکل میں شیطان سے گفتگو کرتی ہے۔ دباؤ میں آ کر عورت نے یہ الزام تسلیم کر لیا۔ اسے علاقے سے باہر نکال دیا گیا۔

آخر کار:

۱۷۳۵ء میں جادوگروں (نجومیوں) کے خلاف جتنے قانون تھے سارے کے سارے منسوخ کر دیئے گئے اور آج تک ہم اس قانون کی پاداش میں نجومیوں کے ہاتھوں لٹتے چلے آ رہے ہیں۔ (بحوالہ: جادو کی تاریخ۔ محمد حسیب الرحمن)





## ملکی وغیر ملکی نجومیوں کی پیشین گوئیاں

محترم قاضی کاشف نیاز (ایڈیٹر) مجلۃ الدعوة لکھتے ہیں: پیشین گوئی کرنے والے مستقبل کا حال بتانے والے، یعنی دست شناس اور نجومی وہ طبقہ ہے جن سے عوام کا رجوع سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ عام اخباروں اور رسالوں میں بھی سب سے زیادہ انھی کے کالم شائع ہوتے ہیں۔ آپ کا یہ ہفتہ کیسے گزرے گا؟ یہ مہینہ کیسے گزرے گا؟ ان جرائد کے یہ مستقل کالم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان نجومیوں کی سالانہ جنتریاں بھی شائع ہوتی ہیں جن میں پورے سال کے پیش آمدہ حالات پر پیشین گوئیاں کی جاتی ہیں۔ یہ پیشین گوئیاں ذاتی حالات کے متعلق بھی انفرادی معاملات کے متعلق بھی یہ پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ وہ عموماً گول مول باتوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور ان میں کوئی قطعی بات بھی کی گئی ہو تب بھی سوائے اس شخص کے جس کے متعلق پیشین گوئی کی گئی ہو کوئی دوسرا ان پیشین گوئیوں کی تصدیق یا تردید کرنے کے قابل نہیں ہوتا کیونکہ ان پیشین گوئیوں کا باقاعدہ تحریری ریکارڈ نہیں ہوتا صرف ملکی سیاسی اور عالمی حالات کے متعلق ان کی پیشین گوئیاں ایسی ہوتی ہیں جو عموماً اخبارات و جرائد اور ان کی اپنی سالانہ جنتریوں میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسی لحاظ سے یہ باقاعدہ ریکارڈ پر ہوتی ہیں اور ان کا جائزہ لینا بھی آسان ہوتا ہے۔ اب آئیے دین و ایمان کے ان غارت گر کاذب نجومیوں کی پیشین گوئیوں کی حقیقت ملاحظہ کریں۔

### غیر ملکی نجومیوں کی پیشین گوئیاں:

(۱)..... بھارت کے ہندو راہنما مہاتما گاندھی جو ایک ماہر نجوم بھی تھے انھوں نے ۱۹۴۸ء میں اپنی ڈائری میں کئی پیش گوئیاں کیں۔ انھوں نے لکھا:

۲۳ مارچ ۱۹۹۸ء کو دنیا کے بڑے بڑے ملکوں کے اعلیٰ ترین راہنما قتل کر دیئے جائیں

گے۔ جس کے نتیجے میں ایٹمی جنگ شروع ہوگی۔ اس سال ۳ جون ۹۸ء کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اس سال ننانوے میں دنیا بھر میں موسم اچانک ٹھنڈا ہو جائے گا۔ جس کے نتیجے میں کروڑوں لوگ ٹھٹھڑ ٹھٹھڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ ۱۴ جون ۲۰۰۰ء میں خط استواء کے ارد گرد زبردست زلزلے آئیں گے جس کے نتیجے میں زمین ایک ایک میل اندر دھنس جائے گی۔

آنجمانی گاندھی کا جس طرح پاکستان نہ بننے کا خواب پورا نہ ہوا اس طرح ان کی دیگر پیشین گوئیاں بھی سو فیصد غلط ثابت ہوئیں۔

(۲)..... جریدہ ورلڈ نیوز کے مطابق پادری لائیڈ نے ۱۹۹۸ء میں انکشاف کیا کہ ۶۶۶ مسیحیوں کے لیے منحوس ہے۔ ۶۶۶ء میں اسلام کا ظہور ہوا۔ اس سے دگنا ۱۳۳۲ء میں ترکی نے ہمیں ناکوں چنے چبوائے اور اب ۶۶۶ء کے تین گنا، یعنی ۱۹۹۸ء بھی مسیحیوں کے لیے سہ گنا منحوس ثابت ہوگا تو جناب لائیڈ صاحب ۱۹۹۸ء تو مسیحیوں کے لیے کوئی خاص منحوس ثابت نہیں ہوا۔ یہ درست ہے کہ اسلام کی مقبولیت مغرب میں بڑھ گئی اور مسیحیت زوال پذیر ہوئی لیکن یہ رجحان ۹۸ء سے پہلے کا چل رہا ہے۔ مسیحیت پر کاری ضرب لگنے کا وقت بھی آنا ہے اور وہ قریب ہے۔ ان شاء اللہ

(۳)..... ۵ مئی ۲۰۰۰ء کو نظام شمس کے پانچ ستارے ایک لائن میں آنے لگے تو نجومیوں نے پوری دنیا میں یہ پیشین گوئیاں کیں کہ اس سے دنیا میں بڑی تبدیلیاں پیدا ہوں گی اور کوئی بڑا واقعہ رونما ہوگا، لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس سے پہلے ۱۹ جون ۱۳۸۵ء اور ۱۹ فروری ۱۵۲۴ء کو پانچ اور چھ ستاروں کا قیران ہوا تو طوفان نوح کی پیشین گوئیاں کی گئیں مگر ایک بوند بھی بارش نہ ہوئی۔

(۴)..... فرانس کے ماہر نجوم نیسٹر وڈاس نے ۱۹۹۰ء میں اور امریکی خاتون چین ڈکسن نے ۱۹۸۲ء میں تیسری عالمی جنگ کی پیشین گوئی کی لیکن ان کی یہ پیشین گوئیاں پوری نہ ہوئیں۔

(۵)..... فرانس کے مشہور نجومی نوستر ڈیمز نے پیشین گوئی کی کہ ۱۹۹۸ء میں امریکہ میں

سخت ترین گرمی پڑے گی جس سے لاکھوں امریکی مرجائیں گے لیکن اس سال نہ گرمی پڑی اور نہ ہی ہلاکتیں ہوئیں۔

(۶)..... اسی طرح اس نجومی نے ۱۹۹۷ء کو کمپیوٹر کریش سے دنیا بھر کا الیکٹریکل سسٹم فیل ہو جانے اور دنیا کی تباہی کی پیش گوئی کی۔

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ کمپیوٹر میں Y2k کے مسئلے کی وجہ سے پوری دنیا میں یہ پروپیگنڈہ ہوا تھا کہ ۱۹۹۹ء کے آخر میں ایٹمی ہتھیار چل پڑیں گے۔ ۲۰۰۰ء کے شروع ہوتے ہی قیامت آ جائے گی یا پھر یہ کہا گیا کہ اس تباہی کے بعد کیم جنوری ۲۰۰۰ء میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہو جائے گا کیونکہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ۲۰ سال ہو جائیں گے اور اب وہ دوبارہ ظہور پذیر ہو جائیں گے۔ اس سلسلے میں کٹر عیسائیوں کی بڑی تعداد ۱۹۹۹ء کے آخر میں بیت المقدس میں پہنچ گئی۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام یہیں دوبارہ نزول کریں گے لیکن ایسا ابھی تک کچھ نظر نہ آیا۔ اس سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے ۱۰۰۰ برس ہونے پر بھی ایسی پیش گوئیاں کی تھیں لیکن وہ بھی پوری نہ ہوئیں اور ان شاء اللہ عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اسی وقت ہوگا جب اللہ کو منظور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اکیلے غیب دان ہونے کے بارے میں وضاحت فرمادی ہے۔

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾ (الانعام: ۵۹/۶)

”غیب کی کنجیاں فقط اللہ کے پاس ہیں۔“

غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی مخلوق یعنی انسان، جن، نبی، ولی، پیر، فقیر، عامل، نجومی وغیرہ نہیں جانتے۔

پاکستانی نجومیوں کی غیب داناں:

❖ مملکت خداداد پاکستان کے نجومیوں کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰ فروری ۹۷ء کے خبریں لاہور میں آسٹرو پامسٹ ایس ایم ملک نے پرویز الہی کے ہاتھ کی لکیریں دیکھتے ہوئے پیشین گوئی کی کہ پرویز الہی ۵۳ ل کی عمر میں وزیر اعلیٰ بنیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انہوں نے کہا کہ پرویز الہی کی اس وقت عمر ۵۱ سال ہے۔ ابھی وزیر اعلیٰ بننے کے لیے انھیں دو سال انتظار کرنا پڑے گا۔ قارئین اس پیش گوئی کے مطابق پرویز الہی کو ۹۸ء میں وزیر اعلیٰ بننا چاہیے تھا لیکن وہ مزید دو سال بعد وزیر اعلیٰ بنے۔

۹۷ء کے الیکشن کے بارے میں نجومی طاہر شیخ نے دعویٰ کیا کہ یہ ملتوی ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر فضل کریم کا اصرار ہے کہ الیکشن وقت مقررہ پر نہ ہوں گے لیکن وہ ایک دن بھی لیٹ نہ ہوئے۔ یہ فضل کریم صاحب چند ماہ بعد اپنے نجوم خانے میں ایک عورت سے زیادتی کی کوشش میں جیل پہنچ گئے۔ اسی طرح قاضی حسین احمد کے بارے میں کہا گیا کہ وہ اپنی نشست سے کامیابی حاصل کریں گے حالانکہ قاضی صاحب بفضلہ تعالیٰ الیکشن ہی نہیں لڑے۔

پرویز اللہ نے دعویٰ کیا ۹۷ء بیورو کریٹس اور ٹیکنوکریٹس کا سال ہوگا، یعنی نواز شریف وغیرہ آؤٹ ہو جائیں گے لیکن وہ ڈھائی سال تک حکومت کرتے رہے۔

ہفت روزہ حرمت (۲۷ اپریل تا ۴ مئی ۹۷ء) نے صفحہ ۴۳ پر یہ شہ سرخی لگائی:

”اس سال کچھ ممالک تباہ ہو جائیں گے“ دنیا کے بہت سے ممالک میں انقلاب آئے گا۔“ عالمی شہرت یافتہ ماہر نجوم پروفیسر جی ایچ راجا کی پیشین گوئیاں۔

نواز شریف کی حکومت اپنی آئینی میعاد پوری کرے گی اور ملک کو اقتصادی بحران اور کرپشن کے عذاب سے ایک سال کے اندر نکالنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ آئندہ دو سال کے اندر اندر پاکستان اس قابل ہو جائے گا کہ اسے آئی ایم ایف سے قرضہ لینے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

۱۹۹۸ء میں کالا باغ ڈیم کے منصوبے کا آغاز ہوگا، اس سال زلزلے اور سیلاب جیسی قدرتی آفات کا دنیا کو سامنا کرنا پڑے گا۔ اوزون کی تہہ میں تبدیلیوں کی وجہ سے ممکن ہے کچھ ممالک تباہ ہو جائیں گے۔

قارئین کرام! اب آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ان میں سے کون سی پیش گوئی پوری

ہوئی۔ نواز شریف اپنی آئینی میعاد تو کیا پورا کرتے، وہ آئینی مدت پورا ہونے سے ڈھائی سال پہلے ہی جیل کی کال کوٹھڑیوں میں پہنچا دیئے گئے۔ قرضوں کے معاملے میں بھی پاکستان پہلے سے زیادہ جکڑا گیا ہے۔ کالا باغ ڈیم ۹۸ء میں تو کیا بننا شروع ہوتا ۶ سال مکمل ہونے کو ہیں اب تک کالا باغ ڈیم ۹۸ء ہیکولوں میں اٹکا ہوا ہے۔ اسی طرح ۹۷ء میں دنیا کے کچھ ممالک کے تباہ ہونے کی بات بھی نری جھوٹ ثابت ہوئی۔ اوزون کی تہہ میں تبدیلیوں کی وجہ سے بھی کوئی ممالک تباہ نہ ہو سکا۔

ہفت روزہ ”حرمت“ نے اپنے قارئین کو اس عالمی شہرت یافتہ ماہر نجومی کی پیشین گوئیوں کی مہارت سے مزید مرعوب کرنے کے لیے آخر میں بڑا زور دے کر لکھا ہے کہ واضح رہے کہ پروفیسر جی ایچ راجا نے ماضی میں جتنی بھی پیشین گوئیاں کی ہیں وہ ہو بہو صحیح ثابت ہوئی ہیں اور مبصرین اور ماہرین پروفیسر راجا کی موجودہ پیشین گوئیوں کو غیر معمولی اہمیت دے رہے ہیں۔ اب پتا نہیں راجا صاحب کی ماضی کی وہ کون سی پیشین گوئیاں تھیں جو ہو بہو پوری ہوئیں۔ فی الحال تو جو ہمارے سامنے ریکارڈ ہے۔ اس میں ان کی ماضی کی تمام پیشین گوئیاں ہو بہو الٹ ثابت ہوئی ہیں۔ انٹرویو کرنے والے کے پاس چونکہ اس وقت اس سے پہلے ان کی پیشین گوئیوں کا ریکارڈ نہ ہوگا، اس لیے جیسا نجومی صاحب کہتے ہیں عوام ان پر ایمان لاتے رہے، ورنہ ان تمام نجومیوں کا ریکارڈ ذرا سامنے رکھ کر ان سے بات کی جائے تو وہ ایسے دعوے کرنے کی جرأت نہ کرے۔

♦ نواز شریف کے مشہور نجومی اسسٹنٹ آڈٹ آفیسر محمد یاسین وٹو نے بھی ۹۷ء میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ نواز شریف حکومت اپنی آئینی مدت پوری کرنے گی۔ اس سلسلے میں ان کی تمام پریشانیاں اور مشکلات اگلے سال ۲۰ اپریل ۹۸ء تک پوری ہو جائیں گی۔ اسی طرح ۵ مارچ ۹۹ء کے نوائے وقت میں یاسین وٹو نے یہ دعویٰ کیا کہ رواں سال کے آخر میں امریکہ کے صدر بل کلنٹن امریکہ کی صدارت سے محروم ہو جائیں گے اور واجپائی پر ۲۷ اکتوبر کے بعد قاتلانہ حملہ ہوگا۔ ان میں سے کوئی بات بھی یاسین وٹو

(نجمی) کی درست نہ ہوئی۔

❖ ورلڈکپ کے بارے میں خبریں بڑی فورم میں نجومی باواشاہ غازی جلال، پروفیسر دلیر حسین، پروفیسر ایم اے کوکب اور دیگر کئی نجومیوں کی پیشین گوئی کی کہ پاکستان ورلڈکپ جیت جائے گا لیکن پاکستان بڑی ہی بری شکست کے ساتھ ورلڈکپ سے محروم رہا۔

❖ ۱۹۹۹ء میں ۵ سال بعد دم دار ستارہ نمودار ہوا تو ایک ستارہ پرست نجومی ابواعتصام نے اعلان کیا کہ اس سال دم دار ستارے کی بدولت ملک کی (پاکستان) معیشت میں زبردست استحکام پیدا ہوگا۔ جبکہ ۱۹۹۹ء کے آخر میں عام انتخابات کے نتیجے میں مخلوط حکومت بنے گی جو دو سال بعد ختم ہو جائے گی۔ حالانکہ ۹۹ء میں ملکی معیشت تو کیا مضبوط ہوتی، خود حکومت ہی زبردست بحران کا شکار ہو کر ختم ہو گئی۔ عام انتخابات کے بجائے فوجی حکومت قائم ہو گئی اور نئے سربراہ جنرل پرویز کوخزائنہ بھرنے کے لیے عرب ممالک کے دورے کرنے پڑے اور مغربی ممالک اور عالمی مالیاتی اداروں سے قرضے ری شیڈول کرانا پڑے۔

قارئین کرام! یہ ہے جھوٹ، کذب بیانی اور ضعیف الاعتقادی کا مرقع علم ”نجوم“۔ نجومی کہتے ہیں کہ ہماری ۸۰ فیصد پیش گوئیاں درست نکلتی ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ تمام عالموں اور نجومیوں کے اندازے ۸۰ فیصد درست نہیں بلکہ ۸۰ فیصد سے زائد نکلتے ہیں۔ شیطان تم کو ایک آدھ بات سچ بتا دیتا ہے تو تم پھر اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں میں اپنا کاروبار پھیلاتے رہتے ہو۔ پھر ایک ہی موضوع پر ایک نجومی بات کرتا ہے تو دوسرا اس کے بالکل متضاد فرض کیا ایک کہتا ہے فلاں شخصیت یا ملک کو نقصان ہوگا دوسرا کہتا ہے نہیں ہوگا اب دونوں میں سے ایک کی بات تو صحیح ہوتی ہے۔ پس اس کی بات صحیح ثابت ہو جائے تو وہ اپنی پیش گوئی کا خوب پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ اسی طرح کسی دورے کے موقع پر دوسرے کی بات صحیح ثابت ہو جاتی ہے تو اب اسے اپنی غیب دانی کا رعب جمانے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس طرح ان سب کا کاروبار

چلتا رہتا ہے، پھر ان پیش گوئیوں کا سب سے قابل نفرت پہلو یہ ہے کہ کسی کے بارے میں جب مایوس کن پیش گوئی کی جاتی ہے کہ یہ سال، مہینا یا ہفتہ تمہارے لیے اچھا نہیں گزرے گا تم جو بھی کام کرو گے وہ ہمت ہار کر بیٹھ جائے گا۔ مایوسی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں اتر جائے گا۔ معاشرے کا عضو معطل ہو جائے گا جبکہ اسلام نے انسانوں کو ایسی راہ ہدایت دکھائی ہے کہ کسی حالت میں بھی مایوسی کو کفر قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ (الزمر: ۵۳/۳۹)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا کیونکہ اللہ کی رحمت کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ یہ علم نجوم والے لوگوں کا سن وفات تک نکال کر دے دیتے ہیں۔ بتائیے اگر کسی کو علم ہو جائے کہ ایک ماہ یا ایک سال بعد تم مر جاؤ گے تو اس پیش گوئی کی صداقت قطع نظر خود اس کی زندگی پر کیا اثر پڑے گا؟ یا تو وہ دنیا کے کاموں سے مایوس ہو کر گھر بیٹھ جائے گا، یا کسی کی کسی سے ذاتی دشمنی ہو گئی تو وہ کہے گا مر تو میں نے ویسے بھی جانا ہے تو کیوں نہ اپنے چند دشمنوں کو قتل ہی کرتا جاؤں۔ اس طرح کوئی دشمن ملک کسی دوسرے ملک پر حملہ کر دے اور جس ملک پر حملہ ہو اس ملک کے نجومی اپنے حکمران کو بتائیں کہ فی الحال یہ ہفتہ تمہارے لیے ختم ہے اس لیے اس ہفتے یا اس ماہ دشمن کے حملے کا کوئی جواب نہ دو تو بتائیے ایک ہفتہ یا ایک ماہ بعد اس حکمران کے جواب دینے تک اس کے ملک کا کیا حال ہوگا؟ کیا دشمن اس کے ملک پر قابض ہو کر اس کی حکومت کا مکمل صفایا نہیں کر دے گا؟

اس لیے نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو واضح طور پر تنبیہ کر دی جو شخص کسی کا ہن (نجومی، دست شناس اور جادوگر وغیرہ) کے پاس آئے اور اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ کی شریعت کا انکار کیا۔ (بخاری و مسلم)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ میں ایک رات کی بارش کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



”جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس نے کہا ہے، میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن تھے اور کچھ کافر۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کے ساتھ کفر کیا اور جس نے کہا فلاں فلاں ستارے (پنجھتر) سے بارش ہوئی، اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔“ (بخاری و مسلم)

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے سعد و نجس پر ایمان لانے والوں کو کافر قرار دیا ہے لیکن نجومی حضرات رات دن لوگوں کو اسی چکر میں گرفتار رکھتے ہیں کہ تمہارے لیے فلاں ستارہ سعد ہے اور فلاں ستارہ ساعت اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہفتہ یا دن تمہارے لیے نجس ہوگا۔ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر ستاروں کو دیکھ کر پیشین گوئیاں کرنے والوں (نجومیوں) نے لوگوں کے مال و ایمان کو لوٹنے کے کئی دھندے بنا رکھے ہیں۔

(بحوالہ: طلسمی اور جتائی پھندے۔ قاضی کاشف نیاز)





## جادو کرنے اور کروانے والوں سے مکمل نجات (ان شاء اللہ)

جادو سے بچنے کی تدابیر اگر جادو ہونے سے پہلے کر لی جائیں تو اللہ کے فضل و کرم سے مستقبل میں کسی کام میں مایوسی نہیں ہوگی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی پر جادو چل جائے تو اس وقت لوگ عاملوں یا نجومیوں کے پاس بھاگتے ہیں جن کے پاس جانے سے اسلامی اقدار زد میں آتی ہیں اور معاشرتی حوالے سے بہت سے برائیاں جنم لیتی ہیں۔

اب سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ کیوں نہ ہم پر کوئی کالے کر تو توتوں والا جادو کرے اور اس کا کیا گیا جادو ناکام و نامراد ہو کر اسی کے گلے کی ہڈی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحیح سلامت اپنی زندگی کی شاہراہ پر چلتے رہیں۔

تو آئیے!..... ہم پہلے پہل چند احتیاطی اقدامات کو بروئے کار لائیں تاکہ آنے والی پریشانیوں اور نحوستوں سے نجات ممکن ہو اور جادو کرنے اور کرنے والوں کی نہ صرف شیطانی چال بازیاں رنو چکر ہوں بلکہ دونوں (جادو کرنے اور کروانے والے) ذلیل و خوار ہوں۔

چند احتیاطی اقدامات:

۱] مدینہ منورہ کی عجمہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں۔ اگر مدینہ منورہ کی عجمہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجمہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ میں آتا ہے: ”جو شخص عجمہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھالیتا ہے اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔“

۲] دوسری احتیاطی تدبیر وضو ہے کیونکہ با وضو انسان پر جادو اثر نہیں کرتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں اثر گزار رہتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے، فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو

معاف کر دے کیونکہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔

۳۱

باجماعت نماز کی پابندی کرنے سے بھی جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

۳۲

رات کا قیام کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی و انکساری کا اظہار کرنے سے بھی جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

۳۵

بیت الحلاء سے نکلنے وقت دعا پڑھنے سے انسان جنات کی شرارتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔

۶۱

سونے سے پہلے وضو کرنا اور پھر آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے کرتے سو جانا اس کی وجہ سے مسلمان اللہ عزوجل کی حفاظت میں آ جاتا ہے۔

۸۱

صبح و شام کے مسنون اذکار کرنے سے خبیث چیزیں خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ جنوں اور شیطانوں سے مقابلہ کے لیے مومن کے ہتھیار کے طور پر مسنون اعمال پیش خدمت ہیں۔ ذیل میں ہم ایسے تین اعمال درج کر رہے ہیں جو انسان کو تمام شیطانی بلاؤں اور جادو گروں کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔

پہلا عمل: سورہ فاتحہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قرآن کی سب سے بڑی سورت قرار دیا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرب کے ایک سردار کو جسے سانپ نے ڈس لیا تھا فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ درست ہو گیا اور اس نے تیس بکریاں دیں۔ اور ابوداؤد میں ہے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ایک پاگل آدمی کو ایک صحابی نے تین دفعہ صبح و شام فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا اور اس کی زنجیریں اتر گئیں۔

دوسرا عمل: آیت الکرسی (البقرہ: آیت: ۲۲۵) ہے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیہ الکرسی کو قرآن پاک کی سب سے بڑی آیت کہا گیا ہے۔ آیت الکرسی ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا، اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکے گی۔

تیسرا عمل: معوذات یعنی آخری قل ہیں۔ یہ صبح و شام تین تین مرتبہ اور ہر نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو یہ دوسورتیں ایک ایک دفعہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونک لیتے اور وہ ہاتھ جسم کے جس جس حصے تک پہنچ سکتے وہاں پھیر لیتے، یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے۔

### جادوگروں (نجومیوں) کو پہچاننے کی نشانیاں اور طریقے:

مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی علاج کرنے والے شخص کے اندر پائی جائے تو یقین کر لینا چاہیے یہ جادوگر (نجمی عامل، جوتشی اور جوگی) ہے۔

[۱]: جادوگر مریض سے اس کا اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے۔

[۲]: جادوگر مریض کے کپڑوں سے کوئی کپڑا، مثلاً: قمیض، ٹوپی اور رومال وغیرہ منگواتا ہے۔

[۳]: جادوگر کبھی کوئی جانور بھی طلب کر لیتا ہے جسے وہ بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے اور پھر

اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے اور پھر اسے غیر آباد جگہ پر پھینک دیتا ہے۔

[۴]: جادو والے منتر کو لکھنا۔

[۵]: جادو والے منتر کو پڑھنا جو کہ کسی عام آدمی کی سمجھ بوجھ سے بالاتر ہو۔

[۶]: مریض کو ایسا حجاب دینا جس میں مربعات ڈبے بنے ہوئے ہوں اور ان کے اندر

چند حروف یا نمبر لکھے ہوں۔

[۷]: مریض کو یہ حکم دینا کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک معینہ مدت کے لیے ایسے

کمرے میں چلا جائے جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچ سکے۔

[۸]: مریض سے کبھی اس بات کا مطالبہ کرنا کہ ایک معینہ مدت کے لیے جو کہ عموماً چالیس

دن ہوتی ہے، پانی کو ہاتھ نہ لگائے اور یہ علامت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ

جادوگر جس جن سے کام لیتا ہے وہ عیسائی جن ہوگا۔

[۹]: مریض کو کچھ ایسے کاغذ دینا جنہیں جلا کر ان کے دھوئیں سے دھونی لینی ہوتی ہے۔

[۱۰]: ایسے کلام کے ساتھ بڑبڑانا جسے سمجھانہ جاسکے۔

[۱۱]: جادوگر کبھی مریض کو اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور جس وجہ سے وہ اس کے پاس آتا ہے اس کے متعلق آتے ہی اسے بتا دیتا ہے۔

[۱۲]: جادوگر مریض کو ایک کاغذ میں پکی ہوئی مٹی کی پلیٹ میں چند حروف لکھ کر دیتا ہے جنہیں پانی میں ملا کر مریض کو پینا ہوتا ہے۔

آپ کو اگر ان علامات سے کوئی ایک علامت کسی شخص میں نظر آئے تو سمجھ لو کہ یہ جادوگر ہے۔ تو آپ پھر اس کے پاس ہرگز بھی نہ جائیں۔ ورنہ آپ پر آپ ﷺ کا یہ فرمان صادق آجائے گا جو آدمی کسی نجومی (جادوگر) کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے دین سے کفر کیا۔

**نوٹ:**..... آخر میں ایک بات کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ جنات انسانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ یہ اللہ کی مخلوق ہے۔ لہذا ایک مخلوق دوسری مخلوق پر کسی طرح حاوی ہو سکتی ہے اور نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے؟

ہم صرف یہ کہہ دینا ہی کافی سمجھتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہو اس گھر میں واقعی جن و شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مگر جس گھر میں قرآن حکیم کو مقدس سمجھ کر طاق دانوں کے سپرد کیا گیا ہو اس گھر میں جن و شیطان نقصان پہنچانے سے باز بھی نہیں آتے۔ جیسا کہ راقم الحروف کی ہمشیرہ رقیہ عبدالقادر (غازی آباد چیچہ وطنی) کے ساتھ آتش زدگی کا معاملہ پیش آیا۔ جنوں نے دس ہزار سے پندرہ ہزار تک نقصان کر دیا اور خود با آواز انسان بتایا کہ ہم کئی دنوں سے اس کمرے کو نذر آتش کرنے کے لیے آتے تھے، لیکن خاتونِ خانہ کے قرآن پڑھنے کی آواز آتی تو واپس چلے جاتے، لیکن آج موقع ملا ہے کہ فاضل خاتون دنیا پور گئی ہے۔ ہم نے سوچا خاتون کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھا کر اپنے دل کو تسکین کر لیتے ہیں۔



میرے بھائیو اور بہنو! اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم اذکار مسنونہ اور اعمال ماثورہ کو حرز جان بنائیں اور کثرت کے ساتھ استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور شیاطین کی چالوں اور نجومیوں کے شر سے بچائے گا۔  
اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو!

والسلام

(بحوالہ: جادو سے شرارتیں و پھندے۔ ارسلان بن اختر)



## مرده ستاروں کی اقسام

قارئین کرام!..... ستارہ شناس دنیا کے ہر خطے کو فتح کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور بالخصوص مسلمانوں کے عقائد (توحید و رسالت) کی دھجیاں بکھیرنے کے لیے اہم رول پلے کیے جا رہے ہیں۔ یاد رہے! کہ مسلمانوں میں بھی ان لوگوں کی عزت نفس کو مجروح کیا جا رہا ہے جن کے گھروں میں ان کے آباء اجداد کا دین چلا آ رہا ہے۔ صاف گوئی کے ساتھ بات کو سمجھ لینا، یعنی ہندوستانی دین و دنیا۔

عزیز قارئین!..... ملک بھر میں جس جگہ بھی نام نہاد عالموں کے ڈیرے ہیں۔ وہاں آپ کو خدائی چیلنج اور ستاروں کے ذریعے آپ کو دینی دنیا بدلنے کا پورا پورا حق حاصل ہے اور عالمین جہدہ کے مطابق آپ اپنے دن اور رات کا سرکٹ ماند یا پروان چڑھتا معلوم کر سکتے ہیں۔ اگر نجومیت کی بغاوت کرنے والوں کی طرف دیکھا جائے تو ان کو اپنے آباء اجداد سے جو میراث ملی ہے اس میں اپنے حقوق کی وصولی کے لیے اپنی کمر کو جھکانے کے لیے اور اپنے سر کو سر بسجود کرنے کے لیے خالق کائنات و خالق حقیقی اللہ الصمد کے گھر میں آنا شرط اول ہے کیونکہ جس کی یہ صفت ہے کہ وہ ہمارے مستقبل کی خبروں سے خوب واقف ہے اور وہی ذات ہماری خالق و مالک ہے۔

اس لیے کہ وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں کو سنتا اور دیکھتا ہے اور ہمارے دن و رات کے چلانے کا کنٹرول اسی کے ہاتھ میں ہے اور اگر عالمین کی طرف نظر کرم کی جائے تو حقیقت بھی اپنے آپ کو جھنجھوڑے بغیر نہیں رہ سکتی۔

کیونکہ عالموں نے بدعتیہ لوگوں کی نظریں ستارہ پرستی کی طرف مبذول کروا کے ان کو اسی بات کا درس دیا ہے کہ ستارہ تمہاری ہر طرح سے راہنمائی کرے گا اور ستارہ تمہارے



دنوں کے ہیر پھیر میں اطلاع بھی فراہم کرے گا۔

حالانکہ:..... جس چیز کو فنا ہوا اس پر بھروسہ کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔ اور ستاروں کا ٹوٹنا، گرنا، ضائع ہونا اس کی قرآن مجید سے وضاحت ملتی ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝﴾ (التکویر: ۸۱/۳۰)

اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

”قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا، انسان، چرند، پرند، پہاڑ، سورج، چاند اور ستارے حرف آخر کہ فرشتوں کو بھی موت کے منہ میں جانا ہوگا۔ فرشتوں میں سے سیدنا عزرائیل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام دنیا اور فرشتوں کے خاتمے کے لیے ہاتھ میں صور لیے کھڑے ہوں گے، ان کو بھی موت اپنے آغوش میں لے لے گی۔ باقی رہنے والی ایک ہی ذات مقدسہ ہوگی جس کی گواہی قرآن پاک نے ان الفاظ میں دی ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝﴾

(الرحمن: ۲۶ تا ۲۷)

”ہر چیز کو فنا، ایک ہی ذات کو بقاء ہے۔“

افسوس، صد افسوس! آج مسلمانوں نے ستاروں کو خدائی حیثیت دے دی اور اپنے روز مرہ کے معمولات ستاروں کے ذریعہ سے حل کرنے کے لیے کوشاں ہو گئے۔

انھی ستاروں کی مردہ اقسام بیان کرتے ہوئے نعم احسن (سنڈے میگزین نوائے وقت لاہور) ستاروں کی حقیقت اور ان کے گرنے، اکھڑنے کو یوں اپنے قلم کی نوک پر رکھتے ہیں:

”فلکیاتی اجسام کی تشکیل کے لیے بہت زیادہ وقت درکار تھا۔ دراصل اس سے ہمارے سامنے ایک ایسا قضیہ جنم لیتا ہے جسے معاصر طبیعیات دان سلجھانے میں ناکام رہے ہیں۔ کہکشائیں کیسے وجود میں آئیں؟ سائنس دانوں کا یہ نظریہ ہے کہ کہکشاؤں کی تشکیل کا آغاز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابتدائی کائناتی مواد کی کثافت میں اتار چڑھاؤ کے ذریعے ہوا، جب یہ تھرمل سکیم رولر کی ہمواری کے اثرات سے آزاد تھا۔ ان کا آغاز بہت آہستہ روی سے ہوا، کہکشاؤں کے ”بیج“ نے اپنی ہی قوت ثقل سے سکڑنا شروع کر دیا اور بھنچاؤ کے عمل کے باعث اس میں خود بخود ہی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس عمل کے جاری رہنے سے اس میکیزم کی رفتار اور مقدار میں بھی اضافہ ہوا۔

فوسل ریڈی ایشن کے مطالعہ سے ہمارے سامنے کائنات کا جو تصور آتا ہے وہ یہ ہے کہ ابتدائی کائنات مکمل طور پر یکساں تھی۔ چونکہ آغاز میں بھنچاؤ کا عمل بہت سست تھا۔ بہت ہی سست ایسا لگتا ہے کہ آج ہم جو کہکشاؤں دیکھ رہے ہیں ان کے تشکیل پانے کے لیے یہ رفتار بالکل ناکافی تھی۔ موجودہ نظریات کے لیے یہ واضح کرنا بہت مشکل ثابت ہو رہا ہے کہ کہکشاؤں کس طرح ”پھلنے پھولنے“ کے قابل ہوئیں، جب کہ فوسل ریڈی ایشن کے اخراج سے لے کر اب تک کا درمیانی عرصہ اس کام کے لیے بہت کم ہے۔

بعض طبیعیات دانوں کے مطابق ہماری کائنات میں پارٹیکلز جن سے ہم پہلے ہی واقف ہیں کے علاوہ کچھ اور پارٹیکلز بھی ہیں، جنہیں ”فونیوز“ اور ”گریوٹینوز“ جیسے خوبصورت نام دیے ہیں، انھوں نے کہکشاؤں کے تشکیلی عمل کو بڑھانے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔

فوسل ریڈی ایشن کے اخراج کے بعد یہ کائنات ایک گریوٹیشنل سپر کولنگ کے دور میں داخل ہوئی۔ تب مواد سکڑ سکتا تھا، توانائی خارج کر سکتا تھا اور بتدریج زیادہ مستحکم حالتوں کی جانب بڑھ سکتا تھا۔ اسی وجہ سے کہکشاؤں اور ستارے..... یاد دوسرے لفظوں میں، گریوٹیشنل فورس کے نیوکلئیر ایشن سنٹرز کو مشکل ہونے کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس عمل میں اربوں سال لگ گئے۔

ایک ایٹم کے نیوکلئیس کی طرح ستارے کی کیت اس کے اجزا کی مجموعی کیت سے کم ہوتی ہے۔ اضافی کیت فوٹونز کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے جو توانائی اور ناکارگی کو لے جاتی ہے۔ اپنی روایت کا اتباع کرتے ہوئے اسے ”گریوٹیشنل انٹروپی“ کہیں گے۔ وہ ناکارگی جو سکڑتے ہوئے فلکیاتی اجسام سے فوٹونز کے ذریعے نکل جاتی ہے۔ اس سے یہ بات

پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ اسی دور میں گریوٹیشنل انفارمیشن کا بھی ظہور ہوا۔ جیسا معاملہ نیوکلیائی اور برقی مقناطیسی انفارمیشن کے ساتھ ہوا، اسی طرح یہ بھی ستاروں کی تشکیل اور روشنی کے اخراج میں تاخیر کا باعث بنی۔ یہ اس ناکارگی کے راست متناسب تھی جو ستاروں کی تشکیل کے ذریعے دستیاب ہوئی۔

جب ایک ستارہ چمکتا اور سکڑتا ہے تو اس کی باڈی کے اندر بتدریج حرارت میں اضافہ ہوگا۔ جیسے جیسے ستارے کی تابانی بڑھے گی درمیانی حصہ گرم سے گرم تر ہو جائے گا۔ کیا ایک ستارہ ناکارگی کے نامختم وسائل کا حامل ہے؟ کیا یہ ایک ایسا کنواں ہے جس کا کوئی پیندا نہیں ہے؟ نہیں، نیوکلیائی اور برقی مقناطیسی ناکارگیوں کی طرح گریوٹیشنل انٹروپی بھی لامحدود نہیں ہے۔ جب کوئی ستارہ اپنے انجام کو پہنچتا ہے تو یہ بہاؤ رک جاتا ہے اور کرنٹ منقطع ہو جاتا ہے۔

اب تک کئی طرح کے مردہ ستاروں کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ وہ ستارے جن کی کمیت ہمارے سورج کے برابر ہوتی ہے، وہ ست روئی سے موت کی جانب پیش قدمی کرتے ہیں اور مکمل طور پر جل کر بلیک ڈواف (سیاہ بونا) بننے سے پہلے وائٹ ڈواف (سفید بونا) بنتے ہیں، جب کہ وہ ستارے جن کی کمیت ہمارے سورج کی کمیت سے چند گنا زیادہ ہوتی ہے وہ اپنے انجام کو پہنچنے کے بعد ”نیوٹرون سٹارز“ بن جاتے ہیں۔

زیادہ بھاری ستاروں میں قوت ثقل اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ جب وہ مرتے ہیں تو کوئی چیز انھیں ڈھیر ہونے سے نہیں روک سکتی۔ اس میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب روشنی بھی ستارے سے باہر نہیں نکل سکتی، بلکہ واپس اسی پر ”گرہ پڑتی“ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے فوارے سے نکلنے والا پانی واپس اسی میں گر جاتا ہے۔ بیرونی دنیا کے لیے اس ستارے کی چمک ختم ہو جاتی ہے اور یہ اپنے ہی افق کے پیچھے چھپ جاتا ہے۔ یہ بڑی تیزی سے اپنے خاتمے کی طرف بڑھتا ہے اور اتنی ہی تیزی سے ایک نامعلوم دنیا میں چلا جاتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اس کے بعد یہ خلا میں کسی قسم کی توانائی اور انٹروپی کی حامل ریڈی

ایشن نہیں بھیجتا۔ فولاد کے نیوکلیئس اور نوبل مالیکیولز کی طرح، یہ اپنا کنواں خالی کر دیتا ہے۔ اگر کسی دن سارا فلکیاتی مواد بلیک ہولز میں تبدیل ہو جائے تو یہ کائنات اپنی زیادہ سے زیادہ گریوٹیشنل انٹروپی کی حالت کو پہنچ جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کبھی بھی نہ ہو، کسی بھی قیمت پر تاہم اگر ایسا ہوتا بھی ہے تو ہم ایسی مخدوش حالت سے ابھی بہت دور ہیں۔

جب ایک دھلی ہوئی رات کو ہم آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے دیکھتے ہیں اور ان ستاروں کے جھرمٹوں سے نکلنے والے رنگ برنگے فوٹونز دیکھتے ہیں تو ہم نیوکلیائی اور گریوٹی کے متاخر انجماد کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ فوسل ریڈی ایشن کے اخراج کے بعد سے کائناتی مواد جو گریوٹیشنل سپر کولنگ کی حالت میں تھا، سست روی سے مستحکم حالت کی طرف بڑھ رہا ہے، جو بالآخر ستاروں کے اختتام پر منتج ہوگا۔

ستارے سکڑنے اور لوکل درجہ حرارت کو اس سطح تک بڑھانے کے لیے جو کائناتی پیچیدگی بڑھنے کے لیے ضروری ہے، گریوٹیشنل انفارمیشن استعمال کرتے ہیں۔ جب اندرونی درجہ حرارت کئی لاکھ ڈگری کیلون تک پہنچ جاتا ہے تو نیوکلیائی رد عمل شروع ہوتا ہے۔ جس طرح ستارہ روشنی فراہم کرنے کا باعث بنتا ہے، اسی طرح اس کے درجہ حرارت اور بھنچاؤ کا عمل بھی سست ہو جاتا ہے۔

جب پانچ ارب سال بعد ہمارا سورج اپنی ساری ہائیڈروجن کو ہیلیم میں تبدیل کر چکے گا تو ہمیشہ سے موجودہ گریوٹیشنل فورس کی وجہ سے دوبارہ سکڑنا شروع ہو جائے گا۔ درجہ حرارت بڑھ کر تقریباً دس کروڑ ڈگری کیلون تک پہنچ جائے گا۔ اس موقع پر نیوکلیائی رد عمل کے ایک نئے مرحلے کے ذریعے ہیلیم کے نیوکلیئس کاربن آکسیجن کے نیوکلیئس میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اس کے نتیجے میں شمسی بھچاؤ اور درجہ حرارت پھر سے رک جائے گا۔ ایک ستارے کی پوری زندگی کے دوران تھرمونیوکلیر فیوژن کے وقفے گریوٹی کے وقفوں کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

نیوکلیر انفارمیشن جو ابتدائی نیوکلیدو سنتھیز کے ذریعے پیدا ہوئی، جب کائنات کی عمر صرف

چند منٹ تھی، کے بغیر بھی ستارے موجود ہو سکتے تھے، لیکن اس طرح ان کی زندگی کا دورانیہ بہت ہی کم ہوتا۔

### باغبانپورہ لاہور میں بادل سے ملاقات:

مجھے فرید شاہ کے بیٹے سے مایوسی ہوئی کہ میرے ایک بھی سوال کا وہ جواب نہ دے سکا۔ اب میری اگلی منزل آکاش صاحب کا آستانہ عالیہ تھا۔ ابھی دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ میں نے آکاش سے ملنے کا یہ وقت مناسب سمجھا۔ اب میں شالیمار باغبانپورہ کے مین روڈ پر واقع نجومی آکاش کے آستانے کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، کیونکہ سڑک سے نگاہ پڑنے پر آستانہ کھانا نظر آیا۔ سیڑھیاں چڑھتے کچھ ویسے ہی الفاظ جو فرید شاہ کے آستانے کی رونق تھے یہاں پر بھی نظر آئے۔ میں ابھی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ سامنے سے بیساکھیوں کے سہارے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ یہ آکاش صاحب کا سیکرٹری بھی تھا اور ان کی عدم موجودگی میں آستانے کا پہرے دار بھی۔ باتوں ہی باتوں میں معلوم ہوا کہ جناب آکاش صاحب ڈیڑھ بجے تشریف لاتے ہیں اور شام تک حاضری دیتے ہیں۔

مجھے ڈیڑھ بجے آنا تھا، لیکن میں نے شام چار بجے کا ٹائم طے کیا اور اپنے مدرسے کی طرف چل نکلا۔ مدرسے میں آکر فرید شاہ کے آستانے کا نقشہ بناتے بناتے گھڑی نے چار بجنے کا احساس دلایا۔ اب میں پھر آکاش منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ اور سوچوں ہی سوچوں میں گم سم وہاں پہنچ گیا۔ نجومی صاحب مصروف عمل تھے۔ تھوڑی دیر بعد نجومی جی میری طرف متوجہ ہوئے میں نے لبیک کہتے ہوئے ان سے مصافحہ کیا اور بیٹھ گیا۔ لیکن میرے بدن میں ہل چل سی مچ گئی اور مجھے گھٹن محسوس ہونے لگی۔ اپنے دل کو تسلی دینے کے بعد جو حقیقت اب میرے سامنے تھی، میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، کیونکہ رمضان کا بابرکت مہینہ تھا۔ جس میں ہر شخص اپنے آپ کو گناہ سے بچانے میں مصروف عمل ہوتا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو امت کے راہنما کہلاتے ہیں اور ملت اسلامیہ کے خیر خواہ ہیں، لیکن اس مشکل کش بھکاری کے ہاتھ میں سگریٹ تھا، جس سے میرا دم گھٹا جا رہا تھا۔ نجومی نے میری حالت غیر کو دیکھ کر کہا ”اگر آپ

محسوس کرتے ہیں تو میں سگریٹ کو بجھا دیتا ہوں۔“ میں نے تکریم کہا: ”نجمی صاحب اگر میں محسوس کر بھی لوں تو تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہوں! اگر اس نے تمہارا کچھ بگاڑ دیا جس نے اس بابرکت مہینے میں کھانے پینے سے منع کیا ہے تو تم کیسے بگڑے ہوؤں کو سنوار سکو گے۔“ اس بات پر نجمی کو شرمندگی اٹھانا پڑی۔ اس کے باوجود نجمی صاحب نے سگریٹ نوشی جاری رکھی۔

یاد رہے! یہ وہی آکاش صاحب ہیں جن کے بارہ میں نوائے وقت نے ایک خبر شائع کی تھی۔ جس کا متن یہ ہے:

”نجمی آکاش بادل چوروں کا سرغنہ نکلا۔ نجمی کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ شاییمار باغبانپورہ کے قریب مین روڈ پر نجمی آکاش نے ایک بڑا بورڈ لگا رکھا تھا جس پر لکھا ہے:

ہر قسم کے جادو کا توڑ، مالی پریشانیاں، رشتوں میں مشکلات، میاں بیوی میں ناچاقی اور تمام مسائل کے لیے ہمارے پاس تشریف لائیں۔“

قارئین کرام!..... بد قسمتی کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں جگہ جگہ ایسے نام نہاد خود ساختہ پروفیسر عامل نجمی لوگوں کی مشکلات پل بھر میں حل کرنے کا بورڈ لگا کر بیٹھے ہیں اور اس کی آڑ میں مکروہ دھندے اور شیطانی کاروبار کرتے ہیں۔ لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہی طریقہ کار نجمی آکاش کا تھا۔ وہ اولاد دینے سے لے کر مقدمات کا مطالبہ فیصلہ تک کرانے کی قدرت رکھتا تھا، لیکن زیادہ تر کام اس کے مال کو دگنا کرنا تھا۔ دوران تفتیش اس نے اعتراف کیا کہ وہ لوگوں کے گھروں میں جاتا، بھاری فیس وصول کر کے سارے گھر کا مال پیسہ زیور اپنے سامنے رکھوا لیتا اور دم کرنے کے بعد جگہ بھی خود تجویز کرتا اور حکم دیتا کہ اتنے ہفتے یا اتنے مہینے اس مال کو نہ دیکھا جائے، اس کے بعد یہ دگنا ہو جائے گا اور عامل صاحب خود آکر اسے نکالیں گے۔ اس دوران وہ اپنا آدمی نگرانی پر مامور کر دیتا اور جوں ہی اہل خانہ کہیں جاتے، گھر مقفل ملتا، وہ چوری کر کے صفایا کروا دیتا اور اہل خانہ کو شک بھی نہ گزرتا کہ مال نجمی صاحب لے اڑے ہیں۔ اور وہ مدت مہینہ پہلے ہی چوری ہو جاتا۔ لہذا نجمی صاحب بچ جاتے، ان کی کرامت کا بھانڈا کیسے پھوٹتا۔

اسی طرح آکاش بادل صاحب نے لاہور میں حسب معمول یہی واردات کی۔ پچاس ہزار روپے کے قریب نقدی زیورات پرانز بانڈ دو ماہ کے لیے اپنے سامنے دم کر کے تجوری میں رکھوائے اور چند دن کے بعد موقع پا کر جبکہ گھروالے کہیں گئے ہوئے تھے، اپنے چیلوں کو بھیجا اور مال اڑالیا۔ اب گھروالے عقل مند نکلے، انھوں نے پولیس میں رپٹ لکھوا دی اور پرچہ درج کروادیا کہ ان کو فلاں نجومی پر شک ہے، کیونکہ وہ جگہ ایسی تھی جس کا صرف نجومی کو پتا تھا۔ عام چوروں کو اس خفیہ خانے کا علم نہ تھا۔ لہذا صاحب کرامت اپنے آستانہ عالیہ پر عقیدت مندوں کے حلقے میں بیٹھے ہوئے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھانے کے الزام میں اچانک گرفتار کر لیے گئے۔

لیکن اب نجومی صاحب پھر اپنے آستانے پر براجمان تھے، کیونکہ وطن عزیز میں کچھ لے کر کچھ دے کر کام بن جاتا ہے۔ اگر نجومی صاحب رات کو ڈاکے مروا کر لوگوں کو کنگال کر سکتے ہیں تو ہمارے ملک کی بے چاری پولیس نجومی صاحب کی انٹیر وگیشن کے درمیان ان کے بچوں کے منہ سے نوالے نہیں چھین سکتی۔

میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ آکاش بادل صاحب بالکل چٹے، ان پڑھ اور جاہل قسم کے انسان تھے۔ ان کو تعارفی پیکیج دیتے ہوئے بتایا گیا کہ میرا نام یحییٰ ہے اور میں صحافت کا کورس کر رہا ہوں اور صحافت ہی نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں معاشرے میں بھرے ہوئے انسانوں سے ملوں۔ خصوصاً وہ لوگ جن کا معاشرے میں نام و رکیت ہے۔ اور آکاش صاحب آپ بھی چیدہ چیدہ ناموں میں سے ایک ابھرتی ہوئی شخصیت ہیں۔

آکاش صاحب نے کہا: ”جناب سیدھی سادی بات ہے کہ میں کوئی بڑا نجومی نہیں ہوں اور میرے ایڈورٹائز بھی نہیں آتے جو میں آپ سے اس معاملہ پر گفتگو کر سکوں۔“

میں نے کہا: ”جناب آپ نے سمجھا کہ میں آپ کا انٹرویو لینے آیا ہوں جو کسی جریدے کی نظر کروں گا۔ ایسی بات نہیں ہے بلکہ مجھے آپ نجومیت، پامسٹ، سفلی علم، عملیات کے متعلق معلومات دیں اور آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہونے کا ثبوت پیش کریں۔ کیا آپ کی قابلیت



دیواروں تک محدود ہے؟ اس لیکچر پر اس نے غصے کا اظہار کیا لیکن جلد اپنی اصلیت پر آ گیا اور کہنے لگا: ”در اصل بات یہ ہے کہ میں نہ نجومیت کی داستان جانتا ہوں اور نہ ہی کالے جادو کی کانٹ چھانٹ میں صرف اور صرف کاروبار نہ ہونے کی وجہ سے اپنی دکان چکائے بیٹھا ہوں اور مجھ جیسے ہی لوگ میرے آستانے پر حاضری دیتے ہیں اور مجھ جیسا نادان کچھ اُدھر کی کچھ اُدھر کی باتیں اور چار لکیریں آگے اور چار لکیریں پیچھے لگا کر ان کو مطمئن کر دیتا ہے۔ اگر ان کا کام ہو جائے تو معاوضہ مل جاتا ہے، وگرنہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہوں۔“

اب نجومی صاحب نے میرے مستقبل کی بات شروع کر دی۔ کہنے لگے: ”آپ ابھی بچے ہیں۔ جب بیاہ ہوگا اپنی بیوی کے خنروں اور بچوں کا بھرم رکھنے کے لیے ایسے کام کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔“ میں نے لاحول ولاقوۃ پڑھنا شروع کر دیا اور اپنے مستقبل کو اپنے اللہ پر چھوڑ دیا۔

نجومی صاحب نے میز کی دراز سے ایک اور سگریٹ نکالی اور دھواں اڑانا شروع کر دیا۔ قارئین کرام!..... اب میں نجومی صاحب کے حلیے کی طرف متوجہ ہوا، جیسی وہ درمندانہ باتیں کر رہے تھے، مجھے اس میں کوئی راز نظر آیا اور وہ راز ان کا دین اسلام سے دوری تھا۔ دین اسلام سے دوری کی وجہ آکاش کی تربیت پر منحصر تھی۔ بہر حال یہ حالت دیکھ کر مجھے افسوس ہوا کہ اس اللہ کے بندے نے دنیا میں ایک دینی آئیڈیا پیش کرنا تھا، لیکن یہ روزوں میں بھی اپنے نشوں میں مست ہے۔ اس کا نشہ اور چوری کی وارداتوں میں ملوث ہونے کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔

❖ والدین کا بچوں کی دینی تربیت نہ کرنا۔

❖ والد کا علماء کرام کی صحبت اختیار نہ کرنا۔

❖ والد کا حرام اور حلال میں تمیز نہ کرنا۔

❖ والدین کا اپنے بچوں کی توجہ سکول کالجز کی طرف مبذول کروانا، لیکن مدارس سے دور رکھنا۔

ہمارے معاشرے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچہ والدین کی نظر میں اپنی ذہانت سے کام لے، اس کو افسر بنائیں گے اور جو اپنی ذہانت کو استعمال نہ کرے وہ مدارس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یہ کیسی ظالمانہ تقسیم ہے۔ حالانکہ معاشرے میں والدین کی سوچ امام بخاری رحمہ اللہ کے والدین جیسی ہونی چاہیے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں:

”میری زندگی کے بہت سارے ایام بیت چکے ہیں لیکن یاد نہیں پڑتا کہ میری کمائی میں ایک پیسہ بھی حرام کا ہو۔“

اور والدہ کی کیفیت کیا ہے:

”امام بخاری رحمہ اللہ پیدائشی طور پر نابینا تھے۔ والدہ نے دعا کی: ”اے اللہ! اگر میرے بچے کی بینائی لوٹ آئے گی تو میں اسے تیرے دین کے لیے وقف کر دوں گی۔“ اللہ نے دعا قبول کی۔

بخارہ میں پیدا ہونے والا یہ بچہ اپنے وقت کا سب سے بڑا امام بن گیا۔ اگر والدین کی تربیت بخاری رحمہ اللہ کے والدین جیسی ہو تو ان کے بچے بھی اپنے وقتوں کے امام ہی بنا کرتے ہیں۔ جیسا کہ بخاری رحمہ اللہ امام وقت بنے۔ اصل بات سے ہٹ کر ہم نے بہت باتیں کر لیں۔ اب اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

اب کی بار نجومی صاحب سے میرا اصرار اور بڑھ گیا کہ آپ نجومیت کی تاریخ بیان کریں اور اسے سچا ثابت کریں، لیکن محترم نے فضول سی بات کی۔ کہنے لگے:

”تاریخ تو ان کی یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا جاوگروں سے مقابلہ کرنا اور سچائی کی دلیل یہ ہے کہ یہ کام ہو جاتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام چالیس راتوں کے لیے کوہ طور پر گئے، پیچھے سے سامری نے ایک پتھر کے منہ میں مٹی ڈال دی اور وہ آوازیں نکالنے لگا۔“ میں نے نجومی صاحب سے کہا: ”سامری کا جو بعد میں حشر ہوا تھا، اس پر بھی کبھی غور کیا ہے۔“ تو نجومی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

آؤ ہم قرآن سے پوچھتے ہیں کہ وہ اصل واقعہ پر روشنی ڈالے۔

ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجَلًا جَسَدًا لَهُ خُورٌ  
أَلَمٌ يَرَوْنَ أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا  
ظَالِمِينَ ۝﴾ (الاعراف: ۱۴۸/۷)

”اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا معبود ٹھہرا لیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں آواز تھی، کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتاتا تھا۔ اس کو انھوں نے معبود ٹھہرا لیا اور بڑی بے انصافی کا کام کیا۔“

اب آپ سامری کا ڈرامہ اور سامری کا بھیا نک انجام ملاحظہ کریں۔

جب موسیٰ علیہ السلام چالیس راتوں کے لیے کوہ طور پر گئے تو پیچھے سے سامری نامی شخص نے سونے کے زیورات اکٹھے کر کے ایک بچھڑا تیار کیا۔ جس میں اس نے جبرائیل کے گھوڑے کے سموں کے نیچے کی مٹی بھی (جو اس نے سنبھال کر رکھی تھی) شامل کر دی۔ جس میں اللہ نے زندگی کی تاثیر رکھی تھی جس کی وجہ سے بچھڑا کچھ کچھ بیل کی آواز نکالتا تھا۔ (گو کہ واضح کلام کرنے اور راہنمائی کرنے سے عاجز تھا جیسا کہ قرآن کے الفاظ واضح کر رہے ہیں)

اس میں اختلاف ہے کہ وہ فی الوقت گوشت پوست کا بچھڑا بن گیا تھا۔ تھا وہ سونے کا ہی لیکن کسی طریقے سے اس میں ہوا داخل ہوتی تو گائے، بیل کی سی آواز اس میں سے نکلتی۔

(ابن کثیر)

اس آواز سے سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا کہ معبود تو یہ بچھڑا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بھول گئے ہیں اور وہ معبود کی تلاش میں کوہ طور پر گئے ہیں۔

## سامری کے لیے موسیٰ علیہ السلام کی بدعا:

یادر ہے! لوگوں کو کرب دکھانے والے کبھی خود ہی ڈرامہ بن جایا کرتے ہیں:

ارشاد ہوتا ہے:

﴿قَالَ فَادْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا﴾ (طہ: ۹۷/۲۰)

”کیا اچھا جادو دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا اور ایک اور بھی وعدہ ہے تیرے ساتھ جو تجھ سے ہرگز نہ ملے گا اور اب تو اپنے معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا تو اعتراف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جب سامری نے لوگوں کو پھڑے کی پوجا پر تیار کیا تو اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام بھی پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے یہ بدعا سامری کو دی کہ تو عمر بھر یہی کہتا رہے گا کہ مجھ سے دور رہو! مجھے نہ چھونا۔ اس لیے کہ اسے چھوتے ہی چھونے والا اور یہ سامری بھی دونوں بخار میں مبتلا ہو جاتے۔

اس لیے جب کسی انسان کو دیکھتا تو فوراً چیخ اٹھتا کہ لاحساس۔ پھر سامری جادوگر انسانوں کی بستی سے نکل کر جنگل میں چلا گیا۔ جہاں جانوروں کے ساتھ اس کی زندگی گزری اور یوں عبرت کا نمونہ بنا رہا۔

گویا لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے جو شخص جتنا زیادہ حیلہ و فن اور کمزور فریب اختیار کرے گا دنیا و آخرت میں اس کی سزا بھی اسی حساب سے شدید تر اور نہایت عبرت ناک ہوگی۔

اس میں صرف یہ بتانا مقصود و مطلوب ہے کہ علم نجوم اور جادو وغیرہ کی نوعیت کیا ہے اور اسے اختیار کرنے والے اور ان عاملین کے پاس جا کر اپنی حاجتوں کو رکھنے والوں کا انجام کیا ہے اور کیا ہوگا؟

اب میں نجومی صاحب سے کافی مایوس ہو چکا تھا کیونکہ نجومی کا اس میں ایک تو اپنا اقرار کرنا تھا کہ یہ میرا کاروبار ہے اور بچوں کو پالنے کا رزق ذریعہ معاش ہے..... اور دوسرا یہ کہ نجومی بالکل ان پڑھ قسم کا انسان ہونے کے ساتھ ساتھ چوروں کا سرغنہ بھی تھا جیسا کہ حقیقت بیان کی جا چکی ہے۔ اب مجھے واپس اپنے مسکن لوٹنا تھا کیونکہ افطاری کا ٹائم قریب تھا اور نجومی بے روزہ تھا۔

اس کے ساتھ ہی میں اٹھا تو باہر دو عورتیں میرے اٹھنے کے انتظار میں تھیں۔ ایک نوجوان عورت نے اپنے سر کو جھکایا ہوا تھا گویا کہ وہ اپنے خاوند کو مطیع و فرمانبردار کروانے آئی ہو۔



## سنگھ پورہ میں فرید شاہ کے بیٹے سے ملاقات

بندہ سوچوں میں گم چلا جا رہا تھا کہ سنگھ پورہ کی آمد نے احساس دلایا کہ یہ وہی علاقہ ہے یہاں پر خدا کی خدائی کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ یہاں پر مستقبل کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ یہاں پر خالق کے بندوں کی تضحیک کی جاتی ہے۔ یہاں پر انسانیت کی تذلیل کی جاتی ہے۔ یہاں پر محمد ﷺ کے فرمان کی تکذیب کی جاتی ہے اور یہاں پر فرعونیت و نمرودیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اب میں اپنی سوچوں سے نکل کر انسانیت کی بھلائی کو لیے ہوئے آستانہ عالیہ کے قریب سے قریب تر ہو گیا تاکہ سادہ لوح لوگوں کو لوٹنے والوں کا بھیا تک منظر عوام کے سامنے بھی لایا جاسکے۔ یہی دل میں تمنا و آرزو لیے نجومی صاحب کے بالا خانے کی سیڑھیاں چڑھنی شروع کر دیں۔ اوپر چڑھا تو دیکھا کہ اوپر والی منزل پر تین کمرے تھے، فرنٹ پر آنے والا کمرہ (لاک) کی نذر تھا اور دائیں جانب نجومی صاحب کے سیکرٹری جنرل براجمان تھے۔ مجھے دیکھتے ہی نہایت ادب و احترام بجالائے اور ایک کرسی پر بٹھانے کی زحمت اٹھائی۔ میرا مسئلہ پوچھنے کے لیے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ تبسم کو جگہ دی، کیونکہ بغیر مسکراہٹ کے شکار ہاتھوں سے غائب ہوتا ہوا نظر آتا ہے اور مسئلہ اس لیے دریافت کیا جاتا ہے تاکہ آستانہ عالیہ میں بیٹھے ہوئے نجومی صاحب کو سائل کے سوال سے آگاہ کیا جائے اور نجومی صاحب سامری کی سامریت کو جاری رکھتے ہوئے اپنے نئے آنے والے شکار کو مرعوب کر سکیں۔ یاد رہے، بندہ نے شروع میں نجومیت پر مبنی ان کے کچھ خدائی دعوے قلم بند کیے ہیں۔

ان دعووں کی تصدیق کے لیے آپ فقیر عبدالرحیم عامل روحانی بہاول پوری کی کتاب ”رحیم النجوم“ پڑھ سکتے ہیں۔ نجومی عبدالرحیم بہاول پوری کے خدائی دعوے میری سچائی کے لیے کافی ہیں۔ عبدالرحیم صاحب اپنی کتاب ”رحیم النجوم“ میں لکھتے ہیں کہ علم جوتش و نجوم کی

بنیاد علم ہیئت اور اختر شناسی پر رکھی گئی ہے، اس علم کے ذریعے علم راز، غیب دانی اور حیات و ممات کے مخفی حالات اور ہر کام کا آغاز و انجام اور اس کے نیک و بد نتائج کا پتہ بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام!..... یہ ہے علم نجوم کی حقیقت و معرفت جس کو رحیم النجوم کے مصنف عبدالرحیم بہاول پوری نے قلم بند کیا ہے اور اپنی قوم کے سپوتوں کو یہ ذہن دیا ہے کہ غیب کا علم، حیات و ممات کا علم، آغاز و انجام کا علم، نیک و بد کا علم اور مخفی حالات کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ نجومیوں، جوتشیوں اور عالمین کی طرف ان کثیر علوم کو بذریعہ الہام پارسل کیا جاتا ہے اور یہ پارسل لے کر آنے والا اللہ تعالیٰ کا نافرمان ابلیس شیطان ہوتا ہے۔

لیکن عرش معلیٰ پر قائم ذات نے ان کے نام نہاد دعووں کو باطل قرار دینے کے لیے اور اپنے دعوے کے ثبوت پر ایک ہی آیت میں عقل مندوں کو بات سمجھا دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (الحجرات: ۴۹/۱۸)

”بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس آسمانوں اور زمین کا علم ہے۔“

انہی باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آج خاکسار کو بھی نجومی سے ملنے کا موقع مل گیا۔ نجومی نے پہلے پہل یہی اندازہ لگایا کہ میں بھی ہاتھ دکھا کر اپنی تقدیر کی خبر پوچھوں گا۔

دوستو! نجومی فرید صاحب کے صاحبزادے کے دعووں پر نظر دوڑائی جائے تو ایسے معلوم ہوتا ہے، جیسے مالک ارض و سماء نے اپنے غیبی خزانے اسی کی جھولی میں ڈال دیئے ہیں۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

لیکن آپ کو ایک ہی جھلک میں پانی کا پانی اور دودھ کا دودھ نظر آ جائے گا، جیسا کہ صاحبزادہ نجومی نے میرا نام و پتہ پوچھنا چاہا، حالانکہ صاحبزادہ نجومی کو میرا نام پوچھنے کی حاجت نہیں ہونی چاہیے تھی، کیونکہ جو ہستی شرقاً غرباً و شمالاً جنوباً اور ستاروں کی حرکات و سکنات دیکھنے



اور ان میں ہونے والے حوادث سے واقف ہو تو پھر بھی صاحبزادہ نجومی میرے اتے پتے کی ضرورت محسوس کرے یہ کہاں کا انصاف ہے؟

بہر حال! میں نے اپنا نام محمد عثمان ظاہر کیا۔ یاد رہے کہ میرا نام محمد یحییٰ رکھا گیا ہے اور محمد عثمان یہ مجھ سے بڑے بھائی کا اسم گرامی ہے۔ اب فیصلہ خود کیجئے گا کہ کس طرح نجومی صاحبان اٹکل پچونہ لگنے پر گر گٹ کی طرح پلٹا کھا جاتے ہیں اور سادہ لوح انسانوں کو گمراہی کے راستے پر گامزن کر دیتے ہیں۔

قارئین کرام! دیکھئے کسی بھی کام کا حل کرنا، مشکلوں کو ٹالنا، بگڑے ہوؤں کو مطیع کرنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ اس اللہ تعالیٰ کے بندے کو میرے نام میں جو گڑ بڑیشن ہوئی اس کے بارہ میں بھی معلوم نہ ہو سکا! یہ نجومی صاحب مشکلوں کو کیسے ٹالے گا۔ حاجتوں کو کیسے پورا کرے گا، بگڑے ہوؤں کو کیسے سنوارے گا، سیدھی راہ سے بھٹکے ہوؤں کو کیسے صراطِ مستقیم پر لائے گا اور یہ نجومی محبوب کو قدموں میں کیسے گرائے گا؟

اب میں بھی نجومی صاحب سے سوال کر رہا تھا کہ مجھے نجومیت کی ابتدا نجومیت کا قائد و موجود نجومیت کی انتہا کے بارہ میں مطلع فرمائیں تاکہ ہم لوگوں کی بھی نجومیت کی طرف رغبت بڑھائیں۔ افسوس کے صاحبزادہ نجومی نے میرے ایک بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔ وہ بے چارہ جواب لاتا بھی کہاں سے کیونکہ یہ اصولی قاعدہ ہے کہ جب بھی باطل کو میدانوں کی طرف آنے پر مجبور کیا گیا تو باطل کے ہارنے کی صورت میں باطل فرقتے دھینگا مشتی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔

بہر حال! صاحبزادہ نجومی سے جواب نہ ہونے کی صورت میں ایک لا جواب جواب تھا کہ میرے ابا حضور ملک سے باہر ہیں جب آئیں گے انھی سے سوالات کرنا۔ ہم تو بس ان کی مسند کو سنبھالے ہوئے ہیں اور فرمانے لگے کہ میں علم النجوم کا ماہر نہیں ہوں، نام کی حد تک واقف ہوں۔

حالانکہ مجھ سے قبل وہ ایک آدمی کو روشن مستقبل کی نوید سنارہے تھے۔ ایسے موقع پر ایک

شعر بھی آپ کی نظر کرتا ہوں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تم صدے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

نجمی صاحب کے اس فریبی نقطے نے مجھے نجمی سے الگ ہونے پر مجبور کر دیا اور میں انھی سوالوں کی گھڑی کو اٹھائے ہوئے اپنے اگلے ہدف کی طرف رواں دواں تھا، تاکہ دین کو آڑ بنا کر فرعونیت پھیلانے والوں کا تاقیامت تک تعاقب کیا جائے۔ (ان شاء اللہ)

کیونکہ عالمین حضرات دین کو آڑ بنا کر شر کو پھیلا رہے ہیں اور ایسے شر کو پھیلانے والے اور اس شر سے متاثر ہونے والے لوگ کافر ہیں اور کافروں کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے اس جہاد کے علم کو بلند کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے تاکہ کفر کے ایجنٹوں کو نیست و نابود کیا جائے اور محمد عربی ﷺ پر اتارنے والی شریعت کو نافذ کیا جائے۔

یاد رہے! نبی کریم ﷺ پر اتارنے والی شریعت ایسی ہے کہ جس میں نجمی کو ہاتھ دکھانے پر چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی، جس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ کی جائے اور وہ مرد ہو یا عورت اس حالت میں مر جائیں تو انجام خدا جانے۔ اس عبرت ناک انجام سے بچانے کے لیے علمائے حق نے ہر دور میں اپنے قلم اور زبان سے کلمہ حق کو بلند کیا ہے۔ اور یہ ایسے علمائے حق ہیں جن کے بارہ میں ہادیٰ مرشد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ .))

کہ ”علماء انبیاء کے وارث ہیں۔“

اور ایسا وارث ہمیشہ حق داروں کو ملتا ہے۔



## میرے چار بچے فوت ہوئے

ایک پیشہ ور جعلی عامل کا ایک اور واقعہ سن لیں۔ نارووال کے قریب ایک گاؤں تھا وہاں ایک راجپوت قوم کا سائیں کالے خاں یا کالے شاہ رہتا تھا۔ میں اس کے پاس پہنچا، اس نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے بہت زبردست انتظام کیا ہوا تھا، وہ جہاں رہتا تھا اس راستے پر اس نے ایک فرلانگ کے فاصلے پر اپنا ایک آدمی بٹھایا ہوتا تھا، جب میں وہاں جانے کے لیے اس راستے پر چلا تو ایک آدمی نے مجھے آواز دے کر بلایا اور میرے ساتھ بہت محبت سے پیش آیا۔ مجھے شربت پلا کر کہنے لگا کہ کیا کام ہے، کہاں جا رہے ہو؟ میں نے سب کچھ بتا دیا، ادھر یہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا، اُدھر تمام باتیں واکا کی ٹاکی پر نہ کر رہا تھا، عامل سن رہا تھا۔ انھوں نے نیچے لائن بچھائی تھی، اب جب میں وہاں پہنچا تو کالے شاہ نے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا اور سب کچھ بتا دیا کہ اس کام سے آئے ہو، میں اس کے کمال پر بہت حیران ہوا اور دل میں سوچا کہ اس شخص سے ضرور کچھ ملے گا۔ وہ مجھے کہنے لگا: ”ہم کام ضرور کرتے ہیں مگر مفت میں نہیں“ میں ۵۲۵ روپے لوں گا۔“ میں نے کہا کہ میرے پاس تو صرف ۵۰ روپے ہیں۔

اس نے مجھے کہا شوق علم سیکھنے کا ہے اور پاس کچھ بھی نہیں۔ میں وہاں سے واپس آ گیا، لیکن کسی پل دل کو چین نہیں آتا۔ دل کرتا ہے کہ اڑ کر وہاں پہنچ جاؤں بہت مشکل سے مطلوبہ رقم اکٹھی کی۔ ان کے پاس پہنچا تو انھوں نے بہت عزت کی، قریب بٹھایا، روٹی کھلائی اور چند الفاظ کا عمل بتایا جو بہت مختصر تھا۔ یہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا عمل تھا، جسے ۴۱ دن مسلسل قریبی قبرستان میں جا کر عشاء کی نماز کے بعد کرنا تھا، اس سے صرف اتنا ہوا کہ قبرستان کے اندر جو موکلات تھے انھوں نے مجھے تنگ کیا اور ڈرانے کی کوشش کی، لیکن مجھے ذرا بھی خوف محسوس نہ ہوا۔

جب ۴۱ دن پورے ہو گئے تو حسب سابق کچھ حاصل نہ ہوا۔ سائیں صاحب کے پاس

پہنچا اور انھیں بتایا تو وہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے نام کی چراغی (ختم) پڑھائی تھی، لیکن اسے جنات کے بادشاہ نے قبول نہیں کیا۔ اب ۲۱۰۰ روپے کا مزید انتظام کرو۔ دوبارہ حاضری کے لیے اتنا خرچہ آئے گا۔ آج کے حساب سے یہ رقم بہت زیادہ بنتی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ میں وہاں نہیں گیا۔ رقم بھی گنوائی، سخت محنت کے نتیجے میں کچھ حاصل بھی نہ ہوا، لیکن میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو اس علم کو حاصل کرنا ہے۔ چودہ پندرہ سال کی انتھک محنت، راتوں کا جاگنا، گھر سے ڈانٹ ڈپٹ اور اس کے ساتھ ساتھ خرد کا کام بھی کرنا، جہاں کہیں عامل کا پتا چلتا وہیں پہنچ جانا یہ میرا معمول تھا۔ اس دوران مایوس ہو کر میں نے اپنے استاد سے بات کی، میں نے لکڑی کے خرد کا کام ان سے سیکھا تھا، وہ ملنگ جوگی تھے، میں نے انھیں بتایا کہ بہت وقت ضائع کیا ہے لیکن کچھ حاصل نہیں ہو رہا، مجھے ان کے الفاظ آج بھی یاد ہیں۔ کہنے لگے: ”دورنگی چھوڑ یک رنگ ہو جا۔“ کہنے لگے اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہو یہ علم بھی مانگتے ہو، شوق کا یہ عالم تھا کہ میں نے کہا: استاد جی ٹھیک ہے آپ جو کہتے ہیں وہی کروں گا۔ پھر میں نے جائز و ناجائز نہیں دیکھا۔ استاد جی کہنے لگے: اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں، گھر میں ہی بیٹھو اور عمل کرو۔ بس عمل شروع کرنے سے پہلے ہم سے اجازت لے جاؤ۔ جادوگری اور شیطانی علوم سیکھنے کے لیے پہلے کام کا آغاز بھی شرک سے کرنا تھا۔ غیر اللہ کو پکارنا تھا۔ توحید پرست ہونے کے باوجود میں نے اس بات کی پروا نہیں کی کہ کیا کر رہا ہوں۔ چند وظائف جو استاد نے بتائے تھے میں نے ان کی اجازت سے شروع کیے۔ ان وظائف میں اللہ کے نام کا شائبہ تک نہ تھا۔ تمام تر وظائف شرکیہ کلمات پر مبنی تھے۔ جب میں نے پہلا عمل مکمل کیا تو مجھے وہ کچھ حاصل ہو گیا جو میں کرنا چاہتا تھا۔ جب میں استاد صاحب کے پاس گیا تو انھوں نے کہا بتاؤ کچھ ملا کہ نہیں؟ تو میں نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔ ان عملیات کو سیکھنے کے بعد میں نے ان کو ہر جائز و ناجائز کام کے لیے خوب استعمال کیا لیکن اس دوران میرے بہت نقصان بھی ہوئے۔ میرے ہاں جو اولاد ہوتی فوت ہو جاتی۔ علامت یہ تھی کہ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی۔ علاج معالجہ سے بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس

دوران میرے چار بچے فوت ہو گئے۔ پراسرار علوم کا حصول اذیت ناک ہے۔ اس کے حصول کے لیے مصائب سے گزرنا پڑتا ہے اس کے حصول کے بعد انسان نہ صرف ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ اس کے برعکس شیطان کا ہمنوا بن کر اس کی خوشنودی کے حصول میں لگن رہتا ہے۔ ایک دن میری ان سے ملاقات ہوئی کہنے لگے کہ ایک ملنگ نے ایک بہت کمال وظیفہ بتایا ہے اور کہا ہے کہ اصل کا لاعلم یہ ہے کہ ۱۲۰ فیصد درست نکلتا ہے۔ انھوں نے مجھے اجازت دے دی ہے۔ فلاں جگہ پر بیٹھ کر اتنی مرتبہ اس عمل کو دہرائے، میں نے کہا پڑھ کر سناؤ۔ اس نے وہ الفاظ دو مرتبہ اپنی زبان سے ادا کیے ان دنوں شوق کا عالم یہ تھا کہ مجھے وہ الفاظ یاد ہو گئے۔ میں ذہن میں سوچ رہا تھا کہ اس کو تو اجازت مل گئی ہے مجھے کون اجازت دے گا۔

میرے خداد کے استاد جو تکلے والی کے قریب رہتے تھے میں مشورہ کے لیے ان کے پاس گیا اور انھیں تمام واقعہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ خواہش ہے کہ یہ عمل بھی کر ہی کر لوں۔ مجھے اجازت دیجئے۔ کہنے لگے کہ یہ عمل بہت سخت ہے کہیں جان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو۔ انھیں اس عمل کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم تھا۔ انھوں نے خود بھی یہ عمل کر رکھا تھا۔ بہر حال میری منت سماجت کے بعد انھوں نے کہا کہ تمہارا شوق پورا ہو جائے اس لیے اجازت دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے طریقہ کار سمجھایا۔ سب سے پہلا کام یہ تھا کہ رات ساڑھے بارہ بجے اٹھ کر غسل کرنا ہے۔ سفید کپڑوں کا علیحدہ جوڑا اس کام کے لیے علیحدہ رکھنا ہے جو پاک صاف ہو اسے عمل کرنے سے پہلے پہننا ہے۔ قریبی قبرستان میں بوسیدہ قبر تلاش کر کے اس کے پاؤں کی طرف بیٹھنا ہے اور ۲۱۰۰ مرتبہ وظیفہ دہرائے۔ ۴۱ دن مسلسل یہ عمل کرنا تھا۔ اس پر روزانہ کم و بیش ساڑھے تین گھنٹے صرف ہوتے تھے۔ جب میں نے یہ عمل شروع کیا تو مجھے احساس ہو گیا کہ یہ اتنا آسان کام نہیں لیکن میں نے ہمت نہ ہاری۔

میں نے اپنے ارد گرد حصار لگا کر عمل جاری رکھا۔ ۲۱ دن کے بعد یہ صورتحال ہوئی کہ عمل شروع کرنے کے ساتھ ہی میرے ارد گرد بہت سارے چھوٹی نسل کے کتے جمع ہو جاتے اور

تمام اطراف سے میرے اوپر سے چھلانگیں لگا کر ادھر ادھر جاتے۔ اس دوران وہ مسلسل بھونکتے رہتے۔ مجھے کیونکہ پہلے بھی کافی تجربے ہو چکے تھے اس لیے نہ ہی مجھے ڈر آیا نہ ہی گھبرایا۔ میں نے یکسوئی اور مکمل توجہ کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کی تسلی تھی کہ استاد پیچھے موجود ہے۔ جب میں نے ۳۷، ۳۸ ویں رات عمل شروع کیا تو ایک گدھے کے سائز کا خچر نما کتا میرے سامنے آ گیا اور اس نے خوفناک انداز میں بھونکنا شروع کر دیا۔ اس دوران میری نگاہ بار بار اس کی طرف اٹھتی، لیکن خوف کی وجہ سے میں نظریں نیچی کر لیتا۔ وہ ایک جگہ جم کر بہت خوفناک انداز میں مسلسل بھونکتا رہا، وہ نہ آگے آتا اور نہ ہی پیچھے ہٹتا۔ اس خوفناک صورتحال کے باوجود میں نے عمل جاری رکھا۔ جب میں رات کو گھر جا کر سویا تو خواب میں بھی یہی منظر نظر آتا رہا۔

صبح میں استاد کے پاس پہنچا اور رات والا واقعہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ اب ڈرو نہیں اور عمل جاری رکھو۔ تمہارے جسم تک کوئی چیز نہیں پہنچے گی۔ مجھ پر خوف طاری تھا وہ دور ہو گیا۔ باقی دن بھی کتے والی یہی صورتحال پیش آتی رہی۔ ۴۱ ویں رات میرے اوپر بھاری تھی، ڈر اور خوف بھی بہت تھا۔ شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر قبرستان پہنچا۔ تسبیح کے ابھی چند دانے ہی پھینکے تھے کہ تین کتے میرے سامنے آ گئے۔ ایک ہاتھی نما کتا میرے سامنے دو اس سے کچھ چھوٹے دائیں اور بائیں پہلے وہ صرف اپنی جگہ پر کھڑے بھونکتے رہے، لیکن جوں جوں عمل تیز ہوا انھوں نے چھلانگیں لگانا شروع کر دیں۔ آخری عمل سے پہلے ان دیوبیکل کتوں کے منہ میرے کندھوں سے چند انچ کے فاصلے پر تھے۔ میں اب سوچتا ہوں کہ میرے اندر کون سی چیز تھی جس نے مجھے وہاں بٹھائے رکھا۔ رات کے وقت تن تنہا قبرستان کا سناٹا ہی آدمی کو دہشت زدہ کر دیتا ہے۔ آپ اس کیفیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ تسبیح کے آخری ۲۰ دانوں کا عمل میرے لیے عذاب سے کم نہ تھا۔ ان کو مکمل کرنے کی ہمت اور نہ چھوڑ کر جانے کا ارادہ حالانکہ استاد نے کہا تھا کہ جب عمل تھوڑا رہ جائے گا تو جو کوئی چیز بھی آئے گی اس نے اوپر سے چھلانگیں لگالی ہیں۔ صرف خوف زدہ کرنے کے لیے، لیکن نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

کیونکہ تم نے اپنے ارد گرد حصار بھی کھینچا ہوگا اور میں بھی اس دن پیچھے بیٹھ کر عمل کی نگرانی کروں گا۔ اگر عمل نامکمل چھوڑ دیا تو ساری عمر کیڑوں کے بغیر پاگلوں کی طرح گزار دو گے اور لوگ تمہیں اینٹیں مار مار کر مختلف طریقوں سے اذیتیں دیں گے۔ عمل کرنے کے دوران ان باتوں کی فلم بھی میرے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ جب میں نے تسبیح کا آخری دانہ پھینکا تو کتے میرے سامنے آ کر احترام کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے۔ ہم ہار گئے تم جیت گئے۔ اب بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں قابو کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے: کتنوں کو؟ میں نے کہا: سب کو۔ کہنے لگے: ہم تو لاکھوں کی تعداد میں آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ صرف ان کو تنخیر کرتا ہوں جو سامنے ہیں۔ انھوں نے اپنی حاضری کا طریقہ بتایا اور کہا کہ جب آپ یہ الفاظ ادا کریں گے تو ہم جہاں بھی ہوں گے حاضر ہو جائیں گے۔ ایک بات ذہن میں رہے کہ عمل کرنے کے دوران جو نیت کی جاتی ہے وہ کام ان جنات سے مکمل کرائے جاتے ہیں۔ اس مرحلے سے فارغ ہو کر میں گھر آیا تو خوف سے میرا رنگ اڑا ہوا تھا۔ میری بیوی جو میرے ان کاموں کی وجہ سے پہلے ہی مجھ سے بہت تنگ تھی۔ کہنے لگی: مجھے لگتا ہے کہ تم ان کاموں کی وجہ سے اپنی جان گنوا دو گے۔ میں نے کہا کہ میری منزل مجھے مل گئی ہے۔ اب کون ان کاموں کو چھوڑے گا۔ میں نے بیوی کو غصے سے کہا کہ تمہیں کیا معلوم کہ میں کن صلاحیتوں کا مالک بن چکا ہوں۔ آج تجھے بھی کچھ کر کے دکھاتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ میری کوشش بے کار نہیں گئی۔ میں نے کہا کہ تم میری بیوی ہو اگر کوئی اور ہوتا تو اسے مزہ چکھاتا۔ لیکن میں تمہیں تکلیف نہیں دوں گا۔ صرف اپنے علم کی طاقت کے ذریعے وہ مظاہرہ کروں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔ میں نے کہا: گھڑی پر دیکھو کیا وقت ہوا ہے؟ اور اس کاغذ پر لکھ لو اس کے بعد میں نے جنات کی حاضری کے لیے الفاظ دہرائے تو وہ انسانی شکل میں آ گئے، لیکن نظر صرف اسے آتے ہیں جس نے عمل کیا ہو۔ آتے ہی انھوں نے کہا کیا حکم ہے؟ میں نے کہا کہ اس وقت خاص حکم تو نہیں صرف میری بیوی کے گھر کو جبرائیل سے یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ گھر کے افراد اس وقت کیا کر رہے ہیں اور وہاں کھانا کیا پکا ہے۔ چند سیکنڈ



میں انھوں نے واپس آ کر بتایا کہ اس کی ماں چھت پر جنگلے کے پاس چار پائی پر سوئی ہوئی ہے۔ آپ کی بیوی کی بہن تیسری سیڑھی پر بیٹھی سرخ سویٹر بن رہی ہے۔ میں نے بیوی کو یہ اطلاعات پہنچا کر حیران کر دیا اور اسے کہا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ اب تم گوجرانوالہ اپنے والدین کے گھر جاؤ جو وقت میں نے تمہیں بتایا تھا اس کے مطابق ان تمام باتوں کی تصدیق کرلو۔ اس نے جب وہاں جا کر تصدیق کی تو سب باتیں سچ ثابت ہوئیں۔ اس عمل کے ذریعے سب سے پہلا کام میں نے ان سے یہ لیا۔ وہ جنات میرے ساتھ اتنے مانوس ہو گئے کہ اکثر میرے کندھوں پر آ کر بیٹھ جاتے جیسے طوطے بیٹھے ہوئے ہوں لیکن کسی اور کو نظر نہ آتے۔ یہ عمل سیکھنے کے بعد میرے ان ۱۵ سالوں کا ازالہ ہو گیا جو میں نے یونہی دھکے کھانے میں گزار دیئے اور احساس ہوا کہ میں اب دنیا میں آیا ہوں۔ ایک دن میری اپنے دوست صوفی کشور رحمان سے ملاقات ہوئی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ میں یہ عمل سیکھ چکا ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے جو عمل مجھے بتایا تھا وہ ابھی تک خود کیا ہے کہ نہیں؟ کہنے لگے کہ مجھے تو ان الفاظ سے ہی ڈر لگتا ہے۔ میں نے ان جنات سے بہت کام لیے اس عمل کو سیکھے چھ مہینے گزر چکے تھے۔ میں اپنے سابقہ گھر فلور ملز کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں میں میرے متعلق مشہور ہو گیا تھا کہ یہ جنات کے ذریعے ہر کام کر دیتا ہے۔ اس لیے میرے پاس بیٹھے ہوئے چند لڑکوں نے شرارت سے کہا کہ یہ سب شعبہ بازی ہے۔ اصل حقیقت کچھ بھی نہیں۔ میں نے بہت تحمل کے ساتھ سمجھایا کہ سب عامل ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ایک لڑکا زیادہ پر جوش تھا کہنے لگا کہ اگر کوئی اصلیت ہے تو ہمیں کوئی شخص دکھاؤ ورنہ سب ڈرامہ ہے۔ اسے میرے ایمان کی کمزوری یا حماقت سمجھ لیں کہ میں اس وقت غصے میں آ گیا اور کہا کہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے مجھ سے کہا میرا ایک دوست کالا شاہ کا کو میں رہتا ہے میں اسے ملنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ جب سے ہم نے کالج چھوڑا ہے اس سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ ہم سب بہت مصروف ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ تم جا کر ملنا چاہتے ہو یا وہ یہاں آ جائے؟

عشاء کا وقت تھا میں نے جنات کو حاضر کیا اور انہیں ایڈریس سمجھایا کہ فلاں جگہ سے



صفر نامی شخص کو اٹھالاؤ لیکن لانا اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ میں نے ایک لڑکے سے کہا کہ سامنے درخت پر یہ چادر اس طرح ڈال دو کہ دوسری سائیڈ نظر نہ آئے۔ میں نے لڑکوں سے کہا کہ آنکھیں بند کرلو۔ اسی دوران جنات لڑکے کو اٹھا کر لے آئے اور بتایا کہ یہ سویا ہوا ہے۔ اسی طرح لے آئے ہیں۔ میں نے لڑکوں سے کہا کہ آنکھیں کھول لو اور چادر کے دوسری طرف جا کر دیکھو کہ وہی ہے یا کوئی اور؟ وہ سب خوف زدہ ہو گئے بلکہ جو سب سے زیادہ باتیں کرتا تھا اور جس کے کہنے پر میں نے یہ کام کیا تھا وہ میرے پاؤں پڑ گیا۔ دوسری طرف وہ لڑکا جس کو بلایا گیا تھا وہ بہت پریشان تھا۔ کہنے لگا: دوست سے ملاقات کی خوشی تو ہے مگر میں یہاں کیسے آ گیا اور اس وقت کہاں ہوں؟ جب انھوں نے آپس میں اچھی طرح گپ شپ کر لی تو میں چند قدم لڑکے کے ساتھ چلا اور دوسرے لڑکوں کی نظروں سے اوجھل ہوا تو جنات اسے اٹھا کر لے گئے اور اس کے گھر چھوڑ آئے۔ اس واقعے سے مجھے بہت شہرت ملی لیکن میں ذاتی طور پر پریشان تھا۔ لوگوں کی لائیں لگ گئیں۔ کچھ دن تو میں نے ایمان داری سے لوگوں کے کام کیے لیکن پھر میں نے ٹال مٹول سے کام لینا شروع کر دیا اور کسی کو صحیح معلومات نہ دیں۔ بہت مشکل کے ساتھ لوگوں سے جان بچائی۔ یہ حقیقت ہے کہ جادو کا علم موجود ہے لیکن اس کو سیکھنے والا اسلام کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس دوران میرے بہت بڑے نقصان بھی ہوئے۔ میرے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی فوت ہو جاتی۔ علامت یہ تھی کہ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی، علاج معالجہ سے بھی کوئی فرق نہ پڑتا اس دوران میرے ۴ بچے فوت ہو گئے۔ پراسرار علوم کا حصول اذیت ناک ہے۔

(بحوالہ: جنات کے سر بستہ راز)



## بہت شہرت، دولت، عزت نصیب ہوئی لیکن.....!

خیال تھا کہ دنیا اکیسویں صدی میں جب داخل ہوگی، شرک و جہالت اور توہمات پر مبنی بہت سے رسوم و رواج اور شیطانی علوم و فنون ختم ہو جائیں گے، یا کم از کم ان میں معتد بہ حد تک کمی ہوگی۔

ہماری اس سوچ اور امید کی وجہ یہ تھی کہ دنیا میں خواندگی کی شرح تیزی سے روز افزوں ہے۔ پاکستان کے متعلق بھی ہمیں ہر سال اخبارات میں یہ ”خوشخبریاں“ سننے کو ملتیں کہ اس سال خواندگی کی شرح اتنی بڑھ گئی ہے، اور اس سے اگلے سال اتنی بڑھ گئی ہے، اس سے یہ امید پیدا ہوئی کہ یہ ”علم کی روشنی“ جو اس قدر شرح سے بڑھ رہی ہے، اس سے جہالت کے اندھیرے کم ہوں گے۔ خاص طور پر یورپ میں جہاں بیشتر ممالک میں خواندگی کی شرح ۱۰۰ فیصد ہے، وہاں تو جہالت اور توہم پرستی کا نام و نشان نہیں ہونا چاہیے تھا، لیکن ۵

”اے بسا آرزو کہ خاک شد“

ان ”علم پروروں“ کی شروع کی ہوئی اکیسویں صدی میں داخل بھی ہو گئے، لیکن نہ کہیں ہمیں اندھیرے چھٹے نظر آئے نہ علم کی روشنی پھیلتی نظر آئی بلکہ جہالت اور شرک و توہمات کے اندھیرے پہلے سے کہیں زیادہ بڑھتے نظر آئے۔

یورپی ممالک میں نجومیوں، دست شناسوں اور جادوگروں کا کام آج بھی پہلے سے زیادہ عروج پر ہے اور انہی کے زیر اثر ہمارے ہاں بھی یہ کاروبار روز افزوں ہے۔ ملکی اور غیر ملکی جرائد میں ”ستاروں کی روشنی میں آپ کا یہ ہفتہ کیسے گزرے گا اور مہینہ کیسا رہے گا؟“ کا کالم تو لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح قسمت کے احوال بتانے والے دست شناسوں اور نجومیوں وغیرہ کے انٹرویوز خصوصی طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ ان توہمات پر ”علم کی روشنی“ بڑھنے کے

باوجود یقین بڑھ رہا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسے ہم علم سمجھ رہے ہیں، اس پر ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ واقعی یہ علم ہے بھی یا نہیں؟ اگر مغرب کی پیروی میں ہمارے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں پڑھائی جانے والی تعلیم ”علم“ ہوئی تو یقیناً دنیا میں تو ہم پرستی کے اندھیرے کم از کم ضرور کم ہوتے اور دنیا نیکی و خیر اور اصلاح کی جانب گامزن ہوتی، لیکن اس تعلیم سے عقائد و اخلاقیات سمیت ہر شعبے میں بگاڑ انتہا پر ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ تعلیم ”علم“ نہیں۔ اصل علم وہی ہے جس کے بارے میں اللہ نے کہہ دیا:

﴿فَاعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (محمد: ۱۹/۴۷)

”پس یہ علم حاصل کرو کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

یعنی اصل علم اللہ کی توحید اور اللہ کے دین کو جاننا ہے۔ اگر یہ علم نہیں تو باقی سب اندھیرے ہی اندھیرے اور ضلالت ہی ضلالت ہیں۔ اب جسے ہم ”علم“ کہتے ہیں، اس نام نہاد ”علم“ کے اثرات ذرا پاکستان میں ملاحظہ کریں:

مثال کے طور پر پاکستان میں دوسرے نمبر پر سب سے بڑا شہر لاہور ہے۔ خواندگی کے لحاظ سے بھی اس کی شرح کم از کم سترہ فیصد ہوگی لیکن اس کے باوجود جادو ٹونوں اور تعویذ و عملیات وغیرہ کے ذریعے لوگوں کے مسائل حل کرنے والوں کا کاروبار یہاں دن بدن عروج پر ہے۔ آپ لاہور کی سب سے بڑی مصروف سڑک ملتان روڈ پر بھائی سے چوہر جی، سمن آباد اور سکیم موٹو تک چلتے آئیں، جگہ جگہ آپ کو عالموں، جادو گروں اور بابوں کی بڑے بڑے رنگین بورڈوں سے مزین عالی شان دفاتر نماد کانیں نظر آئیں گی۔

اسی طرح جی ٹی روڈ پر مینار پاکستان سے شاہدرہ تک اور فیروز پور روڈ پر بھی ان عالموں، جادو گروں، دست شناسوں، نجومیوں، فال نکالنے والوں اور ستاروں کے ذریعے غیب کا حال بتانے والوں کی بے شمار دکانیں ہیں۔ اور تو اور لبرٹی اور پیس (Pace) جیسی تجارتی مارکیٹیں جو بڑے پوش اور ”متمدن“ علاقوں میں واقع ہیں، وہاں بھی دست شناسوں اور قسمت کا حال بتانے والوں کی پر رونق دکانیں ہیں۔ یہ دکانیں دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ شاید آج سب سے

زیادہ منفعت بخش کاروبار یہی ہے، کیونکہ یہ وہ کاروبار ہے کہ جس میں ”ہنگ لگے نہ پھٹکوی تے رنگ بھی چوکھا آئے۔“

لوگوں کو جس قدر اس کاروبار میں بے وقوف بنا کر ان کی دولت لوٹی جاتی ہے بلکہ اسی شیطانی کاروبار میں لوگوں کی عزتیں بھی برباد ہو جاتی ہیں، اس سب کے باوجود کوئی سبق حاصل کرنے کو تیار نہیں۔ جو لوگ ان عملیات کے ذریعے کوئی وقتی فائدہ حاصل کر بھی لیتے ہیں تو تب بھی اس چکر میں پڑنے کے بعد ان کی پوری زندگی آسیب زدہ اور نفسیاتی مریض کی سی بن جاتی ہے۔ خود یہ عملیات کرنے والے اور کالے علم کے ذریعے اپنے تئیں جنوں کو حاضر کر کے بڑے کام کروانے والے اندرونی طور پر سخت پریشان اور خوف زدہ رہتے ہیں۔ سکون کی دولت انھیں بالکل میسر نہیں ہوتی۔ ستاروں اور دیگر شگونوں پر یقین رکھنے کی وجہ سے ہر وقت انھیں دھڑکا لگا رہتا ہے، اگر صبح کہیں کوئی کالی بلی نظر آگئی، کسی کالے کتے نے راستہ کاٹ لیا اور کوئی ایسا شگون نظر آ گیا تو اس دن کوئی اہم کام کرتے ہیں، نہ سفر کرتے ہیں جبکہ ایمان اور توحید کی نعمت سے الگ محروم ہوتے ہیں۔

ابھی حال ہی میں انصاف سندھ پینل میں ایک بڑے سابق جادوگر استاد بشیر احمد کی عبرتناک داستان منظر عام پر آئی ہے۔ اس نے اپنی آپ بیتی کا اعتراف کیا کہ میں جن نکالنے اور جنوں سے کام لینے کے لیے شیطانی اور کالاعلم سیکھنے کے شوق میں نے اپنی زندگی کے ۱۵ سے زائد قیمتی سال ضائع کیے۔ اس میدان میں آ کر مجھ پر منکشف ہوا کہ شیطانی علوم سیکھنے کی پہلی شرط ہی شرک ہے۔ اس سے جو پہلا عمل کرایا گیا، اسے ایک مرتبہ پڑھنے پر دس منٹ صرف ہوتے اور اسے ۱۰ مرتبہ روزانہ پڑھنا ہوتا۔ یوں اندازہ لگائیں کہ اس عمل میں مسلسل ۱۶، ۱۷ گھنٹے صرف ہوتے۔ اس دوران نماز وغیرہ تو دور کی بات ہے، حقوق العباد بھی ادا نہیں کیے جاسکتے۔ جبکہ یہ عمل ۷ دن مسلسل کرنا تھا۔ اتنے طویل عمل کے بعد ایسا انسان کسی کو نارمل بھی نہیں نظر آ سکتا ہے اور نہ نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔ اس کے بعد جو اگلا عمل اسے بتایا گیا، اس میں صرف مردوں کو پکارنا تھا، یہ بھی ایک شیطانی عمل تھا، لیکن اتنے سخت عمل



کرنے کے بعد بھی اسے وہ کچھ حاصل نہ ہو سکا، جو وہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ زیادہ تر عامل پیسہ ہی لوٹتے رہے۔ آخر اس نے اپنے خراد کے استاد عبدالقیوم سے بات کی تو اس نے پہلے تو صاف طور پر کہا:

”دورنگی چھوڑ یک رنگ ہو جا“

اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلواتے ہو اور یہ علم بھی مانگتے ہو..... یعنی اس کا لے علم کے بڑے بڑے استادوں نے بھی اعتراف کیا کہ یہ سراسر شیطانی اور شرکیہ علم ہے اور جب تک شرک نہ کیا جائے، یہ علم سیکھا نہیں جاسکتا، لیکن بشر پر شیطان سوار تھا۔ وہ یہ جادو سیکھنے کے لیے ہر جائز و ناجائز کام کرنے پر تیار ہو گیا۔ بشیر احمد توحید پرست تھا، لیکن شیطان نے اسے پوری طرح اپنا مرید کر لیا۔ بہت سے خطرناک اور شرکیہ عمل کرنے کے بعد وہ جنوں سے اپنی مرضی کے کئی کام کرانے کے قابل ہو گیا، لیکن دراصل جب انسان شرک کی راہ پر چل پڑتا ہے تو شیطان اسے یہ راہ کامیاب دکھانے کے لیے بعض معاملات میں اس کی مدد بھی کرتا رہتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ میں اپنے اور لوگوں کے بڑے بڑے کام کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔ ان شیطانی علوم کو حاصل کرنے والوں کو چند کامیابیاں تو بظاہر حاصل ہو جاتی ہیں، مگر خود ان کی اپنی زندگی نمونہ عبرت بن جاتی ہے۔ یہ جادوئی شیطانی عملیات کرنے اور کروانے والے دونوں کا انجام خراب ہوتا ہے۔ عمل کرنے والوں کو عمل لٹے پڑ جاتے ہیں۔ اکثر پر اسرار طریقے سے مر جاتے ہیں یا بالآخر وہ نفسیاتی مریض اور پاگل بن کر کپڑوں سے بے نیاز سڑکوں پر لوگوں سے پتھر کھاتے رہتے ہیں۔

استاد بشیر احمد کے بقول یہ شیطانی علم حاصل کرنے کے بعد میرے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی، فوت ہو جاتی۔ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی۔ علاج معالجہ سے بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس دوران میرے ۴ بچے فوت ہو گئے۔

اسی طرح بشیر احمد کے استاد عبدالقیوم کی داستان بھی عبرتناک رہی۔ وہ جنگلوں اور بیابانوں میں انتہائی خطرناک عمل کر کے بہت بڑا عامل بنا، لیکن اس کے ہاں بھی کوئی اولاد نہ

ہوسکی۔ اس کی بیوی نے بھی بالآخر اس سے ڈر کر اسے چھوڑ دیا اور وہ ساری عمر اولاد کی حسرت لیے دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے استاد کہتے ہوتے تھے:

”مجھے ان عملیات کی بدولت بہت شہرت اور عزت نصیب ہوئی۔ دوست احباب کا بھی وسیع حلقہ قائم ہوا، لیکن یہ سب میرے کس کام کا؟ نہ ہی میری بیوی میرے پاس رہی اور اللہ کی خاص نعمت اولاد سے محروم رہا۔ اب میرے بعد میرا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا۔“

وہ کہا کرتے تھے:

”میں نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں تباہ کر لی۔“

یہ ہے جادو اور عملیات سیکھنے والوں کی عبرتناک داستان کا خلاصہ جو ایسے تو بڑے بڑے جنوں کو قابو میں رکھنے کے دعوے کرتے ہیں، لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں، انھیں اولاد دینے، ان کی بیماریاں دور کرنے اور دولت و محبوب قدموں میں لانے کی بڑھکیں مارتے ہیں، لیکن خود اس قدر بے بس ہوتے ہیں کہ اپنے گھر اور اپنی اولاد کا مسئلہ بھی حل نہیں کر سکتے بلکہ دنیا و آخرت میں نمونہ عبرت بن جاتے ہیں۔



## نیلے پیلے نجومیوں کی واہیاتیاں..... نئی نسل کے ماڈرن لوگ.....

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”میری امت میں چار جاہلیت کی باتیں ایسی ہیں کہ وہ انھیں نہ چھوڑیں گے۔“ (مسلم)

ان چار چیزوں میں ستاروں پر اعتقاد رکھنا بھی شامل ہے۔ یعنی یہ امت تمام تر جدید ترقیوں کے باوجود تو ہم پرستی کے امور کو کبھی نہ چھوڑے گی..... تو ہم پرستی کا سب سے بڑا ذریعہ ہمارے ہاں آج کل یہ نجومی اور عامل پیر فقیر ہی ہیں..... کہیں ستاروں کے حساب کے نام پر لوگوں کو ان کی قسمت کی خبر دی جاتی ہے ہر ایک شخص کو اس کے نام اور تاریخ پیدائش کے لحاظ سے اس کے مخصوص ستارے کا نام بتایا جاتا ہے اور پھر ہماری نئی نسل کے ماڈرن لوگ بڑے شوق سے ایک دوسرے کو اپنا تعارف کراتے ہوئے جہاں دیگر باتیں بتاتے ہیں وہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان کا ستارہ کون سا ہے؟ کوئی اپنا ستارہ عقرب یعنی بچھو (Scorpion) بتاتا ہے تو کوئی سرطان (Cancer) کوئی خود کو حمل یعنی مینڈھا (Aries) کہلاتا ہے تو کوئی جدی، یعنی بکری (Capricorn or goat) اور کوئی ثور یا بیل (Taurus) کہلاتا ہے تو کوئی قوم (Archer) یعنی ایسا انسان جس کا دھڑ گھوڑے کا ہوا اور سر انسان کا ہو وغیرہ وغیرہ۔

ان ستاروں کے نام پر دکانوں سے بڑے خوبصورت اور چمکدار اسٹیکرز وغیرہ بھی ملتے ہیں جنہیں یہ ماڈرن لوگ اپنی گاڑیوں، گھروں اور فائلوں، کتابوں وغیرہ پر بڑے فخر سے لگاتے ہیں۔ باہمی شادیوں کے لیے بھی کوشش کرتے ہیں کہ لڑکے لڑکی کا شمار ایک جیسا ہوتا کہ وہ یہ گمراہ کن فقرہ کہہ سکیں کہ دونوں کے ستارے بھی آپس میں ملتے ہیں۔ انھی ستاروں

کے نام پر یہ لوگ اخباروں، رسالوں میں وہ مشہور کالم پڑھتے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے کہ ”آپ کا ہفتہ کیسا گزرے گا؟“ فطری بات ہے کہ اگر کسی کو پتہ لگ جائے کہ اس کا یہ ہفتہ اچھا نہیں گزرے گا اور وہ جو بھی کام کرے گا، اس میں اسے ناکامی ہوگی تو سوچے کہ انسان کیا عضو معطل ہو کر نہیں بیٹھ جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ اس کا یہ ہفتہ ہر صورت اچھا ہی گزرنا ہے اور حالات اس کے حق میں رہیں گے تو پھر وہ لوگوں کے ساتھ جو چاہے زیادتی اور جائز و ناجائز کرتا پھرے گا، کیونکہ اسے یقین ہوگا کہ نتیجہ تو اس کے حق میں رہنا ہے۔

تو ہم پرستی کا دوسرا بڑا اور زیادہ خطرناک ذریعہ کالے پیلے عملیات کرنے والے عامل اور پیر، فقیر حضرات ہیں۔ یہ زیادہ خطرناک ذریعہ ہم نے اس لیے کہا ہے کہ دیندار لوگوں کی اکثریت انھی کے چنگل میں زیادہ پھنستی ہے۔ کچھ تو ایسے عمل اور وظائف کراتے ہیں، جن میں واضح طور پر شرک کی آمیزش ہوتی ہے، اسے کالاً علم، شیطانی علم یا کالاً جادو کہا جاتا ہے اور کچھ لوگ قرآنی آیات کی آڑ میں جن نکالنے کے نام پر بدعیہ اعمال و وظائف کراتے ہیں، جنہیں عام آدمی سمجھ نہیں سکتا، اسے نوری علم مشہور کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ نے غیر شرکیہ دم کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن ایک معمولی اجازت سے اس قدر فائدہ اٹھانا کہ انسان کے شب و روز اسی کام میں صرف ہونے لگیں، کالے اور نوری علم کے نام پر وہ باقی حقوق اللہ اور حقوق العباد سے کٹ کر رہ جائے اور اس کام کی باقاعدہ دکان بنا کر بیٹھ جائے تو اس کی اجازت کم از کم شریعت محمدیہ ﷺ اور سیرت نبوی ﷺ میں کہیں نہیں ملتی۔ یہ دم جھاڑ کا کام آپ ﷺ کے ہاں اس قدر پسندیدہ ہوتا تو آپ ﷺ اس صحابیہ خاتون کے لیے ضرور ایسا کچھ عمل کرتے جسے شدید دورے پڑتے تھے، یہاں تک کہ سر بازار ان کا کپڑا بھی اٹھ جاتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں اپنا یہ مسئلہ لے کر آئی تو آپ ﷺ نے اسے صرف صبر کی تلقین کی اور فرمایا کہ تیرے اس صبر کے عوض تجھے جنت میں جگہ ملے گی..... پھر وہ صبر و رضا کی پیکر عظیم صحابیہ خاتون صرف اس بات پر راضی ہو گئی کہ اس کے لیے اتنی دعا کر دی جائے کہ دورے کے دوران کم از کم اس کا کپڑا نہ اٹھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ دعا کر دی۔ (بخاری)



اب دیکھئے آج کا کوئی کالے پیلے عمل کرنے والا عامل، پیر، فقیر ہوتا تو ہولازماً اس صحابیہ رضی اللہ عنہا خاتون میں کسی جن اور آسیب کا سایہ ثابت کر دیتا لیکن آپ ﷺ نے کسی بھی بیمار اور پریشان شخص کو اس چکر میں نہیں ڈالا۔ آپ ﷺ نے مسائل کے حل کے لیے شرعی اور غیر شرعی تمام طریقوں کی کھلی چھٹی نہیں دی۔ آپ ﷺ نے جنوں کے وجود کو برحق ضرور قرار دیا اور شیطان اور شریر جنوں کی شرارتوں سے بچنے کے لیے تمام ضروری اور مسنون اذکار بھی بتادیے، لیکن نبی ﷺ نے اس آڑ میں ان لمبے چوڑے تصوراتی اور توہماتی اعمال کی بنیاد نہیں رکھی، جن کے ذریعے لوگ غیب کی سچی جھوٹی خبریں معلوم کریں، پھر انھی پر اعتقاد کر کے اپنی زندگی کے امور چلائیں، اپنے مسائل اور بیماریوں کے حل کے لیے لمبے لمبے وظیفے اور چلے کریں جس سے انسان اپنے روزمرہ معاشرتی فرائض ادا کرنے کے قابل نہ رہے۔ اگر لوگوں کے مسائل حل کرنے کا یہ طریقہ درست ہوتا تو آپ ﷺ سب سے پہلے انھیں ہی اختیار کرتے۔ انسانوں کی بڑی تعداد ہر دور میں بیماریوں اور مالی و دیگر پریشانیوں میں مبتلا رہی ہے..... آپ ﷺ چاہتے تو لوگوں کو ایسے عملیات بتادیتے، چاہے وہ قرآنی اور نوری ہی ہوتے جن کے ذریعے ہر ایک کا مسئلہ حل ہو جاتا تو پھر آپ ﷺ کو دعوت و تبلیغ اور جہاد کی اتنی مشقتوں سے نہ گزرنا پڑتا۔

اور لوگ اپنے مسائل حل کرنا خود بخود آپ ﷺ کے مرید اور حلقہٴ گوش اسلام ہوتے جاتے، لیکن آپ ﷺ نے ایسا کام نہ کیا۔ نہ کالے علم کے نام پر نہ نوری علم کے نام پر۔ بلکہ آپ ﷺ تو کافروں کے زبردست اصرار کے باوجود معجزہ بھی بمشکل ہی کبھی دکھاتے تھے۔ اس کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ کے پاس مافوق الاسباب طریقوں سے اپنے مسائل حل کرانے والوں کا کبھی کوئی ہجوم نظر نہ آیا، لیکن آج کالے اور نوری علم کے نام پر عملیات کرنے والوں کے پاس لوگوں کا تانتا بندھا ہوتا۔



## بکرے کا پانچ کلو گوشت

کچھ عرصہ قبل پولیس نے ایک ایسے پیر کو پکڑا جو قرآنی آیات پر نعوذ باللہ جوتے مار کر علاج کرتا تھا۔ تفصیلات کے مطابق لاہور میں نشاط کالونی میلاد چوک میں بیوٹی ہیئر ڈریسر کے مالک محمد ارشد کی بیوی نانکہ ارشد کے پیٹ میں درد رہتا تھا جس کا علاج کرنے کے لیے نانکہ کے سر بشیر احمد نے اسے کسی پیر سے علاج کروانے کا مشورہ دیا۔ نانکہ کا خاوند محمد ارشد اسے نشاط کالونی کے آخری بس سٹاپ کے قریب کوارٹروں میں رہائش پذیر باریش امیر علی کے گھر لے گیا اور بیوی کی تکلیف کے بارے میں بتایا:

امیر علی نے محمد ارشد کے گھر آ کر پانی کی بوتل دم کر کے دی اور کہا: گھر میں اس پانی کا چھڑکاؤ کرو کسی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پیر نے محمد ارشد سے کہا کہ بکرے کا پانچ کلو گوشت قبرستان میں رکھ آؤ اسے بلائیں کھا جائیں گی۔ تمہیں ایک لفظ بتاؤں گا وہ پڑھتے ہوئے قبرستان میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ سے تمہیں خوف نہیں آئے گا۔ ارشد کے والد بشیر احمد نے پیر کو بتایا کہ ارشد کو اندھیرے سے خوف آتا ہے۔ وہ قبرستان کیسے جائے گا۔ امیر علی نے کہا کہ مجھے ۲۰۰ روپے دے دو۔ میں خود ہی گھر میں میٹھی چیز پکا کر کسی میدان میں رکھ دوں گا۔ ارشد نے اسے پیسے دے دیے۔ امیر علی نے نانکہ کو چند تعویذ دیے اور کہا کہ ان کو پکڑ کر میٹھی میں بند کر لینا..... آدھ آدھ گھنٹے بعد ان تعویذوں کو دونوں ہاتھوں میں بدلتی رہنا۔ جب ۱۲ بج جائیں تو ان تعویذوں کو زمین پر رکھ کر ۲۱ جوتے مارنا۔ اس طرح تمہارے پیٹ کی تمام تکلیفیں ختم ہو جائیں گی۔

اسی رات اچانک نانکہ کے پیٹ میں شدید درد اٹھا۔ شوہر نے اس سے تعویذ لے کر جیب میں ڈال لیے اور بیوی کو قریبی عائشہ کلینک لے گیا جہاں نانکہ کو داخل کر لیا گیا۔ اس کے

میڈیکل ٹیسٹ کرنے کے بعد پتہ چلا کہ اس کے معدے میں سوزش کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ نائلہ کو ڈرپ لگادی گئی۔ ارشد بھی بیوی کے پاس ہسپتال میں ٹھہر گیا۔ اس کا چچا زاد بھائی مسعود حسین بھی ہسپتال آ گیا۔ ارشد نے تعویذ دکھائے، مسعود نے تعویذوں کو دیکھا تو ان پر قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ ارشد نے اسی وقت اپنے کزن کو لے کر اپنی دکان کے قریب ایک دکان کے مالک ریاض علی کے پاس آیا۔ ریاض ان تعویذوں کو محلے کی مسجد حیات اسلام کے خطیب حافظ قاری عنایت اللہ کے پاس لے کر چلا گیا اور قاری صاحب کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔ قاری عنایت اللہ نے جوتیاں مارنے کی تصدیق کرنے کے لیے ارشد اور ریاض کو جعلی پیر کے پاس بھیجا۔ انھوں نے امیر علی کو بتایا کہ آپ کے تعویذوں سے میری بیوی کو آرام آ گیا ہے، جس پر امیر علی نے کہا کہ آپ تعویذوں کو جتنی زیادہ جوتیاں مارو گے اتنی جلدی تمہاری بیوی تندرست ہو جائے گی۔ ریاض اور ارشد دوبارہ خطیب کے پاس گئے جس نے رات گئے محلے داروں کو اکٹھا کیا اور پیر کو اس کے گھر سے اٹھا کر گاڑی میں ڈال کر تھانہ جنوبی چھاؤنی پولیس کے حوالے کر دیا۔ یہ واقعہ یکم ستمبر ۲۰۰۰ء کو پیش آیا۔

## لاہور پولیس ماہانہ ۵ کروڑ بھتہ.....!

گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول کے احکامات پر ۱۷ جولائی ۲۰۰۲ء کو نو سرباز عاملوں اور نجومیوں کے خلاف آپریشن شروع ہوا تو لاہور کے ۸۰ فیصد سے زائد عامل، نجومی اور جادوگر اپنے طلسم کدوں پر اپنے چیلے بٹھا کر زیر زمین چلے گئے۔ ان کے دفاتر آویزاں بورڈ اتار دیے گئے۔

پولیس کی بھاری نفری نے فیصل ٹاؤن میں مقیم نجومی کے دفتر پر چھاپہ مارا تو مذکورہ نجومی نے کہا کہ میں آپ کا اپنا ہی بندہ ہوں۔ یہ نجومی ایجنسیوں کے انفارمر کے طور پر بھی کام کر رہا تھا۔ اگلے مرحلے میں حکومت نے ایک خصوصی سکواڈ تشکیل دینے کا فیصلہ کیا جو لاہور کے قبرستانوں میں رات کی تاریکی میں عملیات کرنے والے افراد کا سراغ لگائے گی۔ نو سرباز نجومی، عامل اور جادوگر بھاری نذرانے کے عوض اپنے پاس آنے والوں کو ”زہریلے کیمیکل“ سے لکھے ہوئے تعویذ بھی دیتے ہیں، تعویذ حاصل کرنے والے انھیں اپنے مخالف پر استعمال کراتے ہیں۔

جادوگروں، عاملوں اور نجومیوں کے خلاف آپریشن کے آغاز پر یہ افراد بوکھلا کر عجیب و غریب دعوے کرنے لگے۔ این این آئی نے جب مذکورہ مختلف افراد سے بات چیت کی تو انھوں نے کہا کہ جادو برحق ہے اور اب ہم حکومت پر جادو کریں گے۔ کرامت علی قادری المعروف کامل قادری باوا اگرھی شاہو نے بتایا کہ میں عرصہ ۲۰ سال سے لاہور میں یہ کام کر رہا ہوں۔ ایک برانچ اقبال ٹاؤن میں مین روڈ پر کھول رکھی ہے جسے میرا بھتیجا خالد محمود چلاتا ہے جبکہ میرا بیٹا ندیم سہیل، فیصل آباد برانچ چلا رہا ہے۔ اس نے کہا کہ جس کے اپنے تھانے میں معاملات طے ہیں، انہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں، چاہے احکامات صدر پاکستان کے ہی

کیوں نہ ہوں۔

مغل پورہ نہر پر محمد سرور شیرازی نامی جادوگر کے دفتر جب این آئی ٹیم پہنچی تو اس وقت وہ اپنے دفتر کے پیچھے خفیہ خانے سے سیڑھیوں کے ذریعے اوپر کمرے میں موجود تھا۔ نیچے دفتر میں سانپ، نیولے اور آبی جانور شیشوں میں بند کر رکھے تھے۔ سرور شیرازی جو نکانہ صاحب شیخوپورہ کا رہائشی ہے نے بتایا کہ ایسی کئی مہمیں شروع ہوئیں اور ختم ہو گئیں۔

عامل عمران نے کہا کہ میرے پاس دو جن ہیں۔ ایک عیسائی اور ایک مسلمان۔ میرے پاس تمام بڑے اداکار، بشمول ریمیا، میرا، صائمہ، وسیم، سعود اور بابر علی آتے ہیں۔ عامل گیلانی باواشاہ نے کہا کہ ہمارے خلاف مہم چلا کر ٹھیک نہیں کیا۔ عامل، نجومیوں کی یونین کے پنجاب کے صدر عامل باقر نے کہا کہ اب ہم صدر مشرف اور گورنر خالد مقبول پر بھی جادو کریں گے۔

این این آئی کے بیورو چیف میاں اظہر امین کو مہم چلانے پر ایک جن پیچھے لگانے کی دھمکی دے دی۔ عامل نجومی فضل کریم نے کہا کہ میں اصل عامل ہوں۔ اعجاز الحق دومرتبہ میرے پاس وزیراعظم بننے کے لیے آیا۔ مینار پاکستان کے پاس ایک بندریا کو مادھوری بنا کر ۱۰ منٹ نچایا۔ میں ایجنسیوں کا انفارمر ہوں۔ ایم اے کوکب نے بتایا کہ انھیں نوری علم آتا ہے۔ داتا صاحب (المعروف) کے قریب بیٹھے عامل ایس اے جیلانی کے دفتر جب بیورو چیف این این آئی اپنی ٹیم کے ہمراہ پہنچے تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور گلیوں میں غائب ہو گیا۔ بیشتر نجومی جن میں عامل شیرازی، بنگالی، پروفیسر ایم آر بنگالی، عامل نجومی ایس آر جعفری، پروفیسر ایم کے صابری، عامل سوداگر مسیح بنگالی، فخر بنگالی، عامل ساگر، آغا عظیم شاہ عامل، پیر عامل قادری، باوا، تصدیق رفیع، عامل گلوگیا، پاشا، عامل چشتی، عامل ذاکر اور عامل نجومی رضا شامل ہیں، دفاتر بند کر کے غائب ہو گئے۔

بتایا گیا ہے کہ صرف لاہور میں موجود عامل، جادوگر، پیر، نجومی، عطائے، جعلی حکیم اور قجہ خانے اور منشیات کے اڈے پر پانچ ہزار سے زائد کی تعداد میں موجود ہیں۔ ہر تھانہ اپنے علاقے میں مذکورہ دو نمبر یوں سے باقاعدہ منتھلیاں اکٹھی کرتا ہے اور اپنا حصہ رکھ کر اعلیٰ

افران کو پہنچایا جاتا ہے۔ مذکورہ افراد سے لاہور پولیس ۵ کروڑ روپے ماہانہ سے زائد بھتہ اکٹھا کرتی ہے جو بڑے منظم طریقہ سے افران و انتظامیہ میں تقسیم ہو جاتا ہے۔  
پولیس کی موجیں:

لاہور میں جنسی بھیڑیے نوسر باز عاملوں کو پولیس کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کھلے عام لوگوں کو لوٹنے اور شریف گھرانوں کی لڑکیوں کی عزتوں کو برباد کرنے کا مکروہ دھندہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہر عامل اپنے علاقے کے ایس ایچ او کو باقاعدہ منتقلی دیتا ہے اور اگر ان کے ہاتھوں لٹنے والا شخص تھانے میں شکایت کرے تو اسے پولیس اہلکار ڈرا دھمکا کر باہر نکال دیتے ہیں۔ نوسر باز عاملوں کی بڑی تعداد پریشان حال مرد و خواتین کو کچھ دیر بعد جھوٹا حساب لگا کر یہ کہتے ہیں کہ تمہارے جسم میں زہر پھیل چکا ہے اور تمہارے دشمنوں نے تم پر اتنے زبردست تعویذ کروائے ہیں کہ تم دو دن بعد مر جاؤ گے یہ سن کر ہر شخص پریشان ہو جاتا ہے اور اس کا حل پوچھتا ہے۔ نوسر باز بھاری رقم کا مطالبہ کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے عمل کے بعد تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ نوسر باز عاملوں کا شکار زیادہ تر امیر گھرانوں کی خواتین بنتی ہیں جو اپنے عیاش شوہروں کو راہ راست پر لانے کے لیے ان نوسر باز عاملوں سے رابطہ کرتی ہیں۔ بعد ازاں انھیں نہ صرف اپنی عزت گنوا نا پڑتی ہے بلکہ ہزاروں روپے بھی ان کی چکنی چڑی باتوں پر لٹا ڈالتی ہیں۔ نوسر باز عامل ان خواتین کو مستقل بلیک میل کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ خواتین ان کی ہر جائز و ناجائز خواہشات پوری کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

## غیر مسلم کنواری لڑکی !.....!

### بی بی سی کی رپورٹ:

پاکستان میں کالا جادو کرنے کا ڈھونگ رچانے والے نام نہاد جادوگر اور عامل جادو پر یقین رکھنے والے معصوم لوگوں کی زندگیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ اپنے دل میں اچھی بری ممکن ناممکن خواہشات لیے جادوگروں کے پاس جانے والے افسران ان شعبہ باز جادوگروں کی انگلیوں پر کٹھ پتلیوں کی طرح ناچتے ہیں۔

۱۷ جولائی ۲۰۰۲ء کو بی بی سی نے اس بارے میں ایک رپورٹ جاری کی جس میں بتایا گیا ہے کہ برائی کے دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے اور ان دیکھے موکلوں کو قابو کرنے کے لیے جادوگروں کے ساتھ مل کر الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں۔ بعض عمل ایسے ہوتے ہیں جنہیں سن کر ہنسی آتی ہے تو بعض ایسے کہ کرنے والے کی عقل پر ماتم کرنے کو دل کرتا ہے۔ بسا اوقات انتہائی گھناؤنے کام کیے جاتے ہیں۔ چند جادو مقدس آسمانی کتابوں کے اوراق پر بیٹھ کر کیے جاتے ہیں۔ بعض کے لیے چالیس روز تک نجس رہنے کی شرائط عائد کی جاتی ہیں۔ کسی جادو کروانے والے کو سور کا گوشت کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے تو کسی کو بغیر بتائے اسی جانور کی ہڈیوں کا سفوف چٹایا جاتا ہے کبھی کسی عورت کو قبرستان میں کسی تازہ مرے بچے کی نعش پر نہانے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ تو کبھی کوئی عورت اندھیری رات میں دریا کے ویران کنارے نہلائی جاتی ہے۔ ایسی خبریں بھی ملیں ہیں کہ اولاد کے لیے کسی معصوم بچے کو قتل کرا کے اس کی نعش کے ذریعے جادو کیا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں چوراسی قسم کے نام نہاد جادوئی عملیات مشہور ہیں۔ جب کہ ذہنی اختراعات اس کے علاوہ ہیں۔ یہ عمل کالی دیوی، سارس وتی، ہنومان، بھیرو اور کسچھیا دیوی کے نام پر کیے جاتے ہیں۔ کسچھیا اور کالی محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیوی کا جادو صرف گندکھا کر ہوتا ہے۔ ایک عمل کے لیے مرد و عورت کا آپس میں گناہ کرنا ضروری ہے۔ جبکہ بعض جادوئی تحریریں خون سے اور بعض انسانی غلاظت سے لکھی جاتی ہیں۔ جادو کرنے والوں کے مطابق ایک بکرے کی سری لے کر اس کی زبان کے نیچے تعویذ رکھ کر پھر منہ کو سونپوں سے بند کر کے کسی تندور یا چولہے کے نیچے دبا دیا جاتا ہے۔ جادوگر جھانسنے دیتا ہے کہ جس شخص پر یہ عمل کیا گیا وہ آہستہ آہستہ موت کی طرف جانا شروع ہو گیا ہے۔

اسی طرح ایک جادوئی ہنڈیا ہوا میں اڑ کر مخالف کے گھر گرائے جانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور جھانسنے دیا جاتا ہے کہ اب اس گھر میں موت نے ڈیرے ڈال لیے ہیں۔ اچانک اور جادو کے تحت کپڑے کا گڈا بنانے کے بعد اس کے سینے میں سونیاں گھونپ کر چولہے یا تندور کے نیچے یا گندے نالے کے کنارے دبا دیا جاتا ہے۔ تاہم گڈے کو سونیاں چھوئے بغیر پنکھے سے لٹکا دیا جائے یا درخت سے باندھ دیا جائے، تو پھر جادو کروانے والا جادوگر کے دکھائے سبز باغ کے مطابق من پسند لڑکی کے اپنے قدموں میں گر جانے کا انتظار کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بھیرو کے عمل کے مطابق بکرے کا ایک عدد ایسا دل ڈھونڈا جاتا ہے جسے چرکانہ لگا ہوا اس دل کی دونوں میں تعویذ لکھ کر ڈال دیے جاتے ہیں جس کے بعد اس میں تین پانچ سات سونیاں گھونپی جاتی ہیں۔ ہر ایک کا الگ الگ نتیجہ ہے جیسے کہ تین سونیاں محبوب کو اپنے قدموں کی طرف راغب کرنے کے لیے پانچ دلوں میں دوریاں ڈالنے کے لیے اور سات شدید نفرت پیدا کرنے کے لیے گاڑی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کے دیوتا ہنومان (بندر) کا عمل صرف معلومات کے حصول کے لیے کیے جانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ ایک اور عمل میں جادوگر روٹیوں پر تحریریں لکھ لکھ کر دریا میں ڈالتے ہیں اور ان کے بقول یا تو کسی کا رزق بند ہو جاتا ہے یا کھل جاتا ہے اس کے علاوہ یہ جادوگر کسی ایسے ہندو مردے کی چتا کی چٹکی بھر رکھ بھی بھارت سے سمنگل کرا کے پیش کر دیں گے۔ جس ہندو نے زندگی بھر گوشت نہیں کھایا تھا، ان کا دعویٰ ہے کہ یہ راکھ جسے بھی کھلائی جائے وہ مر جاتا ہے۔



لاہور کے نام نہاد جادوگروں نے لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے بے شمار شعبہ دے ڈھونڈ رکھے ہیں۔ لاہور کا ایک عامل انڈہ توڑ کر اس سے سوئیاں نکالتا ہے تو دوسرا دھکتا کوئلہ ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے۔ ایک عامل شوہر کو قابو کرنے کا تعویذ سنکھیا سے لکھ کر دیتا ہے۔ بیوی نا سنجی میں تعویذ پانی میں گھول کر پلاتی رہتی ہے۔ نتیجہ میں شوہر بیمار پڑ جاتا ہے اور بیوی کے قابو میں آ جاتا ہے۔ بیوی اسے عامل میاں کی کرامت سمجھتی رہتی ہے۔ یہ جادوگر دنیا کا ہر کام کر سکنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور شرط بھاری فیس کی ادائیگی ہے۔

لاہور کے جادوگر سبہ کا کانٹا پانچ سو روپے، آلو تین ہزار روپے تک، سو پانچ ہزار روپے تک، کستوری ڈیڑھ سے اڑھائی ہزار روپے تک، مکمل کالا بکرا تین ہزار سے سات ہزار روپے تک، اونٹ کا دل سات ہزار روپے تک، انسانی مردے کی ٹانگ دس ہزار روپے اور بازو پانچ ہزار روپے۔ آلو، چیل، عقاب وغیرہ کا انڈہ ۱۰ روپے اور غیر مسلم کنواری لڑکی کا پندرہ ہزار روپے تک (فی رات) میں خود انتظام کر لیتے ہیں۔

لاہور کے ایک سابق پرائز بانڈ ڈیلر سعید کھوکھر نے انعامی نمبر لینے کے لیے کالا علم کرنے والے ایک جادوگر بلے شاہ کو پچاس ہزار روپے ادائیگی کی۔ اس کی ہدایت پر چار بکرے، ایک کنواری غیر مسلم لڑکی اور دو من کوئلے لے کر اماوس کی رات جادوگر بلے شاہ کے ہمراہ دریائے راوی کے کنارے پہنچے۔ کشتی میں بیٹھ کر دریا کے درمیان گئے اور ایک قدرتی خشک حصہ میں پڑاؤ کیا۔ جادوگر نے کوئلے دھکائے، حصار بنایا، لڑکی سے زیادتی کی، پھر تلوار سے زندہ بکروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کوئلوں پر ڈالنا شروع کر دیے۔ صبح اس نے ایک نمبر لکھ دیا جس کے مطابق سعید نے بازار سے دو لاکھ روپے کی پرچیاں خریدیں، لیکن نمبر نہ نکلا جس کے بعد انھوں نے جادو سے توبہ کر لی اور بدلتے ہوئے حالات کے تھپیڑوں نے ہمیشہ کے لیے سعید کے دل و دماغ میں نجومیت کے لیے نفرت بھردی۔

## دوشیزہ سے لاکھوں ہتھیانے کے بعد عزت پر.....!

گزشتہ سال کراچی میں طارق روڈ کھکشاں شاپنگ ہال میں ڈیرے لگائے نام نہاد عامل پروفیسر شہروز اور پروفیسر حارث نے ایک دوشیزہ شگفتہ یاسمین کو پسند کی شادی کرانے کا جھانسنہ دے کر ایک لاکھ ۱۵ ہزار روپے اور زیورات ہتھیانے کے بعد عزت لوٹ لی تھی۔

خبریں سروے کے مطابق نام نہاد عامل اور جعلی پروفیسر شہروز اصل نام شبیر احمد ہے۔ وہ چند سال قبل ناگن چورنگی پر ایک چھوٹی سی دکان میں تعویذ گنڈے اور عمل کیا کرتا تھا، جہاں پر خود کو اس نے منگل داس کے نام سے مشہور کر رکھا تھا۔ واضح رہے کہ مذکورہ پروفیسر شہروز جو منگل داس بنا ہوا تھا اس کے خلاف ایک دوشیزہ نے بفرزون تھانے میں لاکھوں روپے کے فراڈ کی درخواست بھی دی تھی، جس کے تفتیشی افسر سب انسپٹر بشیر اور مذکورہ فراڈ کیس پر اس وقت کے ایس ڈی ایم مشتاق کی عدالت میں کیس بھی چلتا رہا ہے۔ سروے کے موقع پر ناگن چورنگی کے اظہر عطاء اللہ طارق اور دیگر افراد نے بتایا کہ مذکورہ پروفیسر منگل داس اس سے پہلے پروفیسر رفیق منجم اور پروفیسر تیمور علی بھی رہ چکا ہے۔ علاقے کے درجنوں خاندانوں کو تباہ کر چکا ہے۔ مذکورہ شخص کی تعلیم میٹرک ہے۔ اس نے محصیات اسلامی نامی لاہور کے ایک ادارے کے پرنسپل عطاء محمد سے جو کہ پیشہ ور جعلی ڈگری میکر ہے دو ہزار روپے میں روحانی میٹھڈ آن پریکٹیشنرز (RMP) کی ڈگری خریدی ہے اور اس کی بنا پر اپنے آپ کو روحانی عامل اور پروفیسر کہلاتا ہے۔ طارق روڈ پی ای سی ایچ سوسائٹی کے کامران اسلم ارسلان اور عامر عزیز نے بتایا کہ پروفیسر شہروز کے والد پروفیسر اعظم کا اصل نام عبدالجید ہے۔ بیس سال قبل ٹیپڑ روڈ کے فٹ پاتھ پر بیٹھا کرتا تھا۔ آج کل اس نے مذکورہ جگہ پر ایک عالی شان ایر کنڈیشنڈ آفس بنایا ہوا ہے اور اپنے بیٹوں کی کمائی کی بدولت کروڑ پتی بن چکا ہے۔

انھوں نے بتایا کہ پروفیسر شہروز کا ایک عامل بھائی پروفیسر ساحل ہے جس نے طارق روڈ پر شار سینٹر میں ایئر کنڈیشنڈ آفس بنایا ہوا ہے۔ وہ پہلے کراچی کے مختلف علاقوں میں فٹ پاتھوں پر تعویذ کیا کرتا تھا۔

مذکورہ پروفیسر کا اصل نام منیر احمد ہے۔ وہ بھی متعدد افراد کے ساتھ فراڈ کر چکا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ مذکورہ پروفیسر ہر مہینے گاڑی تبدیل کرتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پروفیسر ساحل کا والد اور اس کے بھائی تین سال قبل کوچ میں سفر کیا کرتے تھے۔ آج لاکھوں روپے مالیت کی گاڑیاں لیے پھرتے ہیں۔ گلشن اقبال کے رہائشی سید سلمان شاہ، سید صابر شاہ، نعمانی اور دیگر نے بتایا کہ پروفیسر حارث نے گلشن اقبال یونیورسٹی روڈ پر روحانی اور نفسیاتی کلینک کھول رکھا ہے۔ مذکورہ پروفیسر نے بھی لاہور سے جعلی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ اس کا اصل نام احمد ہے۔ اور آج کل پروفیسر حارث کے نام سے اپنے دھندے میں مصروف ہے۔ اس کے پاس لاکھوں روپے کی گاڑی ہے۔ مذکورہ پروفیسر کے آفس اور کلینک میں درجنوں ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ مذکورہ پروفیسر نے بھی لوگوں کو لوٹنے کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی۔

(بحوالہ: روزنامہ خبریں۔ ۲۰۰۲ء۔ ۱۲۔ ۲۵۔ مجلہ الدعوة لاہور..... بی بی سی کی رپورٹ)



## چار خطرناک نوسر باز نجومی

یہ پیشہ ور عامل اور پروفیسر انسان دوستی پر یقین دلا کر عرصہ دراز سے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ مصیبت کے مارے جب اپنے مسائل کے حل کے لیے ان سے رجوع کرتے ہیں تو یہ لوگ اپنی بدنیتی کا یقین دلا کر اور ہمدرد بن کر ضرورت مندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے بعد ان کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں اور مسائل میں مزید اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔ ان کا زیادہ تر شکار عورتیں ہوتی ہیں۔

روزنامہ دن ۲۷ مارچ ۱۹۹۹ء میں اسی طرح ایک خبر نمونہ کے طور پر پیش کر رہا ہوں۔ نئی آبادی سوہاؤہ میں دوبار لیش فراڈیوں نے اولاد زینہ سے محروم دہی میں مقیم مشتاق احمد کے اہل خانہ کو جعلی کرامات کے ذریعے بے وقوف بنا کر ۳۷ تولے طلائی زیورات سے محروم کر دیا۔ تین روز بعد جعل سازی کا پتہ چلنے پر خواتین کو غشی کے دورے پڑ گئے۔ تھانہ سٹی ڈسکہ میں پرچہ درج کر لیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ مشتاق احمد کی پانچ بیٹیاں ہیں اور اللہ نے اسے بیٹے کی نعمت سے محروم رکھا ہے۔ گزشتہ روز دو عدد بار لیش فراڈیے اس کے گھر آئے اور قیلوہ کرنے کے بہانے رکے۔ اس دوران انھوں نے اللہ کا ورد شروع کر دیا اور پھر رات تین بجے تک تلاوت کرتے رہے۔ ایک موقع پر ہاتھ میں گند کا دانہ رکھ کر جعل سازی کے ذریعے اسے موتی میں تبدیل کر دیا اور اسی طرح کی دیگر جعلی کرامات دکھائیں۔ اس کے بعد انھوں نے خواتین کو مشورہ دیا کہ اولاد زینہ کے لیے زیورات پر دم کرائیں۔ خواتین نے گھر رکھے ۳۷ تولے زیورات پیروں کے حوالے کر دیے۔ دم کرنے کے بعد انھوں نے اسے گٹھڑی میں باندھا اور سختی سے ہدایت کی کہ تین روز تک اس کو ہاتھ نہ لگائیں۔ اگلی صبح دونوں پیر ۶ قیمتی امپورٹڈ کمبل لے کر رخصت ہو گئے اور تین روز بعد جب خواتین نے گٹھڑی کھولی تو اس میں سے زیورات

کے بجائے پتھر نکلے۔

اخبارات میں اس قسم کی خبریں اکثر شائع ہوتی رہتی ہیں جس میں نوسر باز شعبہ بازی یا چرب زبانی کے ذریعے لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔ ۱۴ مارچ ۱۹۹۹ء کے روزنامہ نوائے وقت کے سنڈے میگزین میں برطانیہ کے حوالہ سے سلطان محمود کی ایک رپورٹ شائع ہوئی کہ: ”تاریکین وطن چار خطرناک پاکستانی نوسر بازوں کے ہاتھوں کس طرح لٹتے رہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ چار آدمیوں کا گروہ تھا۔ یہ جس برطانوی شہر میں جاتے کسی پاکستانی کے گھر میں ایک کمرہ کرایہ پر لے لیتے۔ ان میں سے ایک ذات شریف نے پیر باکمال کا ڈھونگ رچا رکھا تھا۔ جسم پر سبز چوغہ کی جج دھج۔ خشخشی وداڑھی۔ سر پر دیہاتیوں کی طرح سفید پگڑی۔ گلے میں مختلف رنگوں کی مالا، دونوں ہاتھوں میں لوہے کے بڑے بڑے کڑے ہاتھ میں تسبیح جائے نماز پر بیٹھ کر ہر وقت ”حق اللہ حق اللہ“ کا ورد۔ یہ تھا اس ڈھونگی کا مختصر تعارف۔

اس بہروپیہ کے تین ساتھی پاکستانی گھروں میں جا کر اس نام نہاد پیر کے جلوؤں اور کرامات کے قصے بیان کرتے اور لوگوں کو یہ بھی بتاتے کہ یہ ”سائیں بابا“ نوٹ دگنے کرنے کا علم جانتے ہیں۔ راتوں رات امیر و کبیر بننے کا یہ نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ نہ اٹھانا بد قسمتی ہوگی۔ کئی ان پڑھ پاکستانی مکاروں کے جال میں پھنس جاتے اور وہ پہلے مرحلے پر ”سائیں بابا“ ان بھولے بادشاہوں کو بتاتا کہ نوٹ دگنے کرنے کے لیے مجھے ساری رات ایک مشکل وظیفہ کرنا پڑتا ہے۔

آپ کل آ کر مجھ سے گنی رقم لے جائیں۔ دوسرے روز جب یہ لوگ سائیں بابا کے پاس آتے تو وہ انھیں گنی رقم تھما دیتا۔ اس عمل سے متعلقہ شہر میں رہائشی دوسرے پاکستانیوں میں بھی سائیں بابا کی ایک بہت پہنچے ہوئے ”مرد حق آگاہ“ کے طور پر دھاک بیٹھ جاتی اور لالچ میں آ کر چند پاکستانی اپنے سر ہانوں کے غلاف سے اپنی تمام پونجی نکال کر سائیں بابا دگنی کرنے کے لیے اس کی ہتھیلی پر رکھ آتے۔ ”سائیں بابا“ ان کو بتاتا کہ دیکھو اس بار قمر میں بہت زیادہ ہیں۔ مجھے بہت زیادہ عبادت کرنی پڑے گی۔ ان رقموں کو دگنی کرنے کے لیے مجھے

لگاتار وظیفہ کرنا پڑے گا۔ آپ لوگ تین دن بعد آ کر مجھ سے رقم لے جانا۔ تجسس اور مسرت کی ملی جلی کیفیت میں یہ لوگ جب تین دن بعد ”سائیں بابا“ کے ہاں جاتے تو وہ وہاں سے غائب ہو چکا ہوتا۔ بے چارے پاکستانی سرپکڑ کر بیٹھ جاتے۔ بعض پاکستانیوں سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ ان کی پولیس کے پاس جانے سے ہماری اپنی ہی بدنامی کا دھڑکا تھا کہ وہ کیا سوچیں گے کہ ہم اس قدر راجح اور بے وقوف ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے بعض بھائی بہنیں اب بھی ان دعوؤں پر یقین کرتے ہوئے ان کی جیبوں کو نوٹوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ شعبہ بازی کا حیران کن مظاہرہ میں نے پچشم خود دیکھا۔

یہ ۱۹۹۲ء کی بات ہے کہ تھانہ سٹی کامونکے میں رانا رشید DSP کے پاس ایک شخص مہر نواز آتا جاتا تھا۔ ریڈر DSP نے مجھے بتایا کہ وہ شخص بہت بڑا عامل ہے۔ جو پوچھو بتا دیتا ہے۔ کالے علم کا ماہر ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ جب تک میں خود مشاہدہ نہ کر لوں مجھے یقین نہ آئے گا۔ ایک دن ہم رانا رشید DPS کے دفتر میں صحافتی امور کے سلسلہ میں بیٹھے تھے میرے ساتھ جاوید اقبال سرویانما سندھ دی نیوز اور کامونکے کی معروف شخصیت ضیغم عباس شاہ اور کچھ دیگر افراد بھی موجود تھے کہ مہر نواز آ گیا۔ میں اسے نہیں جانتا تھا۔ DPS صاحب اسے بڑے تپاک سے ملے۔ احترام کے ساتھ بٹھایا، میں سمجھا کہ کوئی خاص آدمی ہے۔ اسی دوران پولیس کے دیگر اہلکار بھی آہستہ آہستہ دفتر میں اکٹھے ہو گئے اور گفتگو شروع ہو گئی کہ مہر نواز آج ہمیں کیا کھلائیں گے۔ آخر کار طے ہوا کہ پستہ منگوا یا جائے۔ مہر نواز نے کہا کہ ایک پرات منگوائیں ایک پولیس اہلکار جلدی سے پرات لے کر آ گیا۔ مہر نواز نے خالی پرات کو سب کے سامنے میز پر رکھا، ہاتھ کو پرات کے اوپر ذرا سا بلند کر کے اس پر عام سفید کپڑا ڈالا اور منہ میں کچھ پڑھا۔ اس کے ساتھ ہی چھنک کی آواز آئی اور تقریباً ایک کلو پستہ پرات میں موجود تھا۔ ہم سب نے کھایا بلکہ میں نے تھوڑا سا پستہ کچھ دیر سنبھال کر بھی رکھا کہ کہیں اس کی شکل تو تبدیل نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ اور شکل ویسی کی ویسی رہی۔ میرا اس عمل سے متاثر ہونا یقینی بات تھی۔ اس کے علاوہ بھی مہر نواز بہت سی کرامات یا شعبہ دے دکھاتا تھا۔ اس

کے پاس کا لالہ تھا جس کی بنیاد پر وہ گاڑی کو پٹرول پمپ کے سامنے کھڑا کر کے منہ میں کچھ پڑھتا جس سے گاڑی کی ٹینگی میں خود بخود پٹرول بھر جاتا، ان سب مظاہروں کی وجہ سے پولیس اہلکار اس سے بہت مرعوب تھے، کچھ عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ بہت سے پولیس اہلکاروں کو یہ چکمہ دے کر کہ میں تمہیں فرج، ٹی وی اور ایر کنڈیشنز عملیات کے ذریعے لادوں گا، ہزاروں روپے بٹور چکا ہے اور وہ اس کے پیچھے پیچھے ہیں اور انھیں ابھی تک تسلیوں اور دلاسون کے سوا کچھ نہیں ملا۔ وہ ڈرتے اس کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں کرتے تھے کہ کہیں ہمیں نقصان نہ پہنچا دے۔ یہی شخص بعد میں اپنی جعل سازیوں کی بدولت پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور اس پر دھوکہ دہی کے مقدمات قائم ہوئے۔

پاکستان میں شعبہ بازی کے فن نے کافی ترقی کر لی ہے۔ شعبہ بازی ایسے کر تے پیش کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ان پر جادو کا گمان ہوتا ہے۔ یہ تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ فن کا مظاہرہ کرنے والا ہاتھ کی صفائی دکھا رہا ہے یا جادوگری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ شعبہ بازی کے لیے مہارت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جادوگری یا پراسرار علوم کے حصول کی خاطر شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

تفسیر ابن جریر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد علاقہ دومتہ الجندل کی ایک عورت آپ ﷺ کی تلاش میں آئی۔ تو اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میرا شوہر مجھ سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا۔ میں نے ایک بڑھیا سے اس کا ذکر کیا۔ وہ بڑھیا دوسرے دن دو کتے لے کر میرے گھر آئی، ایک پر خود سوار ہوئی، دوسرے پر مجھے سوار کیا، پھر ہم دونوں بابل پہنچیں، یہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہ شخص زنجیروں سے جکڑے ہوئے لٹک رہا ہے۔ وہ اصل میں دونوں جادوگر تھے۔ بڑھیا کے کہنے پر میں نے ان دونوں جادوگروں سے جادو سیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے منع کیا۔ جب میں نہ مانی تو انھوں نے کہا جاتو پہلے اس تنور میں پیشاب کر، میں گئی تو مجھے ڈر لگا اور بغیر پیشاب کے واپس آ کر کہہ دیا کہ کرا آئی ہوں۔ انہوں نے پوچھا تو نے کیا دیکھا میں نے کہا کچھ نہیں دیکھا تو انھوں نے کہا تو نے پیشاب ہی نہیں کیا



اور ابھی تیرا کچھ نہیں بگڑا، تیرا ایمان سلامت ہے، جادو نہ سیکھ، لیکن میں نہ مانی تو پھر پیشاب کرنے کو کہا گیا تو میں پھر پیشاب کیے بغیر واپس آ گئی اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ جب میں تیسری بار گئی اور پیشاب کیا تو دیکھا کہ ایک گھڑسوار منہ پر نقاب ڈالے آسمان پر چڑھ گیا ہے، میں نے واپس آ کر ان سے کہا تو انھوں نے کہا کہ یہ تیرا ایمان تھا جو چلا گیا، اب جا تجھے جادو آ گیا۔ میں نے گھر آ کر تجربہ کیا، یعنی ایک دانہ گندم زمین پر ڈال کر کہا کہ اگ جاوہ فوراً اگ گیا۔ اس کے بعد میں جیسے کہتی گئی ویسے ہوتا گیا۔

عام طور پر جادو کی آٹھ اقسام بیان کی جاتی ہیں:

❶ سحر کلا میں و سحر بابل۔

❷ جادو کے ذریعے جن وشیا طین کو مسخر کرنا۔

❸ سحر کے ذریعے نفوس مفارقتہ بنی آدم کو اپنے تابع کرنا۔

❹ بعض ارواح جنیہ کے توسل سے کسی شخص کے خیال میں اپنا تصرف بٹھائے، جسے ہندی میں نظری و خیال بندی کہتے ہیں۔ فرعون کے ساحروں کا جادو اسی قسم کا تھا۔

❺ تعلیق الوہم، یعنی مطلوبہ صورت کا نقشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔

❻ نیرنج، یعنی بعض چیزوں کے خواص سے عجیب و غریب افعال صادر کرنا۔

❼ شعبدہ بازی ہاتھ کی چالاکی سے۔

❽ مکروہیلہ یعنی بعض عجیب آلات و نادر اوزار کی مدد سے ایسے حالات پیدا کرنا کہ جادو کا گمان ہو۔

پاکستان میں تمام اقسام کے ماہر جادو گر پائے جاتے ہیں۔ ایک جادو جس میں اکثر لوگ ماہر ہیں، اس میں جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اس پر ایک ”جن“ مسلط کر دیا جاتا ہے۔ وہ انسان کو مجبور کر کے وہی کام کراتا ہے جس کے لیے یہ جن مسلط کیا گیا ہو اور مسحور ایک فاعل کی طرح وہی کام کرتا ہے، جو ”جن“ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے بس میں کچھ نہیں ہوتا وہ مجبوراً بے اختیار سب کچھ کرتا ہے۔



جادو سیکھنے کے خواہش مند دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں۔ عیسائیت کے آغاز سے بھی قبل جرمنی میں ہر سال مئی میں ”چڑیلوں کی شب“ کا تہوار نہایت جوش و خروش سے منایا جاتا تھا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ جرمن تاریخ کے مطابق یکم مئی سے پہلے والی رات میں محبت کی دیوی ونان اور فریادیوتاؤں کی شادی ہوئی تھی۔

مئی ۱۹۹۹ء میں ”چڑیلوں کی شب“ کے تہوار کے موقع پر جادو ٹونے کے ماہروں سمیت لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ ۲۰ ہزار سے زائد افراد نے چڑیلوں جیسا لباس زیب تن کیا۔ تہوار ”بروکن“ نامی پہاڑی پر منایا گیا۔ مشہور جرمن شاعر گوئٹے کے کلام نارسٹ میں ”بروکن پہاڑی“ کے ذکر سے یہ نام جرمن باشندوں میں کافی مقبول ہے۔ یہ مقام مرکزی مشرقی جرمنی کے نیشنل پارک میں واقع ہے۔ حسب روایت جادو ٹونے کے ماہروں نے چڑیلوں کے مخصوص لباس پہن کر رقص کیا اور جھاڑو دے کر سردی سے بچاؤ کی رسم ادا کی۔

اب یہ تہوار سینٹ ولپر کے نام سے منسوب ہے۔ جس نے آٹھویں صدی میں اجڈ اور جاہل جرمن باشندوں کو عیسائی بنایا تھا۔ اسی طرح اپریل ۲۰۰۰ء میں میٹروپولٹین میوزیم نے زمانہ قدیم کے مختلف جادو گروں کے زیر استعمال رہنے والے قدیم آلات کی نمائش کا اہتمام کیا جس میں سولہویں صدی سے بیسویں صدی تک کے دور میں استعمال ہونے والے جادوئی آلات کے علاوہ جادو کے طریقوں پر روشنی ڈالنے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ نمائش کے منتظم علیسا لاگامانے اس انوکھی نمائش میں قدیم تہذیبوں سے وابستہ اشیاء جمع کرنے کی کوشش کے علاوہ اس موضوع پر ایک کتاب بھی شائع کی ہے اس نمائش میں افریقہ میں جادو ٹونے میں استعمال ہونے والے سولہویں صدی سے بیسویں صدی تک کے آلات، ملبوسات، زیورات اور دیوی دیوتاؤں کے عجیب و غریب بت بھی شامل کیے گئے تھے۔ علیسا لاگامانے صحافیوں کو بتایا کہ اس نمائش میں افریقہ کے علاوہ ایران، چین اور فرانس کے قدیم جادوئی آلات بھی موجود ہیں۔ انھوں نے پیشکش کی کہ جادوگری کے پیشہ سے وابستہ لوگوں اور قسمت کا حال جاننے والوں کے لیے معلومات حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ کیونکہ دنیا کے بیشتر

علاقوں سے اس نوعیت کی تمام اہم اشیاء ایک جگہ جمع کر دی گئی ہیں۔ اس میں جادو سے بچنے کے زیورات، روحوں سے بچاؤ کے لباس اور آلات، دشمنوں کو ہلاک کرنے والی گڑیوں کے علاوہ جادوئی موسیقی کے آلات اور ان سے سحر انگیز دھنوں کو بجانے کا بھی خاص انتظام کیا گیا تھا۔ غیر مذاہب کے برعکس اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس نے اپنے ماننے والوں کے لیے دیگر امور زندگی کی طرح جادوگری سے متعلق تمام پہلوؤں کا نہایت سنجیدگی سے جائزہ پیش کیا ہے۔



## شیطان ایک لڑکی کو چمٹ گیا

ویسے یہ دلچسپی کی بات ہے کہ یہ جن نکالنے والوں کا زیادہ تر معاملہ عورتوں سے پڑتا ہے کیونکہ عورتیں ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں۔

معمولی سامسلہ ہو تو اسے فوراً جن یا سایہ کا اثر سمجھ لیتی ہیں۔ اس لیے اگر بالفرض جن نکالنے والے ان بزرگوں کا کام درست بھی ہو تب بھی میری ان کو نصیحت ہے کہ اپنے ایمان کے بچاؤ کے لیے یہ کام چھوڑ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ . ))

”دنیا سے بچ جاؤ اور عورتوں سے بچ جاؤ۔“

جب ایسے عامل مشہور ہوتے ہیں تو ان کے پاس بڑے بڑے امیر زادوں کی خوبصورت بچیاں جن نکلوانے اور سایہ اتروانے کے لیے آنا شروع ہو جاتی ہیں، کیونکہ ان کے گھروں میں بعض نفسیاتی بیماریوں اور بے راہرویوں کی وجہ سے مصیبتیں عام ہوتی ہیں۔ کسی پر شیطانی اثر ہوتا ہے تو کسی کو کوئی بیماری ہوتی ہے۔ یہ ان کی آنکھوں میں کلونجی کا تیل ڈالیں گے۔ ناک پر خوشبو لگائیں گے۔ ایک دفعہ کوئی ٹھیک ہو گئی، دوبارہ پھر حملہ ہو گیا تو پھر آتی جاتی رہیں گی۔ بالآخر اللہ بچائے برصیصا راہب والا معاملہ ہو سکتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں آتا ہے۔ برصیصا راہب ایک راہب تھا۔ بڑا نیک آدمی تھا۔ شیطان نے ارادہ کیا کہ یہ عبادت بہت کرتا ہے، اسے کسی طرح عبادت سے ہٹانا ہے۔ اس راہب کے پاس جو بھی آتا، کسی کی طرف توجہ ہی نہ کرتا۔ بس چپ کر کے اللہ اللہ کرتا رہتا اور اپنی عبادت میں مگن رہتا۔ اب شیطان نے اس کے قریب ہی جا کر نماز پڑھنا شروع کر دی، بلکہ اس سے بھی بہت لمبی نماز پڑھتا۔ آخر راہب نے سوچا، بندہ تو نیک لگتا ہے۔ چنانچہ آہستہ

آہستہ اس سے بول چال شروع کر دی۔ اب شیطان ایک لڑکی کو جا کر چٹ گیا۔ گھر والوں نے اس کو نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہ نکلا۔ بالآخر اس شیطان نے انھیں یہ کہا کہ فلاں راہب کے پاس لڑکی کو لے جاؤ، میں نکل جاؤں گا۔ اب وہ اسے راہب کے پاس لے گئے تو اس شیطان جن نے لڑکی کو اور زیادہ تنگ کرنا شروع کیا۔ وہ جب چیخی چلائی اور راہب کو اپنی عبادت میں بہت خلل محسوس ہوا تو آخر اس نے پوچھ لیا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہماری لڑکی بہت بیمار ہے، آپ اس کو دم کر دیں۔ راہب نے پھونک ماری تو وہ ٹھیک ہو گئی۔ وہ گھر لے گئے۔ وہاں جن پھر اسے چٹ گیا۔ وہ پھر راہب کے پاس لے آئے۔ یہاں وہ درست ہو گئی۔ پھر گھر لے گئے تو وہ پھر بیمار ہو گئی۔ یوں وہ گھر لے جاتے تو بیمار ہو جاتی، راہب کے پاس لے آتے تو وہ صحیح ہو جاتی۔ بالآخر انھوں نے کہہ دیا کہ اللہ کے لیے آپ اس لڑکی کو اپنے پاس ہی رکھ لیں۔ ہم سے گھر میں اس کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی۔ ہم اس کا کھانا وغیرہ یہیں پہنچا دیا کریں گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ وہ مان گیا، اب جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”جب عورت اور غیر محرم مرد اکٹھے ہوتے ہیں تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔“ اب جب ان کی آپس میں نگاہیں ملنے لگیں تو کام خراب ہونے لگا، لڑکی حاملہ ہو گئی۔ شیطان پھر اس راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: ”یہ کام تو خراب ہو گیا، لوگوں کو پتہ چلے گا تو بدنامی ہوگی۔“ اس نے کہا: پھر میں کیا کروں؟ کہا کہ تم اس کو قتل کر دو اور اس کو یہیں دفن کر دو۔ لوگ تمہارا اعتبار کرتے ہیں۔ اس کے بھائی وغیرہ آئیں تو انھیں بتا دینا کہ وہ بیمار تھی، فوت ہو گئی۔ آپ کو پتہ ہے میں تو ہر وقت عبادت میں لگا رہتا ہوں۔ نہ کسی سے ملتا ہوں، نہ بات کرتا ہوں۔ اس لیے آپ کو اطلاع بھی نہ کر سکا اور جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا۔ راہب نے ایسا ہی کیا۔ کچھ دنوں کے بعد بھائیوں نے جب آ کر اپنی ہمشیرہ کا پوچھا تو راہب نے یہی کہانی سنادی۔ وہ شکریہ ادا کر کے چلے گئے۔ واپس جانے کے بعد بھائی کو خواب آیا کہ اس کی ہمشیرہ مری نہیں تھی بلکہ اس ظالم راہب نے اسے حاملہ کیا تھا اور پھر اسے قتل کر دیا اور قتل کر کے دفن کر دیا۔ بے شک جا کر اس کی قبر کھول کر دیکھ لو۔ تینوں بھائیوں کو یہ خواب آیا۔ جب وہ

کھانے پر اکٹھے ہوئے تو ایک نے کہا: مجھے ایک خواب آیا ہے لیکن میرا دل برداشت نہیں کرتا کہ سناؤں، دوسرا کہنے لگا: مجھے بھی خواب آیا ہے۔ اب انھوں نے سنایا تو تینوں کے خواب مل گئے۔ جا کر قبر کو کھودا تو دیکھا، اس کا پیٹ بڑھا ہوا تھا۔ وہ حاملہ ثابت ہوئی۔ انھوں نے اس راہب کو پکڑ لیا اور بادشاہ کے دربار میں لے گئے۔ اب وہ نماز پڑھنے والا شیطان پھر راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا ہے یہ میں نے کیا ہے۔ اب جس طرح میں تمہیں پھنسا سکتا ہوں تو تمہیں چھڑوا بھی سکتا ہوں۔ بس صرف ایک کام تمہیں کرنا پڑے گا کہ مجھے سجدہ کر دو تو میں سمجھوں گا کہ تم میرے پکے مرید ہو۔ میں تمہیں ایک آنکھ جھپکنے میں چھڑوا کر لے جاؤں گا۔ راہب نے جب سجدہ بھی کر دیا تو اب شیطان کہنے لگا، تو کون اور میں کون؟ تفسیر ابن کثیر کا یہ واقعہ حدیث نہیں بلکہ ایک بنی اسرائیلی روایت ہے لیکن قرآن نے شیطان کے اس طریق واردات کی تصدیق کی ہے۔ سورہ ہشر میں ہے:

﴿كَمْثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي

بَرِيءٌ مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾﴾ (الحشر: ۱۶/۵۹)

”شیطان کی طرح کہ اس نے انسان کو کہا کہ کفر کر۔ جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا:

میں تو تجھ سے بری ہوں، میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔“

انجام یہ کہ دونوں ہی جہنم میں گئے۔ مقصد بیان کرنے کا یہ ہے کہ توحید و سنت کے حاملین کو خصوصی طور پر تعویذ دھاگوں اور اسلامی عملیات کے نام پر ایسے طریقوں سے بچنا چاہیے۔ اگر وہ یہ کام کریں گے تو لڑکیاں آئیں گی اور بڑے بڑے متقیوں کا بھی ایمان غارت ہوگا۔ یہ سراسر فتنہ ہے۔ تم پہلے آنکھوں میں کلونجی ڈالو گے پھر تمہارے دل میں یہ تیل پڑے گا۔ اگر یہ کام صحیح بھی ہو تب بھی اس سے بچنا بہتر ہے۔

## نجومیوں کی ہڈ حرامیاں

یہ اٹھارہ مئی کی بات ہے جب پورے لاہور میں سنسنی خیز کھیل کھیلا گیا کہ مغل پورہ میں ڈیڑھ ماہ میں چار بچوں کی پراسرار موت واقع ہوئی اور یہ واقعہ سانحہ مغل پورہ کہلایا۔ کیونکہ مغل پورہ میں واقع مالک مکان الیاس کے گھر عاملوں نے ڈیرے لگا لیے اور طرح طرح کے ڈرامہ بازی کر کے الیاس اور اہل خانہ کو ڈرایا گیا۔ اور الیاس پر کبھی بلی کے مار دینے اور کبھی گھر میں ہڈیوں اور تعویذوں کا ڈرامہ کیا گیا جو کہ الیاس کے ساتھ اس کے پڑوسیوں نے بھی برامنیایا اور عاملین اپنی ہی کٹ جھتیوں سے کام لیتے رہے۔

اب آئیے! اخبارات کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ الیاس پر عاملین نے کیسی کیسی یلغاریں کیں۔

### عاملوں کی خدائی پر ترس آ رہا ہے:

۱۸ مئی ۲۰۰۲ء روزنامہ نوائے وقت لاہور:

بچوں کے والد محمد الیاس نے بتایا کہ ان کے گھر سے ایک جادوئی پتلا ایک ہڈی اور مختلف مقامات سے تین تعویذ برآمد ہوئے تھے جنہیں اس نے نہر میں بہا دیا۔ محمد الیاس نے کہا کہ جب میرا تیسرا بچہ ہلاک ہوا تو مجھے یقین ہو گیا کہ میرے بچوں پر کالا جادو کیا گیا۔ محلہ داروں نے ایک عالم بابا فاروقی کو بلایا۔ اس نے سونگھ کر ایک بالائی کمرے کی کھڑکی کی چوکھٹ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ یہاں سے سینٹ اکھاڑ ڈھم نے سینٹ اکھاڑا تو تعویذ برآمد ہوا پھر اس نے ٹی وی کھول کر اور وال کلاک کھول کر ان میں سے تعویذ نکالے۔ اس نے گھر کے آٹے کا ڈرم کھولا تو اس میں بکرے کی ران کی ہڈی برآمد ہوئی جس پر دونوں طرف کالے مارکر سے کچھ لکھا تھا۔ اس نے پیٹی (آہنی صندوق) کو کھلویا تو اس میں سے ایک پتلا برآمد ہوا

جس کے سینے میں سوئیاں گڑی تھیں۔ اس عامل کی ہدایت پر میں نے یہ اشیاء نہر میں بہا دیں۔ اس عامل نے پیر کو یہ اشیاء نکالی تھیں اور ہمارا خیال تھا کہ شاید اس جمعہ کوئی بچہ نہیں مرے گا، لیکن اس کے باوجود بچی فوزیہ مر گئی۔

بکرے اور مکان کو تعویذ پہنا دو:

۲۰ مئی ۲۰۰۲ء روزنامہ آواز لاہور:

رام گڑھ میں چار بچوں کی یکے بعد دیگرے پراسرار طور پر ہونے والی ہلاکت کا کھوج لگانے کے لیے آنے والے عالمین اور پیر بزرگوں کو تاحال کوئی حتمی حل نہیں مل سکا۔ ایک عامل شاہد اشرفی نے بتایا کہ اس کے حساب سے الیاس کے گھر پر آسیب کا سایہ ہے اس نے مختلف تعویذوں کا چھپا ہوا ایک کلینڈر متاثرہ خاندان کو آسیب زدہ مکان میں آویزاں کرنے کے لیے دیا۔ علی پور چھٹہ گوجرانوالہ سے آئے ایک عامل قاری عبدالجبار شاہ نے متاثرہ خاندان کو کہا کہ وہ جمعرات کو ایک بکرہ مکان میں باندھ دیں وہ دو تعویذ دیں گے جن میں سے ایک بکرے کے گلے میں اور دوسرا متاثرہ مکان میں لٹکا دیا جائے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ اللہ کے حکم سے آئندہ کوئی بچہ ہلاک نہیں ہوگا۔

تصور سے آئے ایک عامل دین محمد شاہ کے مطابق اس نے پورا مکان کیل دیا ہے آئندہ ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ پنڈی بھٹیاں سے آئے ایک روحانی معالج اسماعیل شاہ نے کہا کہ متوفی بچوں کے باپ سے ضرور ایسی کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے جنات کا کوئی بچہ جاں بحق ہو گیا اور اب وہ انتقام پر اتر آئے ہیں۔ اس کے مطابق بچوں کا باپ ان سے معافی مانگے۔ صوفی جلال دین آف کالا شاہ کا کو کے مطابق بچوں کی ہلاکت کسی کا لالچ کرنے والے موزی کی کارستانی ہے اور اس علم کی کاٹ ہی بچوں کی ہلاکت کو روک سکتی ہے۔

ہمارے عمل سے زندگی بچی، عاملوں کا دعویٰ:

میوہسپتال میں زیر علاج رام گڑھ مغل پورہ کے متاثرہ خاندان پر جمعہ بخیریت گزر گیا۔ مزید کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔ گزشتہ روز بھی متعدد عالمین میوہسپتال کی نارتھ میڈیکل وارڈ کے

باہر براجمان رہے اور متاثرہ خاندان کی زندگی بچانے کے لیے اعمال اور ذکر و اذکار کرتے رہے۔ صبح سورج طلوع ہوتے ہی میوہ پستال کی نارتھ میڈیکل وارڈ میں مایوس کیفیت طاری ہوگئی۔ وارڈ میں داخل مریض اور ان کے لواحقین کے علاوہ نرسیں، وارڈ بوائز اور ملازم خواتین بے چارگی کے عالم میں قدرت کا کوئی بڑا کرشمہ دیکھنے کے لیے منتظر رہے۔ جبکہ الیاس اور اس کے بیوی بچوں پر مرونی چھائی رہی۔ آنے والا ہر لمحہ ان کے لیے عذاب ناک صورتحال پیدا کرتا رہا۔ دوپہر ۱۲ بج کر ۵۹ منٹ تک حسرت و یاس میں اسی طرح سے وقت ٹل گیا مگر ٹھیک ایک بجے الیاس کی چھوٹی بیٹی ثوبیہ کے دائیں بازو پر اچانک کاٹے جانے کا نشانہ ابھر آیا، جیسے اسے کسی نے کاٹ کھایا ہو۔ نشان ظاہر ہوتے ہی موقع پر موجود ڈاکٹروں نے اسے فوری طور پر دل وارڈ کے انتہائی نگہداشت میں منتقل کر دیا۔ جہاں زندگی بچانے کے تمام ضروری آلات اور ادویات کا انتظام موجود تھا، جبکہ ڈاکٹروں کی ایک خصوصی ٹیم بھی موقع پر موجود رہی۔ تاہم بچی پر کوئی منفی اثرات ظاہر نہیں ہے، اسے سہ پہر تین بجے تک سی سی یو میں رکھا گیا، اس کے بعد اسے واپس نارتھ میڈیکل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ بچی کے زندہ واپس آنے پر وارڈ کے باہر بیٹھے درجنوں افراد نے خوشی کا اظہار کیا اور متاثرہ خاندان کے سربراہ علم دین کو مبارک باد دی۔ شام ڈھلنے تک لوگ وارڈ کے باہر بیٹھے الیاس کے خاندان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہے۔ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں کے مطابق بچی ثوبیہ کے بازو پر ابھرنے والے نشان کی کوئی ترجیح نہیں بنتی۔ تاہم انھوں نے اسے وہم قرار دیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق الیاس اور اس کے باقی ماندہ خاندان کے دیگر تمام مئیٹ بھی درست رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مگر الیاس کے جاں بحق ہونے والے بچوں کا پوسٹ مارٹم کرا لیا جاتا تو صورت حال واضح ہو سکتی تھی۔ الیاس کے خاندان کے لیے عملیات کے لیے آنے والے عاملین نے اپنے اپنے طور پر اس خاندان کی زندگی بچانے کا دعویٰ کیا ہے۔ متعدد عاملین اپنے آپ کو عامل کامل اور دوسروں کو رد کرتے رہے۔



عالموں نے جینا حرام کر دیا:

روزنامہ آواز لاہور۔ ۱۹ مئی ۲۰۰۲ء:

رام گڑھ مغل پورہ میں ڈیڑھ ماہ کے دوران ہلاک ہونے والے چار بچوں کے گھر تعزیت کرنے والے محلّہ داروں اور رشتہ دار خواتین کا گزشتہ روز بھی رش لگا رہا۔ بدقسمت باپ پاؤ فروش الیاس عامل اور نجومیوں کے پیچھے پھرتا رہا تاکہ اس کے بچ جانے والے باقی تین بچے بھی پراسرار موت کا شکار نہ ہو جائیں۔ الیاس کی بہنیں گائے بکروں کا صدقہ دے کر مین گیٹ کے قریب کچی جگہ پر خون بہاتی رہیں، محلّہ داروں اور رشتہ داروں کی اکثریت کا خیال ہے کہ یہ جادو ٹونہ کا ہی اثر ہے۔ بچوں کی ماں خوف زدہ ہو کر تعزیت کے لیے آنے والی خواتین میں بیٹھی رہی، جبکہ سہمی ہوئی دو بہنیں ۱۴ سالہ عظمیٰ ۹ سالہ صوبیہ اور ۱۷ سالہ شہزاد گزشتہ روز بھی موت کے خوف کے ڈر سے رشتہ داروں کے گھر بیٹھے رہے۔ اس موقع پر عظمیٰ نے بتایا کہ جب اس کا پہلا بھائی فوت ہوا تھا تو وہ باورچی خانہ میں صفائی کر رہی تھی کہ اچانک دو دفعہ اسے خوفناک آواز سنائی دی تو وہ کام چھوڑ کر اپنی والدہ کے پاس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا بھائی چل بسا۔ اخبارات میں بچوں کی موت کی خبر سن کر شیخوپورہ کا ایک عامل ۷۰ سالہ بابا صالح محمد خود بخود بچوں کے گھر پہنچ گیا۔

عامل کا اخباری نمائندوں کو چیلنج:

روزنامہ نوائے وقت لاہور:

پنڈی بھٹیاں میں دو بچوں کی پراسرار ہلاکت پر جہاں مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں، وہاں عاملوں کا اب بھی یہی موقف ہے کہ ان بچوں اور امام مسجد کے نوجوان انٹر کے طالب علم لڑکے کی موت بھی جنات کے باعث ہوئی ہے۔ پنڈی بھٹیاں محلّہ حسن پورہ کے عامل صدیقی نے کہا ہے کہ جاں بحق ہونے والے بچوں نے پرانے کنواں جہاں جنات کا بسیرا ہے، وہاں جب ان کے بچوں کی شادیاں ہو رہی تھیں تو ان دونوں بہن بھائیوں فضیلت بی بی اور اصغر علی نے وہاں سے گڈی گڈا بھی اٹھایا تھا اور جنات کی گرفت میں آ گئے، جبکہ اس عامل

نے دعویٰ کیا ہے اس نے جنات کو کنٹرول کر لیا ہے، مگر یہاں ایک عامل محمد نواز مہر نے اخباری نمائندوں کو بتایا ہے تاحال آسب سے چھٹکارا نہیں ہوا اور مزید نقصانات ہو سکتے ہیں۔

اسی عامل نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر مجھے اس مقدس کام کے لیے بلایا گیا تو اخباری نمائندوں کی موجودگی میں عمل کر کے ان جنات کو جلا کر بھسم کر دوں گا اور آگ کا نظارہ اخباری نمائندے بھی کر سکیں گے۔ اس عامل نے کہا ہے مزید اموات کی روک تھام کے لیے بہر حال ضروری ہے جبکہ یہ بھی بات گشت کرنے لگی۔ ان دونوں بچوں کا جنازہ پڑھانے والے امام مسجد مولوی عبدالحق کانوجوان بیٹا عمر فاروق جو کہ ڈگری کالج پنڈی بھٹیاں کا طالب علم تھا اور ایف اے کا امتحان دے رہا تھا اس نے اچانک خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ یہ بھی جنات کی کارستانی ہے۔ جمعرات اور جمعہ کو رونما ہونے والے اس واقعہ اور خودکشی کے واقعہ پر محلہ حسن پورہ کے لوگ خوف زدہ بھی ہیں۔ ان تینوں اموات کا تعلق محلہ حسن پورہ سے ہے جبکہ اس سلسلہ میں سول ہسپتال پنڈی بھٹیاں کے سینئر میڈیکل آفیسر ڈاکٹر شوکت علی واہلہ اور دیگر ڈاکٹروں کا موقف ہے کہ بچوں کی اموات جنات سے نہیں ہوئی بلکہ گرمی میں کھیلنے کودتے بچوں کو لو اور گرمی لگ گئی ہے جس سے تیز بخار میں دونوں بچے چل بے ہیں۔ جنات کی کارستانی لوگوں کا وہم ہے جبکہ میڈیکل آفیسر شوکت علی واہلہ نے بتایا اس حالت میں جان بحق ہونے والے افراد کے جسم پر نیلے کالے نشانات واضح ہوتے ہیں جنہیں میڈیکل زبان میں پوسٹ مارٹم (Stain) کہتے ہیں۔ ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ بچوں کو شدید گرمی سے بچانا چاہیے۔



## اپنے مرشدوں اور پیروں پر اعتماد کر کے لٹ گیا

دولت، شہرت اور کامیابی کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کے لاجواب، حیرت انگیز لیکچرز جو آپ کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ سائنسی، نفسیاتی اور روحانی طریقے سے دولت، شہرت اور کامیابی کے خواہش مند سنجیدہ لوگوں کے لیے انمول تحفہ، تفصیلات کے لیے جوابی لفافہ ارسال کیجئے۔

یہ اس اشتہار کے مضمون کا ایک نمونہ ہے جو اکثر اخبارات میں شائع ہوتا ہے جس پر نمایاں حروف لکھا ہوتا ہے کہ جن قابو کیجئے اس اشتہار میں پرکشش اور دل فریب الفاظ کے ذریعے بے روزگار، پریشان حال، معصوم اور ناتجربہ کار نوجوانوں کو ٹیلی پیٹھی، ہسپنا نرم اور پیراسایکالوجی کے گمراہ کن کورسز کے ذریعے لامحدود اور پوشیدہ صلاحیتیں حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ اور اداروں میں نوجوانوں کو نہایت آسان طریقوں کے ذریعے کامیابی و کامرانی کی منزل تک رسائی کے سنہرے خواب دکھلا کر دونوں باتوں سے لوٹا جاتا ہے۔

قابل رشک شخصیت بننے اور لامحدود صلاحیتوں کے بے مقصد پر حماقت اور فضول شوق میں مبتلا لوگوں کی کثیر تعداد نہ صرف اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ برباد کرتی ہے بلکہ پر لطف زندگی کو خود اپنے ہاتھوں سے مصائب میں مبتلا کر کے سکون اور چین سے محروم ہو جاتے ہیں اور تمام تر کوششوں کے باوجود نتیجہ میں ان کے ہاتھ میں سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں آتا۔ کیا ٹیلی پیٹھی کا عملیات کے ساتھ تعلق ہے؟ اس سے پہلے کہ اس سوال کی وضاحت، عمل کا تعارف اور اسے کرنے کی صورت میں پہنچنے والے نقصانات کو اپنے سال ہا سال کے تجربات کی روشنی میں بیان کروں تا کہ آپ کو صحیح حقیقت کی تہہ تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ میں سمجھتا ہوں پہلے آپ کو اخباری اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو بے وقوف بنا کر لوٹنے والے نوسر بازوں کے

طریقہ واردات سے آگاہ کروں تاکہ وہ سیدھے سادے افراد جو ان اشتہارات سے متاثر ہو کر آسانی سے دھوکہ دہی کا شکار ہو سکتے ہیں، وہ قبل از وقت ان کورسز سے پہنچنے والے نقصانات اور گمراہی سے بچ جائیں۔

ڈاکٹر صاحب کا وہ اشتہار پڑھ کر جس کا آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں، ہم نے ان کے دیے ہوئے پتہ پر مزید تفصیلات کے لیے خط ارسال کیا۔ اس کے جواب میں انھوں نے ہمیں ایک بروشر بھیجا، اس میں درج چند پیرا گراف اور سادہ لوح افراد سے بھاری رقوم ہتھیانے کے لیے مختلف کورسز کی تفصیل پڑھنے کے بعد آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ نہ صرف غیر اسلامی افکار کا کھلے عام پرچار کر کے لوگوں میں گمراہ کن نظریات کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان سے اس کا معاوضہ بھی وصول کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنے تعارفی بروشر میں رقم طراز ہیں کہ موجودہ دور میں علم کی کوئی انتہا نہیں رہی، ہر روز ایسی ایسی نئی کتب اور نظریات سامنے آ رہے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اور بلاشبہ محسوس ہوتا ہے کہ انسان ستاروں پر کمند ڈال رہا ہے، لیکن ہر طالب علم میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ ان مہنگی کتابوں کو خرید سکے، ہر طالب علم انگریزی زبان میں اتنی مہارت نہیں رکھتا کہ وہ ان کتابوں کو سمجھ سکے اور ان کے مفہوم سے فائدہ اٹھالے۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے انتہائی نیک نیتی اور خلوص کے جذبے کے ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جدید نفسیاتی علوم کو ہر اس طالب علم تک پہنچایا جائے جو اسے سیکھنے اور اس کے ذریعے اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی کا خواہاں ہے۔ جب مجھے کوئی طالب علم دور دراز علاقے سے خط بھیجتا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے اور جب ان لیکچرز کے مطالعہ کے بعد وہ خط لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے ان لیکچرز سے علم کی روشنی بھی ملی ہے اور حوصلہ بھی تو میں ذات باری تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہوں کہ اس نے مجھے ان علوم کو پہنچانے کی سعادت عطا کی۔

محترم ڈاکٹر صاحب اپنے انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”ہیپناٹزم اور پیراسائیکالوجی نفسیات کی ایک شاخ ہے یہ ایک جدید نفسیاتی علم ہے جو ہمارے

ماورائے حسی ادراک، نیلی پیتھی، ہیناٹزم، ارتکاز توجہ، مراقبہ، شعور کی بدلی ہوئی حالت، برق مقناطیسی توانائی، شعوری اور تحت الشعور ذہن سے بحث کرتا ہے۔ ہیناٹزم کی مدد سے آپ نہ صرف اپنے اندر بلکہ رشتہ دار اور دیگر افراد میں مثبت تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ بے اعتمادی، بے چینی، گھبراہٹ، اکتاہٹ، خوف، نشہ، غصے اور تمام بری عادات سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ امتحان میں اعلیٰ کامیابی، ارتکاز توجہ، دوسروں کو متاثر کرنا، فاقے اور دوا کے بغیر وزن کم کرنا، ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ترقی اور آمدنی کے نئے راستے تلاش کرنے کے لیے تحت الشعوری ذہنی (Sub-con-sci-ous mind) کو متحرک کرنا شامل ہے۔ اگر مرض ناقابل علاج، ناقابل تشخیص ہو یا دوا اثر نہ کرے تو ہیناٹزم پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ ایک جدید نفسیاتی اور سائنسی طریقہ علاج ہے۔ ڈاکٹر ز، ہومیو پیتھک، حکماء اور روحانی معالجین کے لیے نادر موقع اس کے علاوہ ریکی، مراقبہ جیسے علوم بھی سکھائے جاتے ہیں۔ پیراسائیکالوجی، مراقبہ اور ہیناٹزم کی مدد سے آپ اپنی زندگی کو با مقصد، پروقار اور کامیاب بنا سکتے ہیں اور ہر ممکن کو ممکن میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات استفادہ کر سکتے ہیں۔ آپ ادارے کے ان لیکچرز کا مطالعہ یقین اور سنجیدگی سے کرنے کے بعد اپنے اندر ایک نیا جوش، نیا جذبہ، نیا ولولہ اور نئی توانائی محسوس کریں گے، اپنی ذات کو زندگی کے رحم و کرم پر مت چھوڑیے، منفی طرز فکر ختم کیجیے اور مثبت طرز فکر اپنائیے۔ خوشی اور کامیابی آپ کی منتظر ہے، لیکن یہ فیصلہ تو بہر حال آپ کو کرنا ہے کہ آپ اپنی موجودہ زندگی سے مطمئن ہیں یا اس میں خوشگوار تبدیلی چاہتے ہیں۔ فیصلہ آپ کیجئے۔ کامیابی کا راستہ ہم بتائیں گے۔ کل انتظار کیوں؟ غریب وہ نہیں جس کے پاس دولت نہیں، پرانی روش چھوڑیے، نئی روش اپنائیے۔ آپ ادارے سے کوئی ایک کورس کیجیے طریقہ تعلیم پسند آئے تو تعلیم جاری رکھیے، ورنہ سمجھ لیجیے ایک تجربہ ہی سہی ادارے کی طرف سے اس وقت درج ذیل کورسز پیش کیے جا رہے ہیں۔

رقم پندرہ مئی آرڈر سال کیجیے۔

یہ تھا ڈاکٹر صاحب کے انسٹی ٹیوٹ کا تعارف اور طریقہ واردات۔

پاکستان میں جو لوگ اس قسم کے علوم سیکھنے میں عمر عزیز کا بہترین حصہ ضائع کر چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ٹیلی پیٹھی، ہپناٹزم اور پیراسائیکالوجی حقیقت میں جھوٹ اور فرضی خیالات پر مبنی ہے۔ پاکستان میں ہپناٹزم اور ٹیلی پیٹھی کے فرسودہ نظریات عام لوگوں کو پہچانے میں مقبول عام قسط وار ناول ”دیوتا“ نے اہم کردار ادا کیا۔ مصنف نے اس ناول میں فرضی کرداروں کو ان علوم پر دسترس حاصل ہونے کی بدولت لامحدود طاقتوں کا مالک دکھایا۔ اس کے علاوہ اس کے دیکھا دیکھی بعض ناعاقبت اندیش مصنفین نے دولت کے حصول کی خاطر ان موضوعات پر متعدد کتب تصنیف کیں، جنہیں پڑھ کر ہزاروں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں برباد کر ڈالیں۔ میرے علم میں بہت سے ایسے نوجوان ہیں جو ان کتابوں سے پڑھ کر ٹیلی پیٹھی سیکھنے والوں کی اکثریت سمیت مختلف مصائب کا شکار ہو جاتی ہے یا ان کا ذہنی توازن برقرار نہیں رہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی پیٹھی وغیرہ پر اسرار علوم کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ اس عمل کو کرنے کے دوران نہ تو کوئی شرکیہ کلمات ادا کرنے پڑتے ہیں اور نہ ہی کوئی موکل حاضر ہوتا ہے اس کے باوجود اس عمل کو کرنے والے ۱۰ فیصد لوگ اپنی نا تجربہ کاری یا استاد کی لاپرواہی کے سبب اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ جب کہ ۸۰ فیصد کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے۔ صرف ۲۰ فیصد ایسے بدنصیب ہیں جو اس عمل میں کامیابی حاصل کر کے ظاہری نمود و نمائش اور عارضی دنیاوی کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اپنی عاقبت تباہ کر لیتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ٹیلی پیٹھی علم نفسیات کی ایک شاخ سے تعلق رکھتا ہے، لیکن میں اپنے تجربات کی بنا پر کہتا ہوں کہ اس عمل کا شمار شیطانی علوم میں تو کیا جاسکتا ہے لیکن اسے نفسیات کی ایک شاخ قرار دینا صریحاً دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے ان علوم کے جو فوائد گنوائے ہیں، ان کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں جو لوگ اس قسم کے مذموم دھندوں کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں، انھیں روز قیامت اللہ کے حضور جواب دہی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ بعض عامل حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے سخت محنت کے ذریعے اس علم (ہپناٹزم وغیرہ) کو حاصل کیا ہے، وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان پیشہ



ورعالموں نے اس کا باقاعدہ عمل کیا ہوتا ہے، لیکن عام لوگوں کو سچ بات بتانے کے بجائے حقیقت کے برعکس بے سرو پا جھوٹی معلومات کے ذریعے اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتے، یہ اور وہ تمام عملیات جو عام بازاری کتب میں کثرت کے ساتھ ملتے ہیں، کبھی بھول کر ان کتب سے عملیات میں مدد نہیں لینی چاہیے۔ میرے پاس بہت سے ایسے خطوط آرہے ہیں جس میں لوگوں نے کتب میں درج بالا موکل و طائف کو کرنے کی کوشش کی اور وہ عملیات یا تو ڈر اور خوف کی وجہ سے ادھورے رہ گئے یا بغیر استاد کے انھوں نے عمل مکمل تو کر لیا، لیکن اب وہ مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

عامل حضرات ٹیلی پتھی کا عمل کس طرح کرتے ہیں، کامیابی کی صورت میں اس سے کام لیے جاسکتے ہیں اور وہ کام کون کرتا ہے اس کی تفصیل سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ عمل اتنا آسان نہیں جتنا کتابوں میں درج ہے۔ ہر انسان کے ساتھ ایک ہمزاد اہم کردار ادا کرتا ہے، لیکن مسمریزم، یعنی ٹیلی پتھی میں کامیابی کی صورت میں ہمزاد انسان کے طالع ہو جاتا ہے اور جو اس سے پوچھا جائے وہ اس کی معلومات مہیا کرنے کا پابند ہوتا ہے اس عمل میں کسی قسم کی پڑھائی نہیں ہوتی۔ اس کا تعلق نظر کے ساتھ ہے، کسی بھی شخص کو نظر ایک جگہ پر مرکوز کرنے کی جتنی پریکٹس ہوگی، وہ جلد کامیابی حاصل کر سکتا ہے اس عمل کو کرنے سے پہلے کم از کم روزانہ مختلف اوقات میں کل سات گھنٹے مسلسل دیکھنے اور آنکھ نہ جھپکنے کی مشق کرنا اور اس پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس عمل کا دنوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ اس عمل کے دوران پیش آنے والی مشکلات اور ہمزاد سے شرائط طے کرنے کے لیے کسی ایسے استاد کا ہونا ضروری ہے جس نے خود یہ عمل کیا ہو اور اس میں کامیابی حاصل کی ہو اس عمل کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ہمزاد کو طالع کرنے کی نیت سے کسی ایسے مقام کا انتخاب کرتا ہے جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا ہو، اس عمل کو کرنے والے عام طور پر جنگلوں میں گڑھے کھود کر یہ عمل کرتے ہیں۔

عمل کا آغاز اس طرح کیا جاتا ہے کہ کسی اندھیرے کمرے یا گڑھے میں بیٹھ کر موم بتی اس طرح جلائی جاتی ہے کہ اپنے سایہ پر نظر پڑے جن اوقات میں سورج کی روشنی سرخ



ہو جاتی ہے ان اوقات میں عمل شروع کیا جاتا ہے۔ عامل حضرات نے سورج کی روشنی کے حسابات پہلے سے ترتیب دیے ہوتے ہیں اس لیے وہ آسانی کے ساتھ ان اوقات میں عمل شروع کر لیتے ہیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھتے ہیں جب تک ان کا سایہ حرکت شروع نہیں کر دیتا اور جب وہ سایہ یعنی ہمزاد طالع ہو جاتا ہے تو پھر اس سے کام لیا جاتا ہے یہ سوائے اس کے کہ کسی شخص کا نام مقام اور آنے کے مقصد کے علاوہ کچھ نہیں بتا سکتا ہے۔ میں ایک نوسر باز کو جانتا ہوں جس کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے۔ اس نے یہ عمل کیا ہوا تھا جب کوئی انجان شخص اسے ملنے کے لیے جاتا تو وہ فوراً اس کو متاثر کرنے کے لیے اس کا نام مقام اور آنے کا مقصد بیان کر دیتا اس سے عام آدمی یہ سمجھتا کہ موصوف بڑے عامل ہیں میرے ایک جاننے والے بھی اس کی کرامات سے متاثر ہو کر اس کے گرویدہ ہوئے بعد میں اس کا انجام کیا ہوا اس کی تفصیل وہ خود بیان کرتے ہیں۔

میرا نام شیخ امجد صدیق ہے۔ میرا بڑا بھائی جس کی اس وقت عمر تقریباً ۳۱ سال ہے اس کو وہم کی بیماری ہو گئی۔ ہم تقریباً ۸ سال سے اس کا علاج کر رہے ہیں اس عرصہ میں علاج کی غرض سے تقریباً ۳۰ کے قریب دم و درود کرنے والوں سے رابطہ کیا۔ ان میں عیسائی، پیر، مولوی، شیعہ، سنی اور دیوبندی یعنی ہر جگہ گیا ہوں ان کے ایک مرتبہ گھر آنے کی فیس ۲۰۰ سے ۵۰۰ روپے تک بھی ادا کرتا رہا ہوں۔ ہر پیر کا علیحدہ علیحدہ طریقہ علاج اور مختلف تشخیص تھی۔ تمام تر کوششوں کے باوجود آج بھی میرے بھائی کی حالت ویسے ہی ہے ان تمام لوگوں سے مل کر جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ پیشہ ور عالموں کی اکثریت دھوکہ بازی سے مجبور لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتی ہے مجھے سب سے زیادہ جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ مہر نواز سے ہمارا تعارف انھوں نے کرایا جو ہمارے پیر تھے اور ہمارا سارا خاندان ان کا عقیدت مند تھا۔

یہ ان دنوں کا قصہ ہے جب میرا بڑا بھائی زاہد صدیق گھر کے ماحول سے تنگ آ کر ہمارے پیروں کے دربار پر رہنے کے لیے چلا گیا کہ شاید مجھے آرام آ جائے۔ جب ۱۵ دن



بعد میں اس کی خبر گیری کے لیے وہاں گیا تو بھائی کی وہی کیفیت تھی۔ جب میں نے بھائی سے حال احوال دریافت کیا تو اس نے بھی کہا مجھے کوئی فرق نہیں پڑا۔ ابھی ہم باتیں کر رہے تھے کہ پیر صاحب کا بھتیجا وہاں آ گیا، میں نے اس سے درخواست کی کہ کہیں سے اس کا علاج کرا دیں، ہم بہت پریشان ہیں وہ مجھے کہنے لگا کہ ایک پیر صاحب میری نظر میں ہیں ایک مرتبہ ہمارے دربار کے درختوں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی تھی اور ہم سب پانی ڈال ڈال کر بے بس ہو گئے لیکن آگ بجھنے کا نام نہ لیتی تھی پھر ہمارے والد صاحب کا ایک مرید جو خود بھی پیر ہے اس نے اپنے علم کے زور پر اس آگ کو قابو کیا، میں آپ کی ملاقات اس سے کراؤں گا، اگر آپ کے بھائی پر جنات کا سایہ ہوا تو وہ مننوں میں تمام جنات نکال دے گا، قدرت خدا کی کہ ہماری گفتگو کے دوران پیر صاحب تشریف لے آئے۔ شاہ صاحب فرمانے لگے: لوجی جن کی بات کر رہا تھا وہ آ گئے۔ اس پیر کا نام تھا مہر نواز اور گوجرانوالہ سے اس کا تعلق تھا، انھوں نے مجھ سے گھر کے حالات دریافت کیے اور بھائی کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی۔

مہر نواز کہنے لگا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے جائیں، میں پیر صاحب کے بھتیجے پیر مہر نواز اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر گھر آ گیا۔ گھر پہنچ کر محمد نواز نے ہم سے ایک خالی بوتل منگوائی اس میں سروس کا تیل ڈال کر اس کو ترپائی پر رکھا اور ایک کپڑا اس پر ڈال کر منہ میں کچھ پڑھا اور وہ بوتل غائب کر دی۔ ہم سب گھر والے یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ہمارے دل میں یہ خیال تھا کہ یہ شخص ضرور ہمیں پریشانیوں سے نجات دلائے گا، ابھی ہم یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وہ بوتل تیزی کے ساتھ اوپر سے نیچے ترپائی پر گری، لیکن ٹوٹی نہیں، ہم اس سے بہت متاثر ہوئے کہ یہ تو علم میں ہمارے پیروں سے بھی آگے ہے۔ اب ہماری تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔ مہر نواز نے ہم سے چینی اور سبز الائچی منگوا کر اس پر دم کیا اور تیل کی مالش سارے جسم پر کرنے کی تاکید کی اور کہا کہ آپ فکر نہ کریں آپ کا مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا، مگر ایک شرط ہے کہ آپ کو صدقہ دینا پڑے گا، اس نے کہا کہ گھر کے کنوارے افراد کو نکال کر باقی اہل خانہ کافی کس ساڑھے ۲۲ کلو بکرے کا گوشت صدقہ کرنا ہے۔ یہ تقریباً رات کا وقت

تھا، میں نے کہا کہ مہر صاحب اس وقت فوراً اتنا گوشت نہیں ملے گا، تو وہ کہنے لگے کہ آپ مجھے نقد رقم میں ادائیگی کر دیں میں خود گوشت خرید کر جانوروں کو ڈال دوں گا۔ ہم اس سے اتنا متاثر ہو چکے تھے کہ ہمیں انکار کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس وقت ہمارے اہل خانہ کی تعداد کے حساب سے ساڑھے بائیس کلو گوشت کی قیمت مبلغ ۶۰ روپے بنی تو میں نے اپنے پیروں کے بھتیجے کو ایک طرف علیحدہ کر کے کہا کہ شاہ صاحب آپ کو ہمارے گھر کے حالات کا علم ہے، ہم فوراً اتنی رقم ادا نہیں کر سکتے تو انھوں نے فرمایا کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کے بھائی کو آرام آ جائے گا، آپ میری ضمانت پر رقم ادا کریں۔ اس وقت گھر میں صرف پانچ ہزار روپے موجود تھے، میں نے وہ دے دیے اور کہا کہ باقی رقم آرام آنے کے بعد ادا کروں گا۔ مہر نواز نے پانچ ہزار روپے اپنے پاس رکھے اور کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے حالات ٹھیک نہیں، لیکن میں صدقہ کی رقم اکٹھی وصول کرتا ہوں، میرے والدین نے ہمسائیوں سے دو ہزار ادھار مانگ کر ان کی خدمت پیش کیا اور کہا کہ بس ہمارے پاس یہی کچھ تھا، لیکن اس نے وہ رقم قبول کرنے کے بجائے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو بھائی کی زندگی عزیز ہے یا دولت، تو میں نے جواب دیا کہ مہر صاحب جو کچھ ہمارے پاس تھا، ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تو مہر نواز کہنے لگا کہ میرے پاس ایسا علم ہے کہ جس کے ذریعے میں گھر کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لیتا ہوں، تمہارے پاس رقم موجود ہے اور تم نے اسے تجوری میں رکھا ہوا ہے، اگر تم وہ رقم نہ لے کر آئے تو میں وہاں سے رقم غائب کر دوں گا۔ یہ بات سن کر میرا رنگ اڑ گیا کیونکہ تجوری میں واقعی ہی رقم موجود تھی، میں نے اس ڈر سے کہہیں یہ رقم وہاں سے غائب نہ کر دے، رقم لا کر اس کے حوالے کر دی تو مہر نواز خوش ہو کر کہنے لگا کہ امجد تمہارے حالات ٹھیک نہیں، تمہیں ایک تحفہ دے کر جاتا ہوں تم بھی کیا یاد کرو گے۔ ہمارے گھر میں ایک چھوٹا میز تھا، اس نے اس پر ہاتھ رکھ کر اوپر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا جب کپڑا ہٹایا تو نیچے ایک بالکل نیا ۱۰۰ روپے والا انعامی بانڈ موجود تھا، اس نے وہ بانڈ مجھے دے دیا اور اس کا نمبر نوٹ کر کے کہنے لگا کہ اسے تم اپنے پاس رکھ لو، میں اپنے مولکوں

کے ذریعے یہ باند نمبر قمر اندازی میں شامل کرادوں گا اور تمہارا کوئی نہ کوئی انعام ضرور نکل آئے گا۔ ہم نے جو رقم جمع کی وہ کل ۷۲۰۰ روپے ہوئے۔ جانے سے پہلے مہرنواز نے وہ رقم رومال میں لپیٹ کر اوپر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کو اسی میز پر رکھ کر اوپر ہاتھ رکھا اور اس پر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا، جب اس نے کپڑا ہٹایا تو رقم وہاں سے غائب تھی، جب میں نے حیرت سے پوچھا کہ رقم کہاں گئی تو وہ کہنے لگا کہ آپ کا صدقہ قبول ہو گیا، رقم اوپر پہنچ گئی ہے۔ اب آپ کا بھائی صحت یاب ہو جائے گا۔

مہرنواز نے باقی رقم ۸۵۵۰ کے لیے ہمیں سات دن کی مہلت دی۔ مہلت گزرنے کے بعد جناب گھر تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کے بھائی کے خون میں کیڑے پڑ گئے ہیں، آپ کے تمام اہل خانہ پر جادو کیا گیا ہے اور کاروبار پر بھی بندش لگی ہوئی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ جادو اور کاروبار کی بندش تو میں آج ہی ختم کر دوں گا، لیکن خون کی صفائی دو تین دن بعد آ کر کروں گا۔ آپ دو تین بوتل خون کا انتظام کر کے رکھیں، اس کے بعد اس نے ہم سے ایک بڑی پرات منگوائی، ہاتھ کو اس پرات کے اوپر فضا میں رکھ کر اوپر کپڑا ڈالا اور کچھ پڑھا تو پرات میں بہت زور سے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ جب کپڑا ہٹایا گیا تو اس میں ایک پرانی قسم کا زنگ آلود تالا، چار عدد کھلونا نما کپڑے کی گڑیاں جن میں کامن نہیں لگی ہوئی تھیں اور بوسیدہ مٹی بہر حال اس نے ہمارے سامنے گڑیوں سے نہیں نکال دیں اور کہا کہ آج کے بعد تم جادو سے آزاد ہو گئے ہو، اس کے بعد اس نے زنگ آلود تالا کھولا اور کہا کہ کاروبار پر بندش بھی ختم کر دی ہے۔ ہم اس سے اتنے متاثر تھے کہ وہ جو بات بھی کرتا ہم اسے من و عن تسلیم کر لیتے۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر وہ کہنے لگا کہ آپ کا ۷۵ فیصد کام ہو گیا ہے جبکہ ۲۵ فیصد کام دو دن بعد آ کر کر دوں گا۔ ہم نے اسی وقت بقایا رقم ۸۵۵۰ روپے بنتی تھی اپنے پیروں کے بھتیجے کے حوالے کی، جو ان کے ساتھ ہی آیا تھا۔ حامد شاہ صاحب نے وہ رقم گن کر مہرنواز کو پکڑا دی، لیکن مہرنواز نے رقم گنے بغیر اپنی جیب میں ڈال لی۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اس پر کپکپی کی کیفیت طاری ہو گئی، مہرنواز نے رقم نکال کر گنا شروع کر دی اور اس میں سے ۱۵۰ روپے مجھے

واپس کر دیے کہ یہ رقم آپ نے غلطی سے زائد ادا کر دی ہے کیونکہ میرے موکلوں نے مجھے بتایا ہے کہ حرام نہیں کھانا اور ان کی اضافی رقم واپس کر دو۔ میں حیران تھا کہ ہم نے دوسرے گن کر رقم پوری ادا کی ہے لیکن میں نے خاموشی سے ۱۵۰ روپے اپنے پاس رکھ لیے۔ اس کے بعد اس نے ہم سے اجازت لی اور جاتے ہوئے وہ گڑیا، تالا اور مٹی اپنی گاڑی میں رکھ لیں۔ اس کے پاس پرانے رنگ کی ۱۴ نمبر آسمانی رنگ کی گاڑی تھی اور یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ دودان بعد دوبارہ آؤں گا اور میرے پیروں کو بھی تاکید کی کہ آپ نے اس دن ضرور آنا ہے تاکہ ان کا کام مکمل کر کے ان سے دعائیں لیں۔ میرے پیر صاحب تو آ گئے، لیکن مہر نواز نہ آیا۔ مہر نواز جاتے ہوئے مجھے اپنے گھر کا اور موبائل فون نمبر دے گیا تھا۔ میں نے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تو موبائل کسی نے اٹینڈ نہیں کیا، لیکن گھر کا نمبر مل گیا۔ گھر سے اس کی اہلیہ نے جواب دیا کہ مہر صاحب اسلام آباد کسی میجر کا کام کرنے گئے ہیں۔ دودن بعد آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ جب یہ دودن بھی گزر گئے اور وہ نہ آیا تو میرے دل میں دوسو سے پیدا ہونے شروع ہوئے کہ اتنی رقم دے دی ہے، بھائی کی صحت بھی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ اب وہ پیر صاحب بھی نہیں مل رہے، چار دن میں مسلسل فون پر رابطہ کرتا رہا، لیکن کوئی رابطہ نہ ہوا، تو میں شاہ صاحب کو ساتھ لے کر گوجرانوالہ اس کے گھر پہنچا۔ ہمارے بار بار دستک دینے پر اس کی بیوی باہر آئی اور کہنے لگی کہ مہر صاحب ابھی تک اسلام آباد سے واپس نہیں آئے، ہم پیغام دے کر واپس آ گئے۔

اس کے چند دن بعد اس نے فون کیا، اپنی مجبوریاں بیان کیں اور پانچ سات دن بعد آنے کا وعدہ کیا۔ جب اس نے مسلسل وعدہ خلافی کی تو ایک دن میں نے اس کے گھر فون کیا تو اس کی بیوی نے فون اٹھایا، میرے اور اس کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ میں نے اسے دھمکی دی کہ اگر مہر نواز نے کام نہیں کرنا تو ہماری رقم واپس کر دے، نہیں تو میں آپ کے محلے میں آ کر معززین کو اکٹھا کروں گا، اس کے دوسرے ہی روز مہر نواز کا فون آ گیا کہ تم نے میری بیوی کے ساتھ بدتمیزی کی ہے، اب میں نے آپ کے بھائی کا علاج نہیں کرنا اور نہ ہی رقم

واپس کرنی ہے تم جو کر سکتے ہو کرلو۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ وہ شاید اسی بہانے کی تلاش میں تھا۔ اب مجھے احساس ہوا کہ ہمارے ساتھ فراڈ ہو گیا ہے۔ میں نے اپنے پیروں کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ چند دن انتظار کرلو، اگر وہ نہ آئے تو ہمارے آستانے پر آ جانا ہم تمہارے ساتھ اس کے پاس جائیں گے۔ جب چند دن بعد میں دربار پہنچا تو انھوں نے بھی ٹال مٹول سے کام لیا۔ (بعد میں مجھے مہر نواز نے بتایا کہ تمہارے پیروں نے مجھ سے آدھی رقم کا حصہ وصول کر لیا تھا اس لیے وہ میرے پاس نہیں آ سکتے تھے) میں نے دربار کے چکر لگائے۔ بارہویں چکر میں میرا اور اس کا آ مناسا منا ہو گیا۔ اب پہلے والی عقیدت ختم ہو چکی تھی اس نے مجھے صاف کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں تو بس فراڈ کے ذریعے اپنا کام نکالتا ہوں۔ اگر میرے پاس جن ہوتے تو میں کشمیر نہ آزاد کر لیتا۔

جب اس کی اصلیت کھل کر میرے سامنے آ گئی تو میں نے اپنے دوستوں کو اکٹھا کر کے اس کے گھر کے بار بار چکر لگائے۔ جب کسی طرح بات نہ بنی تو ہم گوجرانوالہ کے ایک سابق ایم این اے کے بھتیجے ضیاء اللہ بٹ کے پاس کسی کی معرفت ۔۔۔ پہنچے۔ اس کا اپنے علاقے میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ وہ ہمارے ساتھ اس کے گھر گئے تو مجبوراً مہر نواز نے رقم ادا کرنے کی حامی بھری اور ساتھ کہا کہ میں نے تمہیں ایک پائی بھی واپس نہیں کرنی تھی، لیکن اب تم انھیں ساتھ لے کر آئے ہو تمہاری قسمت اچھی ہے اس کے بعد اس نے قسطوں میں مجھے آدھی رقم ادا کی اور آدھی رقم یہ کہہ کر دہائی کہ باقی رقم کا مطالبہ پیروں سے کروں کیونکہ انھوں نے حصہ وصول کیا ہے۔ جب میں نے اپنے پیروں سے بقیہ رقم کا تقاضا کیا تو انھوں نے انکار کر دیا کہ وہ جھوٹا ہے۔ ہم نے کوئی حصہ وصول نہیں کیا۔

مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ اگر ہمارے پیروں کو یہ علم تھا کہ یہ جھوٹا اور فراڈ ہے تو مجھے اس سے آگاہ کرتے میں تو اپنے پیروں پر اعتماد کر کے لٹ گیا۔

(بحوالہ: تجربات کا نچوڑ۔ شبیر احمد)

## نجومیت کا پردہ چاک کرتے ہوئے

محترم حافظ عبدالسلام بن محمد رحمۃ اللہ علیہ (مدیر اسلامک یونیورسٹی مرید کے) فرماتے ہیں کہ:

جنات کے ذریعے بیماریوں کا پتا چلانے اور علاج کرنے کا ہمارے معاشرے کے بعض طبقوں میں بڑے عرصے سے رجحان رہا ہے، لیکن اب صورت حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ معاشرے کا وہ دین دار طبقہ جو توحید و سنت پر سختی سے عمل پیرا ہے، ان میں سے بھی بعض لوگ اس طریقہ کی طرف نہ صرف مائل ہو رہے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس طرف ترغیب دے رہے ہیں، وہ ہر بیماری کو جنوں کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ ایک خاتون کو گلے کی تکلیف ہوئی، اسے اس طرح کے ایک جن نکالنے والے سے واسطہ پڑا تو اس نے اسے بتایا کہ تم پر تو سائے کا اثر ہے۔ اسی طرح میرے جاننے والے ایک بزرگ کی دو بیٹیاں بیمار تھیں۔ جنات کے عامل نے انھیں بھی سائے کے چکر میں ڈال دیا۔ ایک اور خاتون کی بچی کو دست لگے تو اسے بھی بتایا گیا کہ تم نے اتنے ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کروایا ہے، کچھ فرق نہیں پڑا تو یہ علاج چھوڑو اور صرف سایہ اتروانے کا علاج کرواؤ۔

ایک دفعہ قرآنی اور اسلامی عملیات کے ذریعے علاج کرنے کے دعوے دار ایک عامل بھائی سے ملاقات ہوئی تو ان کا موقف تھا کہ قرآن مجید میں جنوں اور شیاطین کے وجود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر بسم اللہ پڑھ کر کھانا نہ کھائیں تو حدیث میں بتایا گیا ہے کہ شیطان بھی ساتھ کھاتا ہے۔ اسی طرح بسم اللہ پڑھ کر صحبت نہ کریں تو شیطان اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ ایوب علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے شیطان نے تکلیف پہنچائی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (الاعراف: ۷/۲۲)

”شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن انسانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ بھائی کہنے لگے: میں انھی جنوں کے شر سے بچانے کے لیے لوگوں کا علاج کرتا ہوں۔ میرے ساتھ ایک اور بھائی بھی تھا۔ عامل صاحب کہنے لگے کہ میں آپ کو اپنے طریق علاج کا مشاہدہ کرواتا ہوں۔ عامل نے میرے ساتھی کے سامنے چند خواب رکھے کہ کیا تم نے ان میں سے کوئی خواب کبھی دیکھا ہے، تو اس نے ایک قسم کے خواب کا اقرار کیا کہ ہاں اس قسم کے خواب مجھے نظر آتے ہیں۔ عامل نے اسے کہا کہ اب تم یہ تصور کرو کہ تم وہ سب کچھ اس وقت دیکھ رہے ہو۔ تصور مضبوط کرنے کے لیے آنکھیں بند کرنا ضروری تھا۔ اس کے لیے اس نے اس کی آنکھوں میں کلوئی کے تیل کے چند قطرے بھی ڈال دیے۔ کلوئی نہایت تیز چیز ہے تیل ڈالنے سے اس کا یہ حال ہوا کہ آنکھیں کھلتی ہی نہ تھیں۔ ناک پر کوئی خوشبو الگ لگا دی اور کہا اب تم تصور کرو کہ تمہیں وہی کچھ نظر آ رہا ہے جو خواب میں نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتے رہے۔ وہ ساتھی تصور کرتا رہا اور آخراں نے کہہ دیا کہ ہاں اب مجھے نظر آ رہا ہے۔ عامل صاحب اسے کہتے رہے اب تصور کرو تمہیں جن نظر آئے گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا کہ ہاں مجھے نظر آ رہا ہے۔ عامل صاحب نے کہا: اب فلاں سورت پڑھ کر اس پر پھونک دو وہ جل جائے گا۔ اس نے کہا کہ ہاں وہ جل گیا ہے۔

اس طرح تصور میر ہی عامل صاحب نے اس ساتھی سے کئی جن جلوائے، کئی جنوں کے ٹکڑے کروائے اور کہا بس اب تمہارے جن جل چکے ہیں اب تم تندرست ہو جاؤ گے۔

لوگوں کے علاج کے اس طرح کے مختلف واقعات بتا کر اس عامل بھائی نے مجھ سے کہا کہ میں سورہ بقرہ پڑھ کر جن نکالتا ہوں اور پھر مریض کو پڑھنے کے لیے سورہ فاتحہ، قل شریف اور دیگر قرآنی وظائف بتاتا ہوں۔ مریضوں سے نماز اور مسنون ڈاڑھی کا عہد لیتا ہوں۔ مریضوں کو تمام غیر شرعی کاموں سے روکتا ہوں۔ توحید پر انھیں کاربند کرتا ہوں۔ خود ان سے کچھ نہیں لیتا لیکن دین کی نشر و اشاعت، جہاد اور تبلیغ کے لیے ان سے بہت تعاون لیتا ہوں۔ کیا



میرا یہ کام قرآن و سنت کے مطابق درست ہے یا نہیں؟

میں نے انھیں جواب دیا کہ آپ نے جو تصور کی بنیاد پر اپنے عملیات کی عمارت کھڑی کی ہے کہ تصور ہی تصور میں آپ مریض کو کہتے ہیں کہ سمجھ لو یہ سب کچھ نظر آ رہا ہے اور پھر اسی تصور میں آپ اسے کہتے ہیں کہ اس جن اور شیطان کو مار دو، جلا دو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور مٹی میں دبا دو یہ خیال ہی خیال اور وہم و گمان سے علاج کرنے کا طریقہ نہ قرآن سے ملتا ہے اور نہ ریش رسول ﷺ سے ملتا ہے۔ بیمار کو دم کرنے کا ثبوت بے شک نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملتا ہے لہذا دم اور دوا کے ذریعے علاج کرنا درست ہے، لیکن کسی کو محض خیال اور وہم کے پیچھے لگا لینا یہ ایک غلط راستہ ہے۔

لیکن ہمارے اس بھائی کا اصرار تھا کہ لوگ اس طریقہ علاج سے تندرست ہو جاتے ہیں حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ ان کی اپنی والدہ جو کئی برس سے بیمار ہیں ابھی تک تندرست نہیں ہو سکیں۔

انھوں نے اس سے پہلے مجھے بتایا تھا کہ ان کی والدہ پر غالباً تین یا اس سے زیادہ جنوں کا حملہ تھا۔ علاج سے ایک جن تو بھاگ گیا ہے، لیکن باقی ابھی نہیں بھاگ رہے۔ تو جو اپنے گھر کا معاملہ درست نہیں کر سکا، وہ دوسروں کے معاملات کیسے درست کر سکتا ہے؟

یہ تصوراتی سلسلہ اور وہم و خیال کو حقیقت سمجھ کر اس سے اپنی مشکلیں حل کرانا ہی تو شرک کی اصل بنیاد ہے۔

اللہ نے قرآن میں فرمایا:

﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۝١٩ وَمَنْوَةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝٢٠ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۝٢١ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۝٢٢ إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مِمَّا أُنْزَلَ اللَّهُ بِهَِا مِنْ سُلْطٰنٍ ۖ ۝٢٣ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوٰى الْأَنفُسُ ۚ وَ لَقَدْ جَاءَهُمْ مِّن رَّبِّهِمْ الْهُدٰى ۝٢٤﴾ (النجم: ۱۹ تا ۲۳)



”کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا اور تیسرے منات کو جو ان کا ایک اور معبود تھا؟ کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں؟ یہ تو بڑی نا انصافی کی تقسیم ہے۔ دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے ان کے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ صرف وہم و گمان، اٹکل پچوا اور اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے۔“

ان آیات میں اللہ نے واضح کر دیا کہ بعض لوگ خود ہی جھوٹے معبود اور اللہ کے شریک گھڑ لیتے ہیں، حالانکہ یہ صرف نام ہی نام ہوتے ہیں ان کی حقیقت کوئی نہیں ہوتی۔ اللہ کی واضح ہدایت آپکنے کے باوجود یہ اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے پڑ کر وہم و گمان پر مبنی ایک تانا بانا بن لیتے ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہماری فلاں فلاں خواہشیں پوری ہو جائیں۔ اللہ نے فرمایا:

﴿أَمَرَ لِلِنَّاسِ مَا تَمَتَّتْ﴾ (النجم: ۵۳/۲۴)

”کیا ہر شخص جو آرزو کرے اسے میسر ہے؟“

کون ہے جس کی ہر تمنا دنیا میں پوری ہوتی ہے۔ اخباروں میں عالموں اور جادو گروں کے بڑے بڑے اشتہارات چھپے ہوتے ہیں لکھا ہوتا ہے ہمارے پاس آئیں دل کی ہر تمنا پوری ہوگی؟ یہ قرآن، عقل اور مشاہدات کے بھی سراسر خلاف ہے۔ اگر جادوگر سب کچھ کر چکے پر قادر ہوتے تو وہ اپنے آپ کو دنیا کے سب سے بڑے منصب پر فائز کر لیتے، ساری دنیا کی دولت ان کے قدموں میں ہوتی ہر کوئی ان کا غلام ہوتا۔ پھر انھیں اپنی روزی کے لیے اخباروں میں اس قدر مہنگے مہنگے اشتہارات نہ دینے پڑتے۔ ملک بھر میں اپنے اشتہاروں سے جگہ جگہ دیواریں کالی کر کے اس قدر محنت نہ کرتے، لیکن ایک دنیا ہے کہ ان کی یہ حالت دیکھ اور جان کر بھی اپنی مشکلوں کے حل کے لیے ان کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ لوگ بھی قسم قسم کے جادو گروں کے تھڑوں پر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور ان کے مشکل کشا جادو گر بھی ذلت کا شکار

ہیں۔ دراصل جب انسان ایک اللہ کا در چھوڑتا ہے تو پھر وہ ہر جگہ ذلیل ہوتا ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ یہ وہم و گمان اور خیال کے بت بنا کر ان کے پیچھے پڑنے والوں کی خواہشیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ فرمایا:

﴿فَلْيَلْهِ الْأَخِرَةُ وَالْأُولَىٰ﴾ (النجم: ۲۵/۵۳)

”یہ جہان اور وہ جہان سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“

اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہو سکتا۔ تمناؤں کے متعلق عرب شاعر کا ایک شعر ہے:

ما كل ما ي تمنى المرء يدركه

تجری الرياح بما لا تشتهي السفن

”انسان کی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہوائیں کشتیوں کے مخالف سمت چلتی ہیں۔“

نواز شریف کو بھی دیکھ لیں، کیا کیا اس کی خواہشیں ہوں گی۔ اپنی مرادیں پوری کرانے کے لیے پیر دھکے سے وزیراعظم ہو کر بھی ڈنڈے کھا آتا تھا۔ علی ہجویری کا مزار حرم کی طرح بنوایا۔ اربوں روپے ایک قبر پر خرچ کر دیے، جبکہ زندہ لوگ غربت سے تنگ آ کر خود کشیاں کرتے پھرتے تھے۔ بے نظیر کی بھی یہی حالت تھی، لیکن دونوں کو در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے سوا کچھ نہیں ملا۔ اس وہم و گمان اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑنے والوں کے متعلق اللہ نے دوسری جگہ فرمایا ہے:

﴿إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾ (النجم: ۲۸/۵۳)

(النجم: ۲۸/۵۳)

”یہ لوگ گمان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور گمان حق کے مقابلے میں کچھ فائدہ نہیں دیتا۔“

اس طرح کے تصوراتی اور جناتی علاج کا ایک دلچسپ واقعہ میرے ایک طالب علم کے

ساتھ بھی پیش آیا، وہ بھی ملاحظہ کے قابل ہے۔ اسے مرگی کی تکلیف تھی اس تکلیف میں یقیناً شیطان کا بھی دخل ہو سکتا ہے۔ ہم اس سے انکاری نہیں ہیں۔ بہر حال اس طریقہ علاج کے ایک بزرگ نے اسے کہا کہ تم ادھر ادھر پریشان پھرتے ہو۔ آؤ میں پتا کرتا ہوں کہ تمہیں اصل میں کیا تکلیف ہے۔ میں اس طالب علم کا بیان اور اس کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا تبصرہ کرتا جاؤں۔

### طالب علم کا بیان:

اس طالب علم نے بتایا کہ سب سے پہلے ان بزرگوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دم کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے کہا کہ آنکھیں بند کرو اور اپنے تصور میں ایک دروازہ بناؤ۔ ساتھ ہی میری آنکھوں میں کچھ ڈالا (کلونجی کا تیل) اور پھر کہا کہ اب دروازہ کھول کر اندر داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے تصور میں ایسا ہی کیا۔“

### تبصرہ:

طالب علم چونکہ بچہ تھا، مضبوط دماغ اور پختہ عقیدے والا نہ تھا، اس لیے جو کچھ عامل کہتا، تصور ہی تصور میں اقرار کرتا رہا۔ یہ تصوراتی باتیں تو شاعروں اور عاشقوں کی ہوتی ہیں، جن کا دماغ ٹھکانے نہیں ہوتا۔ وہ اپنے محبوب سے کہتے رہتے ہیں:

تصور میں چلے آتے تمہارا کیا بگڑ جاتا

تمہارا پردہ رہ جاتا، ہمیں دیدار ہو جاتا

کچھ ہے بھی نہیں اور کہا جا رہا ہے کہ آنکھیں بند کرو اور فلاں چیز کا تصور کرو۔ دراصل جب آنکھیں بند کروائی جاتی ہیں تو یہیں پر ہی انسان کی مت ماردی جاتی ہے اور پھر مریض سے اگلی ساری باتیں بھی کی جاتی ہیں۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ کلونجی میں ہر مرض کے لیے شفا ہے، سوائے موت کے کیونکہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے، لیکن اس کا طریقہ استعمال کیا ہے؟ یہ ہر آدمی کو معلوم نہیں۔ میں نے کلونجی ایک دفعہ کھانا شروع کی تو پانچویں دن ہی میرا گلاسوج کر زخمی ہو گیا۔ اس میں کلونجی کا یقیناً قصور نہیں تھا۔ قصور تو میرا ہے کہ مجھے نہیں معلوم اس کا کیا

طریقہ استعمال ہے۔ اس کے کتنے دانے کھانے چاہئیں، اور کس طرح کھانے چاہئیں لیکن ایسی سخت تیز چبھنے والی چیز کا تیل آنکھ جیسے نازک ترین عضو میں ڈال دیا جاتا ہے۔ کتنا ظلم ہے۔ یہ تیل جب آنکھوں میں چبھتا ہے اور گندا پانی باہر نکلتا ہے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ تمہارا سارا جن باہر نکل آیا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ یہ ہے تصور کا کرشمہ جس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ صرف عاشقوں شاعروں کے دماغ کی خرابی ہے ۵

انداز ہو بہو تیری آواز پا کا تھا  
باہر نکل کے دیکھا تو جھونکا ہوا کا تھا  
تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ  
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

طالب علم کا بیان:

”جب بزرگوں نے مجھے کہا کہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو جاؤ تو میں نے ایسے ہی کیا۔ اب بزرگوں نے کہا کہ کچھ نظر آتا ہے؟ مثلاً: کوئی تالاب مکان وغیرہ۔ میں نے کہا: نہیں (شاید ابھی تک کچھ دماغ قائم تھا) اب حکم ہوا، آگے چلتے جاؤ۔ میں آگے چلتا گیا۔ انھوں نے پھر پوچھا تو کچھ دیر کے بعد تالاب مکان وغیرہ نظر آنے لگے۔“

ظاہر جب اتنی بار کسی کو کہا جائے کہ تم تصور میں یہ دیکھو تو اسے وہ نظر آ ہی جائے گا۔ بار بار کسی کو ایک ہی بات یقینی انداز میں کہی جائے تو چاہے وہ غلط بھی ہو انسان اس پر بالآخر یقین کرنے لگ جاتا ہے اور اس کمزوری کی وجہ سے بے شمار لوگ ٹھگوں کے ہاتھوں لٹتے ہیں۔ تین ٹھگوں کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو بکرا لے جاتے ہوئے دیکھا تو آپس میں صلاح کی کہ اس سے بکرا چھیننا ہے، لیکن اس طرح کہ شور بھی نہ مچائے اور خود ہی دے جائے۔ چنانچہ وہ تینوں ٹھگ ایک سکیم کے مطابق الگ الگ ذرا فاصلے پر بیٹھ گئے۔ ایک نے اس بکرے والے سے کہا کہ بھائی جان آپ نے یہ کتا کتنے میں خریدا ہے؟ اس نے کہا: تم اندھے ہو؟ یہ کتا ہے یا بکرا ہے؟ ٹھگ نے کہا: بھائی جان! آپ کی مرضی نہیں مانتے نہ

مانیں ہے تو کتا۔ تھوڑی دور آگے گیا تو دوسرا ٹھگ سامنے آ گیا۔ اس نے کہا کہ بھائی جان یہ کتا بڑی شاندار نسل کا ہے۔ کتنے کا خریدا ہے آپ نے اسے پھر غصہ آیا اور اس ٹھگ کو بھی خوب سنائیں۔ مگر اسے شک پڑ گیا اب اس نے سوچنا شروع کیا کہ کہیں میں کتا ہی پکڑ کر لے جا رہا ہوں۔ جب تیسرے ٹھگ کے پاس پہنچا تو اس نے بھی یہی کہا کہ جناب یہ کتا کہاں سے خریدا ہے کتنے کا ہے؟ اب اسے یقین ہو گیا کہ یہ کتا ہی ہے لیکن اس نے اس ٹھگ کے سامنے تو کتا نہیں چھوڑا۔ تھوڑی دور آگے جا کر اس کی نظروں سے دور ہو کر چپکے سے اس کی رسی چھوڑ کر آگے نکل گیا۔ یہ ہے بار بار کہنے کا اثر کہ انسان وہ کچھ تصور کر لیتا ہے جو حقیقت میں نہیں ہوتا۔

بقول شاعر: ؎

تصور سے ہم دل کو بہلا رہے ہیں  
وہ اب چل چکے ہیں وہ اب آ رہے ہیں

حما سہ میں ہے:

المت فحيث ثم قامت فودعت  
فلما تولت كادت النفس تزهق  
عجبت لمسراها وانی تخلصت  
الى وباب السجن دونى مغلق

”میری محبوبہ میرے پاس آئی۔ سلام کہا، تھوڑی دیر بیٹھی اور پھر الوداع کر کے چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد میری جان تو نکلنے کے قریب ہو گئی۔ مجھے اس کے آنے پر بڑا ہی تعجب ہوا کہ وہ پہنچ کیسے گئی۔ میں تو جیل کے اندر ہوں جس کے ارد گرد بڑی بڑی دیواریں ہیں، دروازے ہیں اور پہرے دار ہیں۔ وہ دیواروں کو پھلانگ کر دروازوں سے گھس کر میرے پاس کیسے آ گئی، مجھے اس پر حیرانی ہے۔“

اب یہ محبوبہ اسے کیسے نظر آتی ہے۔ یہ دراصل خیال ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ﴾

”یہ خیال اور وہم و گمان کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے۔“

طالب علم کا بیان مع تبصرہ:

طالب علم نے جب اقرار کر لیا کہ اسے تالاب، مکان وغیرہ نظر آنے لگ گئے ہیں تو آگے بزرگوں نے حکم دیا کہ ”مکان کی سرچنگ کرو“ حالانکہ وہاں حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا۔ تصور ہی تصور میں مکان کی سرچنگ (تلاشی) ہو رہی ہے۔ اب وہ طالب علم سرچنگ کر کے کہتا ہے کہ مکان کے اندر تین آدمی بیٹھے مچھلی کا گوشت بنا رہے ہیں۔ بزرگوں نے جو طالب علم کے سر پر ہاتھ رکھ کر دم بھی کر رہے تھے کہ دم کا دباؤ بھی جاری رہے، کہا کہ ان سے اوزار وغیرہ چھین لو اور علیحدہ ایک جگہ رکھ کر ان پر بسم اللہ اللہ اکبر کا دائرہ لگا دو۔ طالب علم نے تصور ہی میں ایسے ہی گمان کیا۔ ان کے اوزار چھین لیے اور ان کے گرد دائرہ بھی لگا دیا حالانکہ چیز وہاں کوئی بھی نہیں۔

نہ وہاں مکان نہ بندے نہ اوزار، لیکن دکھانے والے نے تصور کے زور پر دوسرے کا دماغ خراب کر دیا۔ یہی جادو اور شیطانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی خیال پر اثر انداز ہونے والے اس عمل کو جادو قرار دیا ہے۔ فرعون کے دربار میں جب جادوگروں نے لائٹیاں پھینکیں تو اللہ فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا جَاءَهُمْ وَاعِصِيهِمْ يَخِيلُ إِلَيْهِمْ مِنْ سِحْرِهِمْ أَتَاهَا تَسْعَى﴾

(طہ: ۶۶/۲۰)

”موسیٰ علیہ السلام کو ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں

اور لکڑیاں (سانپ بن کر) دوڑ رہی ہیں۔“

حالانکہ سانپ وہاں پر نہیں تھے۔ اب موسیٰ علیہ السلام سے بڑا اولوالعزم کون ہوگا کہ ان کا شمار پانچ بڑے اولوالعزم پیغمبروں میں ہوتا ہے، لیکن ظالم جادوگروں کے عمل کا موسیٰ علیہ السلام کے خیال

پر بھی اثر ہو گیا۔

طالب علم کا بیان:

جب میں نے دائرہ لگالیا تو اپنے قریبی واقف باباجی کھڑے نظر آئے۔ جب میں نے اس باباجی کا ذکر کیا تو بزرگوں نے کہا: نہیں یہ وہ باباجی نہیں ہیں بلکہ یہ بابا کی شکل میں شیطان ہے۔ میں نے تصور میں ہی اس باباجی سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو وہ نہیں بولے۔ اب بزرگوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دم کیا اور کہا: جب میں کہوں تم اس بابا پر تھوک دینا۔ دم کے بعد بزرگوں نے مجھ پر پھونکا اور میں نے اس بابا پر تھوکا تو وہ پھٹ کر تین ٹکڑے ہو گیا۔ اب بزرگوں نے کہا: ان ٹکڑوں کو جمع کرو اور آگ لگا دو۔ اس کی تلاشی لی تو اس کی گردن میں ایک لاکٹ سا تھا۔ کچھ اور کڑے بھی اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں تھے۔ وہ سب اتار کر کھینچ کر تین ٹکڑے کر کے اس دائرے میں رکھ دیے۔ اسی طرح دوسروں کے بعد ان پر بھی تھوک کر، آگ لگا کر انھیں خاک بنا دیا۔ پھر بزرگ نے کہا کہ تم تصور کرو کہ تمہارے پاس ڈھکن والی ڈبیاں ہیں۔ اب ان سب کی راکھ علیحدہ علیحدہ ان ڈبیوں میں بند کر دو۔ یہ پانچ ڈبیاں تھیں۔ ایک بابا کی، تین آدمیوں کی اور ایک ان کے سامان کی۔ پھر حکم ہوا کہ اب تصور کرو تمہارے سامنے ایک بڑی نہر ہے۔ اس میں چھلانگ لگا دو اور ان پانچوں ڈبیوں کو ریت میں دبا کر ریت کو برابر کر دو۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ پھر کہا کہ اب اپنے دماغ، یعنی سر کو آگے سے پیچھے تک چیک کرو۔ اس کی سرچنگ کرو میں نے کہا کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ کہا: پھر دیکھو۔ چلو کر دیکھو۔ میں نے کہا کندھوں، گردن اور دونوں پہلوؤں میں سر یا نظر آ رہا ہے۔ انھوں نے کہا: اسے نکال دو۔ میں نے نکال دیا۔ ان کو ایک دائرے میں رکھ دیا۔ پھر پوچھا گیا: اب کمر کی کیا پوزیشن ہے۔ میں نے کہا: جہاں سے سر یا نکالا گیا تھا وہاں اب زخم ہے۔ بزرگ نے کہا: وہاں بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر تھوک دو۔ میں نے ایسا ہی کیا تو زخم درست ہو گیا۔ پھر ریڑھ کی ہڈی چیک کروائی گئی۔ کچھ کڑے وغیرہ اتار کر اسی دائرے میں رکھے اور انھیں بھی آگ لگا کر راکھ کو ڈبی میں بند کیا اور اسی طرح نہر میں چھلانگ لگا کر ریت میں دبا کر برابر

کر دیا اور پھر بزرگ کے کہنے پر آنکھ کھولی تو آنکھوں سے گدلا سا پانی آنے لگا (ظاہر ہے کلونجی کا تیل جو ڈالا گیا تھا) اس نے کہا: آمینہ دیکھو۔ ساتھ ہی کہنے لگے یہ پانی صفائی کے بعد آیا ہے۔ یعنی اب جن وغیرہ سب نکل گئے ہیں۔ گندگی آنکھوں سے نکل گئی ہے۔ اب صاف پانی آ گیا ہے، مسئلہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ ساتھ ساتھ الحمد للہ بھی کہتے جاتے تھے۔

اس کے بعد بزرگ نے ایک پرچی دی۔ اس پر مسنون اذکار لکھے ہوئے تھے۔ کہا: جب تک پڑھو گے، ان شاء اللہ درست رہو گے۔ اگر نہ پڑھو گے تو کوئی گارنٹی نہیں (حالانکہ انسان کبھی کوتاہی کر ہی جاتا ہے لیکن اسے گارنٹی سے مشروط کر دیا) جیسا کہ دھوکے باز پیر اپنے مریدوں کو بتاتے ہیں کہ چالیس دن تک یہ وظیفہ کرنے کے بعد ایک بزرگ آئے گا۔ اسے جو کہو گے کرے گا، اگر تم کہو گے کہ ایک لاکھ لے آ تو وہ ایک لاکھ بھی لے آئے گا لیکن میرے وظیفے کی ایک شرط ہے کہ وظیفے کے دوران بندر کا خیال نہیں آنا چاہیے۔ اگر بندر کا خیال ہے تو میری کوئی گارنٹی نہیں۔

اب ظاہر ہے ایسی شرط کے بعد پہلے بندر کا خیال نہیں بھی آتا تھا تو اب ضرور آئے گا۔ اب اس طرح بزرگ صاحب نے اپنا آگے کا سلسلہ بھی محفوظ کر لیا۔ تھوڑا سا بھی مسئلہ دوبارہ ہوا تو بزرگ آسانی سے کہہ دیں گے، وظیفے میں کوئی کوتاہی وغیرہ ہوئی ہے۔

اب وہ لڑکا بتاتا ہے کہ پہلے نماز پڑھنے کے لیے مجھے روزانہ ایک بھائی پکڑ کر لے جاتا تھا۔ پھر بھی شدید جھٹکے لگتے تھے۔ اب تین دن ہو گئے ہیں میں اکیلا جاتا ہوں۔ نماز بھی کھڑا ہو کر پڑھتا ہوں۔ پہلے بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا۔ صرف ایک جھٹکا روزانہ معمولی سا لگتا ہے (جھٹکا اب بھی لگتا ہے)۔ میں نے یہ صورت حال بتائی تو بزرگوں نے کہا، سورہ بقرہ ایک ہفتہ روزانہ پڑھو تو یہ جھٹکا بھی ختم ہو جائے گا۔ اگر نہ ہوگا تو دوسرے طریقے سے ختم کر دیں گے۔ (دوسرا طریقہ نجانے کیا ہوگا۔ پہلے دروازے کے ذریعے داخل کیا تھا اب شاید بڑے دروازے یا پھانک سے داخل کریں گے)

تو سمجھنے والی بات یہی ہے کہ یہ سب خیال کا اثر ہے۔ اگر کسی کو کہا جائے کہ تم پر یہ سایہ



وغیرہ کا اثر تھا اور وہ سایہ اب نکل گیا ہے تو نفسیاتی طور پر وہ اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کرتا ہے۔ طبیبوں کے ہاں ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک لڑکی بیمار ہو گئی۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں حکیموں سے علاج کروایا گیا لیکن وہ سوکھتی گئی۔ کچھ بھی اسے فرق نہ پڑا۔ آخر ایک دانا حکیم آیا۔ اس نے گھروالوں کے احوال معلوم کیے۔ اسے معلوم ہوا کہ گھر والے روئی کا تنے کا کام کرتے ہیں۔ وہ لڑکی بھی یہ کام کرتی تھی، لیکن زیادہ محنت نہیں کرتی تھی۔ اس نے گھروالوں سے پوچھا کہ جس دن یہ بیمار ہوئی تھی اس سے پہلے کیا کوئی خاص واقعہ ہوا تھا تو اس کی سہیلی نے بتادیا کہ اور تو کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی۔ البتہ اس دن روئی کا ایک گڈا ان کے گھر کے قریب سے گزرا تھا۔ اس کے بعد سے دو سال ہو گئے، یہ لڑکی چار پائی کو لگ گئی ہے۔ اب پتہ نہیں اس کو سایہ ہے، جن ہے، کیا ہے، کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ اس دانا حکیم کو ساری بات سمجھ آ گئی۔ اب اس نے لڑکی کی نبض پکڑی اور پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد کہا کہ کچھ عرصہ قبل میں نے روئی خریدنے کا کاروبار شروع کیا تھا۔ دو سال قبل میں نے اسی گاؤں کے قریب اپنا کارندہ بھیجا تھا کہ کپاس لے آؤ کیونکہ یہاں کپاس بہت اچھی ہوتی ہے۔ تو اس نے یہاں سے اعلیٰ قسم کی کپاس کا گڈا بھرا اور یہیں تمہارے گاؤں اور تمہارے گھر کے قریب سے لے کر گیا تھا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ کپاس جب میرے پاس پہنچی تو کسی دشمن نے اسے آگ لگا دی اور ساری کپاس جل گئی۔ اب لڑکی دوسرے دن ہی تندرست ہو گئی۔

کیوں؟ وجہ اس کی یہ تھی کہ اس کی ماں اسے روزانہ زیادہ سے زیادہ روئی کا تنے کا کہتی رہتی تھی۔ اب جو اس نے روئی کا پورا گڈا گھر کے قریب دیکھا تو اسے وہم ہو گیا کہ پہلے ہی مجھ سے روئی نہیں کاتی جارہی۔ اب پورا گڈا آ گیا ہے تو کیا بنے گا؟ حکیم وجہ سمجھ گیا تھا۔ اس لیے اس نے نفسیاتی طریقے سے ہی علاج کر لیا اور اس کے ذہن میں ڈال دیا کہ وہ گڈا تو سارا جل چکا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ تندرست ہونا شروع ہو گئی۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح کا طریقہ علاج ایک فن ہے۔ اس کے فائدے کا ہم انکار نہیں کرتے لیکن یہ فن ہندوؤں اور غیر مسلموں کے پاس ہم سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ

ہیپنازم ہے۔ وہ مریض کو اپنا معمول بناتے ہیں۔ اس کے دماغ کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ اسے جو بھی کہتے ہیں وہ نظر آنا شروع ہو جاتا ہے جو جادو کا کرشمہ ہوتا ہے۔ ہمارا مسلمان عامل یہ کام کرتے ہوئے پڑھ قرآن رہا ہوتا ہے اور اسے نوری علم اور نوری عمل کہتا ہے۔ لیکن حقیقت میں شیطان اس کی مدد کر رہا ہوتا ہے۔ یہ نیکی کا کام ہوتا تو قرآن ہمیں بتاتا۔ جب قرآن نے نہیں بتایا، نبی ﷺ نے نہیں بتایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں کیا تو ہم یہ راہ کیوں اختیار کریں۔ یہ محض تصور اور وہم و گمان کی بنیاد پر دروازے بنانا، پھر انھیں کھلوا کر وہاں لوگوں کو دیکھنا، پھر انھیں قتل کرنا، ان کی راکھ کو ڈبیوں میں بند کر کے نہر کے اندر ریت میں دبانا، یہ سب آخر قرآن حدیث سے کہا ثابت ہے۔ قرآن تو کہتا ہے، یہ وہم و گمان اور تصور کے پیچھے لگنا مشرکوں کا کام ہے۔

اس طرح کے کام دنیا میں اور بھی کئی طریقوں سے ہو رہے ہیں۔ کسی کی چوری ہو جاتی ہے تو بعض عامل کہتے ہیں کہ کوئی چھوٹا بچہ لے آؤ۔ پھر اس کے ناخن پر عامل سیاہی لگاتا ہے۔ تیل لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں سورہ یسن پڑھوں گا۔ یہ ہے حق کے ساتھ باطل کی آمیزش جس کی قرآن کریم نے ﴿لَعَلَّكُمْ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ﴾ کے الفاظ کے ساتھ مذمت کی۔

بتائیے کیا سورہ یسن چور پکڑنے کے لیے اتری ہے؟ کئی ایسے ملعون عامل ہیں جو کہ وہ چور پکڑنے کے لیے لوٹا منگواتے ہیں۔ دو آدمیوں کے انگوٹھوں پر لوٹا رکھ دیتے ہیں اور لوٹے کی ٹونٹی میں ایک کے نام کی پرچی رکھ دیتے ہیں اور پھر وہ سورہ یسن پڑھنی شروع کر دیتے ہیں۔ پوری سورہ یسن پڑھ کر اگر لوٹا گھوم گیا تو وہی چور ہوگا جس کے نام کی پرچی لوٹے کی ٹونٹی میں ہے، ورنہ پھر دوسرے کے نام کی پرچی رکھ کر یہی عمل دہرایا جاتا ہے۔ یہ قرآن کے ساتھ مذاق ہے۔

اگر تصور کے بل پر سارے کام ہو سکتے ہیں، سب مطلوب شرارتی جن نظر آ سکتے ہیں اور چور پکڑے جاسکتے ہیں تو پھر یہ بھائی ایسا تصور کیوں نہیں باندھ لیتے کہ جس میں ہمیں نظر



آجائے کہ مسلمانوں کے دشمن واجپائی اور ایڈوانی تک پہنچنے کا کیا طریقہ ہے۔ کون سے راستوں کے ذریعے ان تک پہنچا جاسکتا ہے اور ان کے پہرے دار کس وقت غفلت میں ہوتے ہیں تاکہ مجاہدین ان پر ریڈ کر کے انھیں ہلاک کر سکیں۔ بلکہ اسی تصوراتی عمل کے ذریعے انھیں مار دیا جائے تو مجاہدین کو اس قدر اونچے برف پوش پہاڑوں اور خطروں سے گزرنے کی بھی نوبت نہ آئے۔ چند سال قبل ہمارا ایک جہاز گلگت کی طرف جاتے ہوئے لاپتہ ہو گیا، آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ بڑی بڑی ایجنسیوں نے کھوج لگایا۔ ساری دنیا لٹی ہو گئی، کسی کی لاش تک نہ ملی کہ چلو لو احقین کا دل کچھ تو مطمئن ہو جاتا۔ ان بزرگوں سے پوچھنا چاہیے کہ ذرا اپنے تصور کے ذریعے ہمیں اس جہاز کا ہی پتہ چلا دیں تو پوری قوم پر احسان ہوگا۔ یہ جو پولیس پر اس قدر اربوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے آئی ایس آئی پر بھی کتنی ہی رقم خرچ ہوتی ہے تو ان کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں بم دھماکہ ہو کوئی تخریبی کارروائی ہو ان سے تصور کا دروازہ بنا کر اس میں داخل ہو کر دیکھ لیا جائے کہ کون ہمارے دشمن ہیں اور کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ آسانی سے ان کا کام تمام ہو جائے گا اور ہم اربوں کے خرچے سے بھی بچ جائیں گے۔ امریکہ کو اگر اس کے بم دھماکوں کے اصل مجرم بتا دیے جائیں تو وہ ۵۰ لاکھ ڈالر کا انعام انھیں دینے کے لیے ابھی تیار ہو جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب شیطانی کام ہیں۔ خصوصاً تو حید و سنت کا نام لے کر جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں، انھیں اس سے بچ جانا چاہیے۔ یہ تصور کا معاملہ بڑا عجیب ہے۔ آپ کو جب بھی کوئی قرآنی عملیات کا نام لے کر کہے کہ آنکھیں بند کر کے تصور میں فلاں چیز لاؤ یا تصور کرو کہ آپ پر جن کا اثر ہے تو ہرگز اپنے آپ کو اس کے حوالے نہ کریں۔ وہ آپ کے تصور پر اثر انداز ہونے والا جادوگر ہے۔ اس سے صاف کہیں جب ایک چیز ہے ہی نہیں تو میں اس کا تصور کیوں کروں؟

میں جب جامعہ محمدیہ میں پڑھاتا تھا تو مجھے زکام ہو گیا۔ ہمارے ساتھ ایک مولانا صاحب پڑھاتے تھے اور عملیات کیا کرتے تھے۔

ایک دن میرے زکام کے بارے میں بڑے فکرمند ہوئے۔ تھوڑی سی آنکھیں بند کر کے کہنے لگے کہ آہ! آپ پر تو جنوں کا بڑا زبردست حملہ ہے۔ میں نے کہا، مجھ پر جن ان شاء اللہ غالب نہیں آ سکتے۔  
قرآن کہتا ہے:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

(النحل: ۹۹/۱۶)

”شیطان کا ان لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں ہو سکتا جو مومن ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے کر لیا کرو۔“

﴿إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ﴾

(النحل: ۱۰۰/۱۶)

”شیطان کا غلبہ تو صرف ان پر ہوتا ہے جو اس کے دوست بنتے ہیں اور جو اس کو شریک بناتے ہیں۔“

جس کا اللہ پر یقین ہو، رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہو، آیت الکرسی روزانہ پڑھتا ہو، قل (معوذات) پڑھتا ہو، اس پر شیطان کا غلبہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر جن اس طرح مومنوں پر حملہ آور ہونے لگیں تو جو ہمارے مجاہد بھائی اس قدر اونچے پہاڑوں، ویرانوں اور جنگلوں میں جا کر جانیں ہتھیلی پر رکھ کر جہاد کر رہے ہیں، انھیں اگر پتہ چل جائے کہ جن اس طرح حملہ آور ہوتے پھرتے ہیں تو وہ ایسے خوفناک ماحول میں جا ہی نہیں سکتے۔ وہ تو جہاد کے لیے جانا چھوڑ دیں۔ لیکن الحمد للہ ہمارے ان بھائیوں کو بڑے بڑے خوفناک جنگلوں، برفوں اور بیابانوں میں کوئی جن نہیں ڈراتا نہ کوئی جن ان میں داخل ہوتا ہے۔



## سینکڑوں جوڑے اولاد کے لیے.....

لاہور کے ایک نواحی دیہی علاقے میں جب ایک ۷ سالہ بچہ اچانک غائب ہو گیا تو عام خیال یہی تھا کہ یہ اغوا برائے تاوان کی واردات ہے۔ مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کے باوجود بچے کا سراغ نہ مل سکا۔ اس کے غریب باپ نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن یوں لگتا تھا کہ بچے کو زمین نگل گئی ہے یا آسمان کھا گیا ہے۔ بچہ آخری بار شام کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا گیا تھا اس کے بعد جوں ہی سورج غروب ہوا اور شام نے اپنے پر پھیلائے تو بچہ بھی اسے جھپٹے میں گم ہو کر رہ گیا۔ تین روز تک اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ چوتھے روز اس کی لاش ایک کھائی میں ملی۔ جسے جانور چیز پھاڑ رہے تھے۔ غریب ماں باپ نے تو تھانے میں رپورٹ بھی نہ درج نہ کرائی کیونکہ ان کی کسی سے دشمنی نہ تھی اور پھر انھیں پولیس سے انصاف کی توقع بھی نہ تھی لیکن علاقے کے نمبردار نے اس کیس میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ اس نے اس محلے میں گھروں میں کام کرنے والی عورتوں کو اپنا جاسوس بنایا جو ہر گھر سے خبر لاتی تھیں۔ یہ واقعہ چونکہ ہر گھر میں زیر بحث تھا اس لیے جتنے منہ اتنی باتیں۔ لیکن اٹھی باتوں میں نمبردار کو نوکرائی نے بتایا کہ وہ جس گھر میں کام کرنے جاتی ہے وہاں کی مالکین نے بچے کو محلے کی ایک عورت کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے بعد ہی بچہ غائب ہوا تھا۔ اس نے اس نوکرائی کو مزید تفصیلات جاننے پر مامور کر دیا۔ تین چار روز کی ”جاسوسی“ کے بعد معلوم ہوا کہ جس عورت کے ساتھ بچہ آخری بار دیکھا گیا تھا وہ اولاد سے محروم تھی اور کئی سالوں سے پیروں، فقیروں کے چکر کاٹ رہی تھی۔ اس نے اپنے ملنے والوں سے ایک بار اس ٹوکے کا ذکر کیا تھا کہ اگر وہ کسی نو عمر بچے کی لاش پر بیٹھ کر نہائے تو اس کی گود ہری ہو سکتی ہے۔ وہ اکثر کہتی کہ اس ٹوکے پر عمل کرنا بہت مشکل ہے، لیکن پھر اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ علاقہ کے نمبردار کی

رپورٹ پر تھانیدار نے اس عورت کو گرفتار کر لیا۔ پہلے تو اس نے انکار کر دیا، لیکن جب پولیس نے اپنا مخصوص طریقہ استعمال کیا تو اس نے اعتراف کر لیا کہ وہ بچے کو بہلا پھسلا کر اپنے گھر لے گئی تھی۔ اس کا شوہر دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا۔ یہ نئے چاند کی پہلی جمعرات تھی۔ اس نے بچے کا گلا گھونٹ دیا اور رات کو دو بجے چار پائی کے نیچے لاش رکھ کر غسل کیا اور صبح کو منہ اندھیرے لاش ایک بوری میں ڈال کر ایک گہری کھائی میں ڈال دی۔ جہاں دو روز کے بعد راہ چلتے ہوئے ایک شخص اس کی نظر پڑ گئی۔ ملزمہ کے گھر سے بچے کا تعویذ بھی مل گیا جسے اس کی ماں نے پہچان لیا۔ مقتولہ نے اعتراف کیا کہ گودہری کرنے کے لیے اسے یہ ٹونا ایک پیر نے بتایا تھا جو اسی علاقے میں اپنا ڈھ بنائے بیٹھا تھا۔ ملزمہ نے مزید بتایا کہ اس کے ہاں ۵ برس گزرنے کے باوجود اولاد نہیں ہوئی اور اب شوہر نے دوسری شادی کی دھمکی دی تھی۔ کیونکہ اس کی جائیداد کا کوئی وارث نہ تھا۔ پیر کے بتائے ہوئے ”نئے“ پر عمل کر کے اس نے ایک ماں کی گودا جاڑ دی اور اپنے گھر کو بھی تباہ کر دیا۔

اولاد..... اپنی جان کے بعد سب سے پیاری چیز ہے۔ بلکہ بعض لوگ اولاد زینہ پر اپنی جان بھی قربان کر دیتے ہیں۔ یہ نسل انسانی کو جاری رکھنے کا ذریعہ ہی نہیں ماں باپ کی شناخت کا وسیلہ بھی ہے۔ اولاد ہی دنیا میں خاندانی تفاخر کا باعث بنتی ہے جو آگے چل کر وسیع تر تناظر میں قبیلوں، برادریوں اور معاشرے کی ناموری کا طرہ امتیاز بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی کے ہاں بیٹیا یا بیٹی پیدا نہیں ہوتا تو کہا جاتا ہے کہ اس کی نسل ہی ختم ہو گئی ہے۔ ایسے بے اولاد شخص جب اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ماضی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ دوست، رشتہ دار اور عزیز واقارب صرف چند دنوں تک یاد رکھتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی ان کا نام لیوایا ان کے نام کو زندہ رکھنے والا نہیں ہوتا۔ اولاد از دو اجداد کی تعلقات کو برقرار رکھنے کا مضبوط ترین ذریعہ ہے۔ اولاد سے محرومی کسی شادی شدہ جوڑے کی نسلی بقا میں ہی رکاوٹ نہیں بنتی، اسے ذہنی عذاب میں بھی گرفتار کر دیتی ہے۔

غالباً اولاد کی یہی اہمیت ہے کہ جب کوئی شادی شدہ جوڑا اس نعمت سے محروم ہو جاتا

ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لیے نہ جانے کیا کیا جتن کرتا ہے۔ پیروں، فقیروں اور مزاروں پر جانا تو ایک عام سی بات ہے۔ بعض لوگ اس کے لیے گھناؤنا قدم اٹھانے سے بھی باز نہیں آتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی عامل کا اڈہ ہو یا پیر فقیر کا ڈیرہ۔ ڈاکٹر کا کلینک ہو یا حکیم کا مطب، جوگی کی کٹیا ہو یا ملنگ کا کشکول۔ آپ کو ان جگہوں پر جہاں دوسرے لوگ سر جھکائے اپنی خواہشات بیان کرتے دکھائی دیں گے۔ وہاں ایسے مرد و خواتین بھی سر جھکائے بیٹھے ہوں گے جن کی صرف ایک ہی مراد ہوگی اور وہ یہ کہ ان کی گود ہری ہو جائے۔ ان کو اولاد حاصل ہو جائے۔ ان کا نام لیوا پیدا ہو جائے اور ان کی جائیداد کی وارث اس دنیا میں آ جائے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے لوگ کیا کیا جتن کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں کوئی خاص سروے نہیں ہوا اور نہ کوئی جائزہ رپورٹ مرتب ہوئی ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ ایسے مرد و خواتین، گانا لوجسٹس، ماہرین طب، حکیموں اور عطائیوں پر علاج معالجہ کے سلسلے میں لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ یہ وہ رقم ہے جس کا کوئی حساب کتاب نہیں رکھا جاسکتا۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے۔ اگر کوئی بیماری یا خامی ہے تو اس کا علاج معالجہ کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن تشویش اس وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی عورت اپنی گود ہری کرنے کے لیے دوسروں کی گودا جاڑ دیتی ہے۔ اپنے مراد پوری کرنے کے لیے دوسروں کو نامراد کر دیتی ہے اور اپنی خوشیاں حاصل کرنے کے لیے دوسروں کو تباہی سے دوچار کر دیتی ہے۔ اولاد حاصل کرنے کے لیے بانجھ مرد اور عورتیں جو بہیمانہ فعل سرانجام دیتے ہیں اس کی خبریں اگرچہ کم ہی شائع ہوتی ہیں، لیکن پھر بھی ہر چوتھے پانچویں روز ملک کے کسی نہ کسی حصے میں ایسا دل ہلانے والا واقعہ ضرور رونما ہوتا ہے۔ درجنوں واقعات اخبارات میں رپورٹ نہیں ہوتے، لیکن گاؤں یا شہر میں بات چیت کا موضوع بنے رہتے ہیں۔ اگر آپ گزشتہ چند ماہ کے اخبارات کی ورق گردانی کریں تو ایسے کئی واقعات آپ کی توجہ مبذول کرا لیں گے۔

✽ اوکاڑہ کے نواحی دیہات میں میاں بیوی نے اولاد کے حصول کے لیے ایک ۶ سالہ لڑکے کو اغوا کر لیا، اسے گھر میں چند گھنٹے رکھنے کے بعد چھوڑ دیا۔ لڑکے نے بتایا کہ عورت





اور مرد نے اس کا خون نکالا اور اس سے کاغذ پر کچھ لکھ کر اسے چولھے میں جلاتے رہے۔  
 ایک ہمسایہ کی مخبری پر ایک عورت پکڑی گئی۔ اس نے محلے کا ایک ۳ سالہ بچہ اغوا کر لیا تھا۔ اس نے بتایا کہ بچے کو مارنا اس کا مقصد نہیں تھا۔ وہ صرف اس کے بال اور بھونیس کا ثنا چاہتی تھی۔ ایک عامل نے کہا تھا کہ وہ اس سے خاص قسم کا سفوف بنا کر اس پر عمل کرے گا جس سے گود ہری ہو جائے گی۔

سندھ کے ایک علاقہ گھونگی میں ایک بے اولاد عورت نے ایک نو عمر بچے کو اغوا کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کا خون اس نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا۔ کالے علم کے ایک ماہر نے اس پر خاص وظیفہ پڑھا تھا جس کے بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہونا تھا۔

سرحد میں ایک نوجوان نے عامل کو اس کے حجرے میں قتل کر دیا۔ عامل نے اولاد کے بہانے اس کی بیوی کو اپنے اڈے پر بلا لیا اور اس سے نازیبا حرکات شروع کر دیں۔ بیوی نے اپنے شوہر کو سب کچھ بتا دیا جس پر شوہر نے غیرت میں آ کر پیر کو ہلاک کر دیا۔ سرحد میں ہی پشاور کے نواح میں ایک عورت نے اپنی ہمسائی کو سبزی کاٹنے والی چھری مار کر شدید زخمی کر دیا۔ ملزمہ ۸ سال سے اولاد سے محروم تھی اور وہ ان دنوں عامل کا بتایا ہوا ایک وظیفہ پڑھ رہی تھی، لیکن اس وظیفے میں پابندی یہ تھی کہ کسی ایسی عورت کا سامنا نہ کرے جس کا حمل ضائع ہو چکا ہو۔ اس کی ہمسایہ خاتون کے ساتھ ایسا دو مرتبہ ہو چکا تھا اور اس نے منع کیا تھا کہ وہ اس کے گھر نہ آئے، وہ منع کرنے کے باوجود تیسری مرتبہ اس کے سامنے آئی تو ملزمہ نے اسے چھری مار کر زخمی کر دیا۔

لاہور میں ایک مرد کورات کو قبرستان میانی صاحب سے مشکوک حالت میں گرفتار کر لیا گیا۔ وہ رات کو ایک پرانی قبر کھود رہا تھا کہ لوگوں نے پکڑ لیا۔ اس نے بتایا کہ اسے کسی نو عمر مردے کی کوئی ہڈی درکار تھی۔ ایک عامل نے اسے ایک سفوف تیار کرنے کا وعدہ کیا تھا جسے کھا کر اس کا بانجھ پن دور ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹروں نے اسے لا علاج قرار دیا تھا، لیکن عامل نے یقین دلایا تھا کہ اس کے ہاں اولاد ہو سکتی ہے۔



❁ اسی طرح لاہور میں دریائے راوی کے کنارے پل کے نیچے چلہ کشی میں مصروف ایک شخص کو رات تین بجے پولیس نے دہشت گرد ہونے کے شبہ میں پکڑ لیا۔ پولیس کو شک تھا کہ وہ پل کے نیچے کوئی بم نصب کر رہا تھا جبکہ اس شخص نے بتایا کہ وہ چالیس روز کا چلہ کر رہا ہے جس کے بعد اس نے صاحب اولاد ہو جانا تھا، آٹھ سال سے اس کے ہاں کوئی بچہ نہ تھا۔

کوئی دن نہیں گزرتا کہ جب اس قسم کی خبریں عوام کی توجہ کا مرکز نہ بنتی ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سرحد کی وادیوں سے سندھ کے ریگستانوں اور بلوچستان کے چٹیل میدانوں سے پنجاب کے شاداب دیہاتوں میں کسی نہ کسی جگہ کوئی نہ کوئی پیر، فقیر اور عامل ضرور ایسا بیٹھا ہے جس کے پاس بقول اس کے اولاد پانے کا مجرب نسخہ اور موثر تعویذ موجود ہے۔ یہ لوگ پمفلٹوں، ہینڈ بلوں، اخباری اشتہاروں اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اولاد کا حصول ان کے ہاتھں ہاتھ کا کھیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیہات میں ان کا اڈہ ہو یا شہر کے کسی پوش علاقے میں ان کا فائیو سٹار قسم کا دفتر یہاں اولاد کے خواہش مند مرد و خواتین کا جھنگھا لگا رہتا ہے۔

اگر صوبائی دارالحکومت لاہور میں ایسے عاملوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے تو حیران کن حقائق سامنے آتے ہیں۔ یہاں ویسے تو ہر گلی کے کونے اور بازار کے موڑ پر اس قسم کا عامل بیٹھا ہے، لیکن جو عامل باضابطہ طور پر اشتہارات کے ذریعے کام کر رہے ہیں یا زیادہ مشہور ہیں ان کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے۔ ان کی زیادہ تعداد علی تجوری دربار (المشہور داتا دربار) کے ارد گرد نظر آتی ہے۔ اکثر کے پاس اپنا موبائل فون ہے اور وہ ایک عمل یا تعویذ کے ایک لاکھ روپے تک وصول کر لیتے ہیں جبکہ کسی خاتون سے ۸، ۱۰ ہزار روپے بٹھیا لینا ان کے لیے معمولی بات ہے۔ ایک واقف حال کے بقول صرف لاہور کے چھوٹے بڑے عامل رسالوں اور اخباری سپلیمنٹس، دیواری اشتہارات اور پمفلٹی کے دوسرے بے شمار طریقوں پر ماہانہ نصف کروڑ کے قریب خرچ کرتے ہیں۔ اگر پورے ملک میں اس رقم کو پھیلا دیا جائے تو

یہ کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ ان اشتہارات میں اگرچہ جنسی مسائل پر زیادہ زور دیا جاتا ہے لیکن اولاد کا حصول بھی سرفہرست مسئلہ ہوتا ہے۔ اس واقف حال کا کہنا ہے کہ یہ عامل حضرات اپنی پلہٹی مہم پر کروڑوں تو خرچ کرتے ہی ہیں، لیکن جتنی رقم اولاد کے حصول کے خواہش مند مرد و خواتین ضائع کرتے ہیں وہ بھی کروڑوں سے کم نہیں۔ اس رقم کے بارے میں صحیح تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا لیکن یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ ان کے بعض نسخے لاکھوں روپے کی مالیت کے ہوتے ہیں اور بعض عمل بھی اتنے خوفناک اور مشکل ہوتے ہیں کہ کوئی شخص ان کی ہمت نہیں کر سکتا۔ ایسے میں یہ لوگ لاکھوں روپے پر مشتمل جو کچھ آفر کرتے ہیں اس میں یہ بات بھی شامل ہوتی ہے کہ وہ قبرستان سے نوعمر مردے کی ہڈی یا الو کے خون کا بندوبست وہ خود کریں گے۔ امیر اور دولت مند جوڑے ان بکھیڑوں میں پڑنے کے بجائے پوری رقم ادا کر کے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

گزشتہ چالیس برس سے روحانی علاج معالجہ کرنے والے ایک عامل سید غضنفر علی شاہ سے جب اس مسئلے پر بات کی گئی تو انھوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ قرآن حکیم میں ہر مسئلے کا حل موجود ہے اور جہاں دورِ جدید کی میڈیکل سائنس فیل ہو جاتی ہے وہاں قرآنی آیات حیرت انگیز کرشمے دکھاتی ہیں لیکن صحیح صورت حال یہ ہے کہ ۹۰ فیصد عاملوں نے اس کو صرف کاروبار بنا لیا ہے۔ وہ صرف بلند بانگ دعوؤں سے کام لیتے ہیں جبکہ روحانی علاج کے بارے میں ان کا علم زیر ہوتا ہے۔ ان کا سارا کام پروپیگنڈہ کی بنیاد پر چلتا ہے اور ان کی ایجنٹ خواتین ان کے کارناموں کی گھر گھر تشہیر کرتی ہیں۔ حالانکہ صحیح قسم کے عامل تو منظر عام پر آنا بھی پسند نہیں کرتے۔ جہاں تک لوگوں کی ضعیف الاعتقادی کا تعلق ہے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ افراد بھی ان کے چکروں میں پھنسے ہوتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ غرض مند دیوانہ ہوتا ہے اور وہ اولاد حاصل کرنے کے لیے کسی بھی قسم کے انتہائی اقدام سے گریز نہیں کرتا، حتیٰ کہ دوسروں کے جگر گوشوں کا جگر نکال کر اس سے بھی دوا تیار کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ اولاد حاصل کرنے کے لیے جھانسنے دوسرے ملکوں

میں بھی دیے جاتے ہیں اور بھارت میں یہ مکروہ فعل زیادہ گھناؤنے طریقے پر انجام دیے جاتے ہیں۔ جہاں ہر دوسرے تیسرے روز یہ خبر ملتی ہے کہ فلاں مندر میں مورتی کے سامنے نو عمر بچے کو بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ پاکستان کے مقابلے میں وہاں اس قسم کے گھناؤنے واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہاں عامل حضرات تیر بہدف نسحوں کی آڑ میں مرد و خواتین سے لاکھوں بٹور لیتے ہیں۔

شاہ صاحب نے کہا کہ یہ لوگ قرآنی آیات سے فیض حاصل کرنے کے بجائے محض شعبہ بازی سے کام لیتے ہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایسا کوئی قانون بھی نہیں جو ایسے لوگوں کو ان کی بہیمانہ اور مجرمانہ سرگرمیوں سے روک سکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جاہل اور ان پڑھ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ بلاشبہ تعلیم پھیلنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ضعیف الاعتقادی کم ہوگی اور علاج معالجے کے نئے نئے طریقے دریافت ہونے کے ساتھ ساتھ لوگ ان عاملوں کے پاس جانا چھوڑ دیں گے لیکن اس کے لیے ابھی کافی وقت لگے گا۔ جہاں تک روحانی اور قرآنی علاج کا تعلق ہے، قرآن حکیم ہر مرض کے شفا کا سرچشمہ ہے۔ تاہم ہمیں دعا کے ساتھ ساتھ تدبیر یعنی علاج معالجے پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ بہر حال لوگوں کو عاملوں کی باتوں میں ہرگز نہیں آنا چاہیے۔

گودہری کرنے اور بانجھ پن دور کرنے کے لیے اگر عاملوں اور روحانی معالجین نے پورے ملک میں اپنا نیٹ ورک پھیلا رکھا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ حکیموں، عطائیوں، ویدوں، سنیا سیوں اور جوگیوں کا پھیلا یا ہوا جال بھی قدم قدم پر اولاد کے خواہش مندوں کو الجھائے رکھتا ہے۔ گزشتہ نصف صدی سے حکمت کرنے والے ایک حکیم جو ہومیوفزیشن بھی ہیں، عبدالرحمن جو اہرنے کہا کہ ملک میں اچھے حکیم بھی ہیں لیکن بد قسمتی سے دیہات اور چھوٹے شہروں میں جو لوگ بانجھ پن کے خاتمے اور اولاد دہانے کے دعویٰ کرتے ہیں، ان میں سے اکثر نیم حکیم اور عطائی قسم کے لوگ ہیں، جنہیں شاید اتنا بھی معلوم نہ ہو کہ جسم میں دل، جگر اور معدہ کس مقام پر واقع ہیں، لیکن ان کے دعوؤں کو سن کر یہ احساس ہوتا ہے کہ مغرب کی

میڈیکل سائنس کی تمام تر ترقی بھی ان کے سامنے ہیچ ہے۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے آباء اجداد کے سینہ بہ سینہ چلے آنے والے نسخے موجود ہیں۔ ان کا طریقہ واردات بھی عالموں سے ملتا جلتا ہے۔ اگر وہ الو کا خون، مردے کی ہڈی اور قبر کی مٹی منگواتے ہیں تو یہ نیم حکیم بھی نافہ مشک، کشمیری زعفران اور ایسی جڑی بوٹیاں طلب کرتے ہیں جو بقول ان کے ہمالیہ کے دامن میں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ بانجھ مرد و عورت میں سے کوئی بھی یہ ”جوئے شیر“ نہیں لاسکتا۔ اس لیے وہ ان کی منہ مانگی قیمت کی ادائیگی کر کے کسی معجزہ کے منتظر ہوتے ہیں۔

حکیم عبدالرحمن کا اندازہ ہے کہ اولاد سے محروم جوڑے سالانہ کروڑوں روپے حکیموں اور عطائیوں کی نذر کرتے ہیں۔ بعض عورتیں شوہروں سے چوری چھپے سونے کے زیورات بھی حکیموں کی بھینٹ چڑھا دیتی ہیں، لیکن ایسے نسخے بہت کم کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ اگر عورت یا مرد میں بچہ جننے کی صلاحیت ہی موجود نہیں تو ان کی گود ہری کرنا ممکن نہیں۔ حکیم صاحب نے اعتراف کیا کہ بانجھ پن کے علاج اور حصول اولاد کے متبادل طریقوں میں مغرب کی میڈیکل سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے جبکہ ہمارے ہاں کے بیشتر حکیم انسان کے نظام پیدائش سے ہی لاعلم ہیں۔ اس کے باوجود اگر ان کے مطب مرد و خواتین سے بھرے رہتے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ تعلیم کی کمی اور جہالت ہے، لیکن حکیم صاحب کے بقول ”میں نے تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی مضحکہ خیز قسم کے ٹونے، ٹونکوں اور نسخوں پر عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اولاد کے نام پر روز لاکھوں افراد بے وقوف بنتے ہیں اور تشویش ناک بات یہ ہے کہ اب یہ ایک باقاعدہ کاروبار بنتا جا رہا ہے، جس میں عامل، پیر، فقیر، نیم حکیم، جوگی اور سنیا سی سب مل کر اولاد کے خواہش مند جوڑوں کو لوٹ رہے ہیں۔ حکومت بھی یہ جاننے کی تکلیف گوارہ نہیں کرتی کہ اشتہاری دعوؤں میں کس حد تک صداقت پائی جاتی ہے۔ یہاں مارکیٹ میں آپ کوئی بھی غیر معیاری دوا لاکر اشتہارات کے ذریعے بیچنا شروع کر دیں آپ کو کوئی نہیں پوچھے گا۔ لوگوں کی صحت سے کھیلنے کا یہ لائسنس صرف پاکستان میں آسانی سے دستیاب ہے۔“

اولاد کے حصول کے نام پر وجود میں آنے والی ملٹی ملین انڈسٹری کے اسرار و رموز اپنی جگہ لیکن اگر آپ اولاد سے محروم کسی جوڑے سے ملیں تو ان کی مجبوریاں بھی اپنی جگہ صحیح نظر آئیں گی۔

اقبال ٹاؤن لاہور میں مقیم ایک ایسے ہی میاں بیوی نے اپنی داستان سناتے ہوئے کہا کہ ان کی شادی ۱۰ سال پہلے ہوئی تھی۔ یہ اربجند میرج تھی۔ شادی کے تین سال بعد بھی بچہ نہ ہوا تو ساس اور سرسر کو فکر لاحق ہو گئی۔ ساس کا خیال تھا کہ بہو میں کوئی نقص ہے لیکن ٹیسٹ ہونے پر لڑکے میں نقص نکل آیا۔ اس کے باوجود لڑکے کے والدین اس کی دوسری شادی پر بضد تھے۔ اصل مسئلہ جائیداد کا تھا۔ میاں ہر صورت اپنی جائیداد کا وارث چاہتا تھا۔ بیوی الگ ذہنی مریضہ ہو گئی کیونکہ ساس اور سرسرنے اس کی زندگی کو عذاب بنا دیا تھا۔ طعنوں سے تنگ آ کر اس نے کئی بار خودکشی کے بارے میں سوچا لیکن شوہر نے حوصلہ دیا۔ اسے علم تھا کہ وہ خود قصور وار ہے۔ اس حقیقت کا علم ہونے کے باوجود میاں بیوی نے ”غرض مند دیوانہ“ کے مصداق ہر اس دروازے پر دستک دی جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہاں سے ان کی مراد پوری ہوگی۔ شوہر نے بتایا کہ وہ علاج معالجے پر اب تک ڈاکٹروں، حکیموں، عاملوں اور سنیا سیوں کے در پر کم از کم تین لاکھ روپے لٹا چکے ہیں لیکن ان کی گود آج بھی خالی ہے۔ آخر کار انھوں نے پشاور کے ایک ہسپتال سے ایک نومولود کو گود میں لے کر گھر میں خوشیوں کا اہتمام کر لیا۔ شوہر کے والدین آج بھی اس کی دوسری شادی کے حق میں ہیں لیکن وہ راضی نہیں ہو رہا۔ وہ کسی اور لڑکی کی زندگی تباہ نہیں کرنا چاہتا۔

اس جوڑے کی داستان انوکھی یا منفرد نہیں۔ پاکستان میں ایسے لاکھوں شریک حیات اولاد سے محرومی کا شکار ہیں۔ ان کے گھروں میں سناٹا ہوتا ہے، ان کے کان بچوں کی کلکار یوں اور قہقہوں کے لیے ترستے ہیں۔ وہ دوسروں کے بچوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک تو یہ صدمہ اوپر سے جب ساس، سرسر اور رشتے دار باتیں بناتے ہیں تو ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ ان کی گود تو ہری نہیں ہوتی، البتہ دل کو لگنے والے زخم ضرور ہرے ہو

جاتے ہیں۔ سینکڑوں جوڑے اولاد کے لیے ایک دوسرے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاتے ہیں اور زندگی کا ایسا سا تھی تلاش کرتے ہیں جو اولاد کو جنم دے کر ان کی ازدواجی زندگی میں خوشیاں بکھیر دے۔ اس اعتبار سے اولاد سے محرومی ایک سنگین معاشرتی مسئلہ ہے جس کی آگ میں نہ جانے کتنے خاندان جل رہے ہیں لیکن اس معاشرتی مسئلے کا ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ بے شمار لوگ ایسے بے اولاد جوڑوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کے بجائے انھیں سبز باغ دکھا کر لوٹ لیتے ہیں۔



## اولاد میاں بیوی کے درمیان پل.....

### ماہرین نفسیات کیا کہتے ہیں؟

اگر آپ ماہرین نفسیات سے اس موضوع پر بات کریں تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ ان سے رجوع کرنے والے مرد و خواتین میں بہت سی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو اولاد نہ ہونے کے باعث شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں اور سکون کے لیے در بدر بھٹکتے ہیں۔ اولاد سے محروم ۶۰ فیصد جوڑے کسی نہ کسی مرحلے پر علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ باقی مجبوراً زندگی گزارتے ہیں۔ ایسے مردوں کو اپنے ماحول دفتر اور کاروبار میں ایڈجسٹ ہونے میں دشواری پیش آتی ہے ایک ماہر نفسیات نے کہا کہ:

”اولاد سے محروم جوڑوں میں یہ نفسیاتی دباؤ صرف پاکستان میں ہی نہیں ہے۔

پوری دنیا میں ایسا ہوتا ہے۔ امریکہ میں ایسے لوگوں کے لیے خصوصی مشاورتی اور کرائسس سنٹر موجود ہیں۔“

ہمارے یہاں جو خواتین علاج معالجہ کی متحمل نہیں ہو سکتیں وہ بیروں، فقیروں سے رجوع کرتی ہیں اور ذہنی طور پر بیمار ہو جاتی ہیں۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ ایسے جوڑوں کی ذہنی حالت کا خراب ہونا ایک فطری بات ہے۔ بچے دراصل میاں بیوی کے درمیان ایک پل اور ایک نیچ (SCREW) کا کام دیتے ہیں جو دونوں کو ایک دوسرے سے باہم جوڑے رکھتے ہیں۔ بچے نہ ہوں تو میاں بیوی کی زندگی میں کوئی کشش باقی نہیں رہتی۔ میرا اپنا مشاہدہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ۶۰ فیصد جوڑے ازدواجی تلخیوں، لڑائی جھگڑوں، باہمی نفرتوں کے باوجود اگر ایک دوسرے کا ساتھ نبھاتے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ بچے ہیں جو میاں بیوی کو ایک سیمنٹ کی طرح جوڑے رکھتے ہیں۔ بچے نہ ہوں تو آشیانہ تنکوں کی طرح کھرجاتا ہے۔

بانجھ پن..... ایک ”عالمگیر“ مسئلہ..... طبی محاذ پر کیا ہو رہا ہے؟

امریکہ ہو یا تزانہ، برطانیہ ہو یا برما، بانجھ پن کا مسئلہ سرحدوں سے ماورا ہے۔

ماہرین کے مطابق تقریباً ہر ملک میں ۱۰ سے ۳۰ فیصد تک شادی شدہ جوڑے اولاد سے محرومی کا شکار ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں بانجھ پن کے خاتمے اور اولاد کے حصول کے بعض حیرت انگیز طریقہ علاج دریافت ہو چکے ہیں، جبکہ پس ماندہ ملکوں میں روایتی علاج معالجہ کے ساتھ ٹونے ٹونکوں سے کام لیا جاتا ہے۔ امریکہ میں ۱۰ سے ۱۵ فیصد جوڑے بانجھ پن کا شکار ہیں۔ یہ تعداد ۸۰ لاکھ سے زائد بنتی ہے۔ بانجھ پن کا شکار ان جوڑوں میں ایک تہائی مرض کے ذمہ دار مرد ہیں، جن میں تولیدی جراثیم موجود نہیں ہوتے۔ ۵ فیصد کیس ایسے ہیں جن کی وجہ ناقابل فہم ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں بانجھ پن کے خاتمے اور اولاد کے حصول کا مسئلہ اب گائناکالوجسٹوں کے ہاتھوں سے نکل کر خصوصی ماہرین کے آپریشن تھیٹروں میں پہنچ چکا ہے۔ جنہیں طبی اصطلاح میں (Reproductive Endocrinologist) کہا جاتا ہے۔ امریکہ میں ایسے ماہرین کی تعداد صرف ۶۰۰ ہے جبکہ گائناکالوجسٹ تقریباً ۲۸ ہزار ہیں۔ امریکہ اور یورپ میں اولاد کے حصول کے لیے سرجری عروج پر پہنچ چکی ہے، تاہم ۹۰ فیصد کیسوں میں بانجھ عورتوں کا علاج صرف ادویات سے کیا جاتا ہے۔

میڈیسن ریسرچ کی وجہ سے شفا یابی کی شرح ۱۰ فیصد بڑھ گئی ہے۔ ان ادویات سے عورتوں اور مردوں کے تولیدی انڈوں اور جراثیموں میں زرخیزی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ادویات بنیادی طور پر ہارمونل توازن درست کرتی ہے۔ اولاد کے حصول کے لیے یورپ اور امریکہ میں جو طریقے رائج ہیں وہ متنوع ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا طریقہ ۸۷-۱۹ء میں سب سے پہلے برطانیہ میں متعارف ہوا تھا اور اب بہت کاسن ہو چکا ہے۔ IVF نامی طریقے میں عورتوں کی بچہ دانی سے تولیدی انڈے (Eggs) نکال کر انھیں لیبارٹری میں مرد کے تولیدی مادے سے ملایا جاتا ہے اور انکیو بیٹر میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں حمل قرار پانے کے بعد اسے دوبارہ بچہ دانی میں منتقل کر دیا جاتا ہے، جہاں باقی مراحل فطری طور پر طے پاتے ہیں۔ گیمٹ انٹرفالوین





نامی طریقے میں IVF کی طرح وضع حمل لیبارٹری میں ہی ہوتا ہے لیکن اسے فوراً فیلولسٹن نیوب میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ فالوپین ٹیوب کی کارکردگی نارمل ہو۔ ایک اور طریقہ (Donor Egg) کہلاتا ہے۔ یہ ایسی عورتوں پر آزمایا جاتا ہے جو تولیدی انڈے سے محروم ہوں۔ انھیں کوئی اور عورت اپنے تولیدی انڈے عطیہ کے طور پر دیتی ہے جو آپریشن کے ذریعے منتقل کیے جاتے ہیں۔ اس آپریشن میں کامیابی کے امکانات ۳۰ سے ۶۰ فیصد ہیں۔ عورت کی طرح مرد بھی اپنا مادہ تولید عطیہ میں دے سکتا ہے۔ اس صورت میں بچے میں ماں کی جنیاتی خصوصیات تو موجود ہوتی ہیں، لیکن اس کے شوہر کی نہیں۔ Surrogacy نامی طریقہ ایسی خواتین کے لیے اختیار کیا جاتا ہے جن کی بچہ دانی خراب ہو۔ اس میں IVF آپریشن کے ذریعے میاں اور بیوی کے تولیدی جراثیموں سے لیبارٹری میں وضع حمل کے بعد کسی دوسری عورت کی بچہ دانی میں منتقل کر دیے جاتے ہیں۔ جہاں بچہ نشوونما کے باقی مراحل طے کرتا ہے۔ یہ طریقہ ماضی قریب میں کافی بحث و مباحثہ کا موضوع بنا رہا۔ سائنس دانوں کا اب زیادہ زور اس بات پر ہے کہ کسی طرح بانجھ مردوں کے مادہ تولید اور بانجھ عورتوں کے Eggs کو دواؤں سے اتنا طاقتور (Fertile) بنا دیا جائے کہ یہ بچہ پیدا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ کیونکہ بچہ پیدا کرنے کا صرف یہی نارمل طریقہ ہے۔



## نجومیوں کی زانچہ دانیاں

نجومیوں نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے طرح طرح کے طریقے ایجاد کیے ہیں۔ ان کئی ایجادات میں سب سے مختلف مگر انوکھا طریقہ واردات زانچہ دانی ہے۔ جس کے ذریعے عامل یہ تاثر دیتے ہیں کہ ان کے بنانے اور گھروں میں سجانے سے خاوند بیوی کے کپڑے دھونے پر مجبور، نفرت محبت میں تبدیل، روٹھے ہوئے چہرے پل جھپکتے ہی قدموں میں اور چوریوں سے نجات مل جاتی ہے۔ حالانکہ قرآن و سنت کی رو سے انسانیت کے ساتھ بہت بڑا فراڈ ہے۔

آئیے! آپ بھی ان فراڈیوں کے فراڈ کو ملاحظہ کریں اور اپنے ایمان و عمل کو زانچہ دانیوں کے موجدوں سے بچائیں:

### زانچہ نمبر ۱:

جناب عامل نجومی اعجاز احمد صاحب اپنی کتاب عملیات میں یوں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان زانچوں کے بنانے سے خبیث روح جل کر خاکستر ہو جاتی ہے۔ جنوں اور آسیب زدہ چیزوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

افسوس صد افسوس! کہ اعجاز صاحب نے اپنی دنیاوی کاوشوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زانچے بنا کر عوام الناس میں خبیث روح پھونک دی۔ مگر قرآن و حدیث کی طرف رجوع نہیں کیا۔ آئیے! ہم بتاتے ہیں کہ صرف ایک وظیفہ میں کام تمام ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم صبح و شام کا اذکار کرو، ان اذکار میں چار قل بھی قابل رشک ہیں۔“ جن کی طرف نبی ﷺ نے خصوصی توجہ دلائی۔ فرمایا: ”ان چار سورتوں کو بھی تین تین مرتبہ پڑھا کرو، جن و آسیب سے بچے رہو گے۔“



اگر اس وظیفہ سے کام نہ بنے تو سمجھ لیں کہ ہمارے اعمال میں کمی ہے اور ہم عاجزی و انکساری سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے، لیکن نجومی صاحب نے قرآن و سنت کو پس پشت ڈال کر ہندوؤں اور سادھوؤں کے اقوال کو ترجیح دی۔

دلیل آپ کی نظروں کے سامنے۔

زائچہ نمبر ۲:

جناب عامل اعجاز احمد اپنی کتاب عملیات و تعویذات میں یوں رقم طراز ہوتے ہیں۔

اس زائچے کو بنا کر مریض کے گلے کا ہار بنادیں۔ وہ مریض جسے شدید بخار ہو، یا وہ مریض جو خوف اور دہشت کی وجہ سے کانپ رہا ہو۔

دوستو! قرآن و سنت میں ان عجوبوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ عاملین اور نجومیوں نے اپنی کم عقلی کی دلیل پیش کی ہے۔

آپ بھی ملاحظہ کریں۔

زائچہ نمبر ۳:

نجومی صاحب نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا زائچہ ولادت باسعادت بنا کر فاتح خیبر کی توہین کی ہے، کیونکہ نجومیت کو کفر قرار دینے والے نبی ﷺ نے جسے حیدر رضی اللہ عنہ کا لقب دیا ہو۔ وہ حیدر کس طرح برداشت کرے گا کہ چودھویں صدی کا نجومی اس کے نام اور گھر والوں کا زائچہ بنائے اور وہ زائچہ بھی ستاروں کی مدد سے تیار کرے۔ حالانکہ ان کا عقیدہ تھا کہ ستارے صرف آسمانوں کی زینت ہیں یا اوپر کو جانے والے شیطانوں کو جرم کرنے کے لیے ہیں اور یہ شیطان بھی انھیں نجومیوں کے کانوں کو بھرنے والے ہیں، جس کے بعد نجومی ایک سچ اور سوجھوٹ ملاتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

زائچہ نمبر ۴:

جناب عامل صاحب اپنی کتاب عملیات و تعویذات میں یوں الفاظ کو قلم بند کرتے ہیں

کہ مفرو رشده آدمی کو واپس بلانے کے لیے اس زائچے کو زعفران سے بنا کر کسی اونچی جگہ محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لٹکا دیں، مفرور آدمی ضرور واپس آئے گا۔

قارئین کرام! آپ غور سے دیکھیں تو نظر آئے گا کہ نجومی صاحب نے اس زائچے میں ہامان اور فرعون کا نام بھی لکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ کام ہامان اور فرعون کے حواریوں کا ہے اور اب بھی اسے کوفروغ دینے والے فرعون کے حواری ہیں۔ ایسے حواریوں کا کل قیامت کو انجام بھی فرعون اور ہامان کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

اب آپ آپ کیچنج میں پڑے ہوئے بوسیدہ کھبے کا نقش و نگار دیکھ سکتے ہیں۔

زائچہ نمبر ۵:

نجومی صاحب ستارہ مشتری کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ستارہ ہشرت کے لیے، روپے پیسے کے لیے، خوشی حاصل کرنے کے لیے، عظیم مقبولیت کے لیے، اچھی صحت کے لیے، حوصلہ افزائی کے لیے، خوشگوار حالات پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

مزید لکھتے ہیں کہ اس ستارہ کو عربی میں مشتری، انگریزی میں جوپیٹر، سورج کے گرد ۱۱ سال ۸ ماہ ۲۸ زمین سے ۳۸ کروڑ میل دور ہے۔ زمین سے بارہ گنا بڑا ہے۔ کل محیط ۵۹ ہزار میل ہے۔ سالانہ دور ۴۳۲ یوم ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا دن جمعرات ہے۔ اس دن میں زائچہ بنا کر اپنی قسمت آزمائیں۔

حالانکہ قرآن و سنت میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی مخصوص دن نہیں بتایا۔ ماسوائے جمعہ کے کیونکہ اس میں کاروبار بند کرنے اور نہادھو کر مسجد جانے کا ذکر ہے۔

لیکن نجومی صاحب نے جمعرات کے دن کی طرف نسبت کر کے عوام کی نظروں میں ایک اور رنگ بھر دیا۔

ملاحظہ فرمائیں:

ستارہ مشتری:

مشتری: اس سیارہ کا نام عربی میں مشتری۔ انگریزی جوپیٹر فارسی میں جس، ہند میں برہسپت ہے۔ شمس کے گرد ۱۱ سال ۸ ماہ ۲۸ زمین سے ۳۸ کروڑ میل دور ہے۔ زمین سے بارہ

گنا بڑا ہے۔ کل محیط ۵۹ ہزار میل ہے۔ سالانہ دور ۴۳۲۷ یوم ہے۔ منسوب دن جمعرات رنگ زرد۔ مزاج آتشی گرم پوری نظر ۳-۵ پونی نظر ۴-۵ نصف نظر خانہ پر۔ پاؤں نظر خانہ ۴-۷ مقام فلک چھٹا ثابت ہے۔ مالک برج قوس، حوت، قیام ایک برج میں ۱۳ ماہ سعد اکبر ہے۔ سورج کے بارہ سال میں گھوم جاتا ہے۔ یہ خوش قسمت ستارہ ہے جو دن گنی رات چوگنی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ یہ شرافت، خلوص، نرم دلی، مذہبی رجحان، وفاداری، عزت و توقیر کا حامل ہے۔ اگر نجس حالت میں یعنی برج جوزا، جدی یا برج سنبلہ میں ہو تو خلاف مذہب۔ جھوٹی صحبت کرنے والا، کند ذہن عالم بے عمل۔ فضول خرچ اور مالی نقصانات کرتا ہے۔ نجس اثرات برعکس۔ آخر شاہ خرچ بھی ہوتا ہے۔ مذکر۔ بھرا ہوا جسم فربہ اندام۔ موٹا تازہ قوی بیکل آدمی بڑی اور موٹی آنکھیں۔ اونچی پیشانی، بیضوی چہرہ، خوبصورت اور عمدہ بال۔ رشتہ سے بچوں سے منسوب ہے۔ اور مرتبہ میں سفیر ہے۔ مشتری کا طلوع و غروب۔ سورج سے ۱۵ درجے پیچھے ہونے سے غروب اور آگے ہونے سے طلوع ہوتا ہے۔ سیارہ مشتری سیارہ مرغ کے مطابق رجعت میں ۴ ماہ رجعت حالت اور ۸ ماہ مستقیم بصورت سعد حالت۔ جائز ترقی لاتا ہے، قانونی امداد دیتا ہے۔ عمر کو بڑھاتا ہے۔ آمدن کے ذرائع پیدا کرتا ہے اور مالی سہولتیں لاتا ہے۔

**مشتری قابض کے اثرات:**

**زائچہ نمبر ۶:**

جناب اعجاز صاحب اپنی کتاب عملیات میں کسی سے محبت اور محبوب کے فرار ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”کہ مندرجہ ذیل طلسم کو لکھ کر تین دن تک کورے چراغ میں سرسوں کے تیل میں خوشبو ملا کر (چنبیلی کا تیل) روشن کریں۔ طلسم کے کاغذ پر روئی لپیٹ لے اس کو تین دن تک روشن کرے۔ (بعد از نماز عشاء) اور محبوب کی واپسی کے لیے یوں اپنے قلم کو جنبش دیتے رہیں کہ مندرجہ ذیل طلسم کو لکھ کر اونچی جگہ پر لٹکا دے کہ ہلتا رہے، روٹھا ہوا محبوب آپ کے قدموں میں آگرے گا۔“



حضرات! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ کام ہندوانہ رسومات کی آبیاری کر رہے ہیں اور ہندوازم کو تسکین پہنچانے کے لیے یہ زاپچے بنائے جاتے ہیں۔ کیونکہ پنڈتوں اور جوتشیوں کا جادو بڑا مشہور ہے۔ اور ان کے جادو کے چڑھنے کی وجہ یہ طلسم گری ہے۔ جو آج کے مسلمانوں کے دلوں میں گھر کر چکی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان زاپچوں میں چار خلفاء اور چاروں اطراف میں سورۃ الضحیٰ لکھی گئی ہے لیکن مجھے نہ قرآن سے اور نہ محمد عربی ﷺ کے فرمان سے اس کی حقیقت معلوم ہو سکی کہ سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نے ان زاپچوں کے بنانے والوں کے لیے کوئی وصیت کی ہو کہ یہ جائز ہیں اور نہ ہی قرآن کی سورۃ الضحیٰ میں ان زاپچوں کی کوئی حقیقت ہے۔ قارئین کرام! روٹھا ہوا محبوب آپ کے قدموں میں یہ سب ڈرامہ بازی ہے۔ یہ قرآن اور نبی ﷺ کے یاروں کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے۔ جس کو ملت اسلامیہ کا یہ فرد اپنے منہ پر طمانچہ تصور کرتا ہے اور یاد رکھنا یہ طمانچے اس وقت تک ہمارے چہروں پر رسید ہوتے رہیں گے جب تک ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فدائی بن کر سادہ لوح لوگوں کو ان کے چنگل سے آزاد نہیں کروا لیتے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ ہم میں سے ہر کوئی علم جہاد کو اٹھا کر مجاہدانہ صفات کے ساتھ میدان عمل میں اتر آئے۔ وگرنہ تاریخ ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔ کسی نے کیا خوب کہا:

خدا نے اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ خیال ہو جسے اپنی حالت بدلنے کا

کسی سے محبت کرنے کے لیے خلاف شریعت کام

نجمی صاحب کے بقول زاپچے کو بنانے سے روٹھا ہوا محبوب آپ کے قدموں میں۔  
قرآن پاک اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

دیتے ہیں یہ دھوکہ بازی گھر کھلا

(بحوالہ: عملیات و تعویذات - اعجاز احمد)

## مراجع و مصدرا

- ۱: القرآن الکریم
- ۲: تفسیر ابن کثیر
- ۳: تفسیر احسن البیان
- ۴: تفسیر احسن الکلام
- ۵: تفسیر حقانی
- ۶: تفہیم القرآن
- ۷: معارف القرآن
- ۹: صحیح بخاری
- ۱۰: صحیح مسلم
- ۱۱: مسند احمد بن حنبل
- ۱۲: ابوداؤد
- ۱۳: ترمذی
- ۱۴: سنن نسائی
- ۱۵: الجامع الصحیح
- ۱۶: مقدمہ ابن خلدون
- ۱۷: تیسر العزیز الحمید
- ۱۸: شریعت و طریقت
- ۱۹: جادو کا علاج
- ۲۰: انتخاب الجفر رسالہ
- ۲۱: علم الحرون والاعداد رسالہ

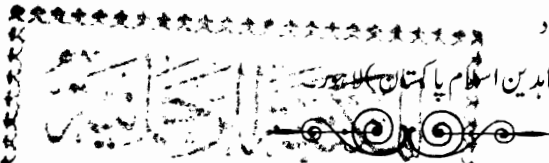


- ۲۲: اسرار النہات رسالہ
- ۲۳: التجریدی الجمع بین الصحاح
- ۲۴: البدایہ والنہایہ
- ۲۵: خزینۃ الاصفیاء
- ۲۶: الشمس والقمر
- ۲۷: تاریخ اسلامی
- ۲۸: جادو جنات اسلام اور جدید میڈیکل
- ۲۹: کتاب النجوم
- ۳۰: بدعنوانیاں
- ۳۱: ستاروں کی دنیا میں
- ۳۲: جنات سے ملاقات
- ۳۳: رحیم النجوم
- ۳۴: عملیات و تعویذات
- ۳۵: جادو کے سر بستہ راز
- ۳۶: عملیات کے اسرار رموز
- ۳۷: عامل و کامل کی پہچان
- ۳۸: برجوں کے نام
- ۳۹: نجومیوں کی کارستانیوں
- ۴۰: پرانی دہشتیں
- ۴۱: افسوس گری..... اور قرونِ اولیٰ کے مسیحی
- ۴۲: بارانِ توحید
- ۴۳: الکافی لابن قدامہ
- ۴۴: روزنامہ نوائے وقت لاہور
- ۴۵: روزنامہ پاکستان لاہور





- ۴۶: روزنامہ جنگ لاہور
- ۴۷: روزنامہ ایکسپریس لاہور
- ۴۸: روزنامہ خبریں لاہور
- ۴۹: روزنامہ آواز لاہور
- ۵۰: روزنامہ امت کراچی
- ۵۱: سنڈے میگزین نوائے وقت لاہور
- ۵۲: سنڈے میگزین خبریں ملتان
- ۵۳: سنڈے میگزین پاکستان
- ۵۴: سنڈے میگزین جنگ ملتان
- ۵۵: فیملی میگزین نوائے وقت لاہور
- ۵۶: ندائے ملت، نوائے وقت لاہور
- ۵۷: روزنامہ نیا اخبار لاہور
- ۵۸: ماہنامہ مجلہ الدعوة لاہور پاکستان
- ۵۹: ماہنامہ طبیات لاہور (برائے خواتین)
- ۶۰: ماہنامہ ضرب طیبہ (برائے طلباء پاکستان)
- ۶۱: ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث چوک دانگراں لاہور
- ۶۲: ہفت روزہ اہل حدیث (مرکزہ) راوی روڈ لاہور
- ۶۳: ماہنامہ ابی بکر اسلامک یونیورسٹی کراچی
- ۶۴: ہفت روزہ الاعتصام لاہور
- ۶۵: سہ ماہی رسالہ دارالعلوم محمدیہ لوکوور کشاپ لاہور
- ۶۶: ماہنامہ علم و آگہی فیصل آباد
- ۶۷: ہفت روزہ غزوہ (برائے مجاہدین اسلام پاکستان) لاہور



محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علم و تحقیق کے اس سائنسی دور میں جب دنیا آگہی کے نقطہ عروج پر پہنچ چکی ہے  
 علم معاش کے رسیا علم معاد سے بے بہرہ ہو چکے ہیں وہ اس علم سے بے بہرہ  
 و بیگانہ ہو کر رہ گئے ہیں جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی ترقی کا  
 باعث ہے۔ ایسے دور میں لوگ اپنے مصائب و مشکلات کے وقت دکھوں  
 تکلیفوں کے مداوا اور غموں و پریشانیوں سے نجات کے ساتھ ساتھ سعادت و  
 نیک بختی، کامیابی و کامرانی، دولت کے حصول اور جاہ و حشمت کی طلب کے  
 لیے مارے مارے عالموں اور نجومیوں کے آستانوں پر ماتھے رگڑتے ہوئے  
 نظر آرہے ہیں۔ ان نجومیوں نے ہر خاندان میں پھوٹ، عداوت، دشمنی،  
 بغض اور حسد و کینہ کے بیج بودیے ہیں۔ ماں کو بیٹے، بہن کو بھائی اور باپ کو  
 اولاد کا دشمن بنا چھوڑا ہے۔ انسانیت ان کی مذموم شیطانی کارستانیوں، سیاہ  
 کاریوں اور بدکاریوں سے جان بلب ہے اور کسی ایسی راہنمائی کی متلاشی ہے  
 جو ان کے دکھوں کا مداوا ثابت ہو سکے، ان کے دین و ایمان اور مادی دولت  
 کے ساتھ ساتھ ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کا بھی باعث بن سکے۔ محترم  
 بھائی یحییٰ علیؒ نے امت کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر مرض کی درست تشخیص کی  
 ہے اور نجومیوں کے ہاتھوں برباد انسانیت اور زخمی زخمی روحوں کے زخموں پر  
 شافی مرہم رکھا ہے اور ان کو ان سفاک بہروپیوں کے جال سے نکالنے کی  
 کامیاب کوشش کی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا فی الدنیا و الآخرة  
 آئیے!..... نجومیوں کی سیاہ کاریاں..... پڑھیے پڑھائیے..... اپنے اور دوسروں  
 کے عقیدہ و ایمان اور دولت و عزت کی حفاظت کا سامان فراہم کیجئے۔

محمد طلحہ نقاش



دارالابلاغ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ